New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اعتبار محبت
از قلم خنسہ ابوبکر
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

'اعتبار محبت'

از قلم خنسہ ابو بکر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

آخر آج وہ اس عمارت کے سامنے کھڑی تھی جو اس کا گھر تھا جہاں اس نے اپنی زندگی کے چوبیس سال گزارے تھے جہاں سے اس کی بہت سی یادیں وابستہ تھی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے گھر سے دور اپنوں سے دور تین سال کا عرصہ گزارے گی اور واپس آتے وقت ایک قدم چلنا مشکل ہو گا باقی سب تو ٹھیک لیکن بابا اف یہاں آ کے اس کا دماغ ماوف ہو جاتا تھا ائرپورٹ سے گھر تک وہ یہی سوچتی آئی تھی کہ وہ اپنے بابا کا سامنہ کیسے کرے گی یہ سچ تھا کہ وہ اپنے بابا کے کہنے پر واپس آئی تھی پر صبح ہوتے ہوے بھی وہ ان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ ان تین سال میں ایک دفعہ بھی پاکستان نہیں آئی تھی

اپنا بیگ کندھے پہ ڈالتے ایک لمبی سانس لی اور قدم بڑھائے

دریہ.......اف اف دریہ نے شرمندگی سے آنکھیں بند کی میں اس کو کیسے بھول گئ

اللہ جی سب سے پہلے اسی سے ملوانا تھا آپ نے اب مجھے بچا لینا plz

جناب ذرا روح سخن ادھر تو کریں

کیوں تم اگے آ کے کرلو میرا دیدار

تمھیں تو میں بتاتی ہو بد تمیز بد عقل چڑیل

ووووو بہن ذرا سانس لو یار امل بات تو سن لو میری

نہیں کون امل؟؟ یہی کہا تھا نہ......

سوری دریہ نے امل کی طرف دیکھا تو امل اس کی آنکھوں میں انسو دیکھ کر ذدر نرم پڑی

یار that's not fare تم مجھے ہمشہ ایسے ہی بلیک میل کرتی ہو

سوری دریہ امل کے گلے سے لگی اور انسوں میں مزید تیزی آگئی سوری امل سو سوری

میری طبیعت نہیں ٹھیک تھی کیسے بات کرتی کسسسسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی

سوووووری پلیز

اچھا بس اب چھپ تم واپس آگئی نہ تم سے آرام سے شکوے کروں گئی ڈاکڑ دریہ افتخار

اور پیچھے ہٹ بھئ جاو میرا کوٹ گیلا کر دیا

ککککلیا تو تم وکیل بن گئی مبارک یار (وہ واقعی سفید شلوار قمیض اور کالے کوٹ میں

بہت پیاری لگ رہی تھی)

شکریہ تم بھی زیادہ پیاری نہیں ہو گئی (وہ کالی شلور قمیض کے اوپر لال ڈوپٹے میں بہت

حسین لگ رہی تھی امل نے دل میں اپنی سب سے عزیز دوست کی خوشیوں کے لئے

دعا کی)

چلو اندر تم تھکی ہوئی لگ رہی ہو دریہ امل کو پکڑے اندر لے جانے لگی تھی کہ امل نے

اس کا ہاتھ تھما

اسفد کے علاوہ کوئی گھر..

چلو بھئی اس کی پھوپھو واپس آ گئی ہے مجھے ملنا ہے

پوری بات تو سن لو باقی سب گھر نہیں

کہاں گئے ہیں اس کو اکیلا چھوڑ گئے چلو اندر کوئی خیال نہیں چھوٹا ہے ابھی وہ

ہاسپٹل امل نے دریہ کی طرف دیکھا

کیا'......

کیا ہسپتال مگر کیوں امل کیا ہوا ہے؟

نہیں نہیں زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے

پر بات کیا ہے دریہ نے امل سے ہاتھ چھڑ یا

ہمت سے سننا

بولو

دیکھو تم ایک دفعہ پھر وہ بننے جا رہی ہو جس کی کوئی عزت نہیں دراصل

بات ہے رسوائی کی۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔کیا بکی جا رہی رہی ہو میں کیا بننے جا رہی ہو؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھو پھو

دریہ کو اس کی بات سمجھنے میں چند لمحے لگے اور پھر اس نے اپنا بیگ امل کو دے مارا

تمھاری بکواس کرنے کی عادت نہیں گئ

امل پھو پھو امل پھو پھو شہریار چاچو۔۔۔

ایک بچہ ڈورتا ہو آیا اور دریہ کو دیکھ کر پہلے آنکھیں پوری کھولی جیسے یقین کر رہا ہو اور پھر اس سے لپٹ گیا دیا پھو پھو آپ کہا چلی گئ تھی

میرا بچہ کتنا بڑا ہو گیا

جی میں تھری کلاس میں ہوں

شاباش میری جان میرا شہزادہ مجھے مس کرتے تھے آپ

جی پھوپھو سر پورے زور سے ہلا تھا دریہ اس کے انداز پر مسکرائی

آپ چلی گئی تھی پھر امل پھوپھو میرے ساتھ کھیلتی تھی اب یہ بھی چلی جاتی ہے پر

واپس آجاتی ہے آپ تو نہیں آتی تھی اب ماما بابا میرے چھوٹی گڑیا لے کر آ گئے

میری جان اب پھوپھو کہی نہیں جائیں گی آپ کو چھوڑ کر

پکا وعدہ

پکا

آپ کہتی تھی وعدہ نہیں توڑتے

ہممم بلکہ میں بھی نہیں توڑو گی اس نے بہت مان سی تصدیق چاہی جو دریہ نے دے

دی

اووو پھو پھو اور پھو پھو کی جان

ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں

اووو تم بھی پھو پھو ہو

نہیں بھی ابھی اصلی والی نہیں ہو زاویار بھائی شادی کے لیے مانتے ہی نہیں پتا نہیں کیا مسلہ ہے

زاویار کے نام پر دریہ کی آنکھوں میں سایہ سا لہرایا اور وہ نظر چھرا گی

اچھا چلو اندر چلتے ہیں

نہیں تم جاؤ مجھے گاڑی کی چابی دو امل

لو۔۔۔ہیں پر کیوں امل نے دریہ کی طرف دیکھا اور اس کا ارادہ سمجھنے پر نفی میں سر ہلایا

نہیں بالکل نہیں

ہاں میں جا رہی ہو

ابھی تو آئی ہو نہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار آرام سے بیٹھ کر آئی ہو لندن سے ڈور کر نہیں آ رہی ویسے ڈود کر تو ابھی نہیں سکتا

کوئی خیر چابی

تمھیں راستہ نہیں پتا امل کو نیا بہانا سوجھا

اچھی کوشش کی وکیل صاحب پر میں لاہور کی ہی رہنے والی ہو اور تین سال میں کیا بدلہ

ہو گا ابی

مر و جاو

تم اسفی کا دھیان رکھنا

ہاں ہاں ان تین سال تو تمھارے فرستے پہرہ دیتے تھے نہ آئی بڑی جا بہن جہاں جا رہی

ہیں امل نے تو باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیے

دریہ اس کی باتوں پر مسکرا دی ہو گاڑی کی طرف بڑھی پیچھے سے امل کی آواز آئی

اللہ کی امان میں

تم بھی

ہسپتال ڈھونڈنے میں اسے زیادہ وقت بالکل بہ لگا امل نے اسے نام بتا دیا تھا اور تھی بھی

وہ لاہور کی اور ان تین سالوں میں زیادہ کچھ نہیں بدلہ تھا سب ویسا ہی تھا

reception سے روم نمبر پوچھا اور اب وہ کمرے کے باہر کھڑی تھی

دریہ نے ستک دی

آجائیں

دریہ اندر داخل ہوئی تو اسوہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا اور اس کا رخ دوسری طرف تھا

اسد کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہو آپ کہاں چلے گیے تھے ماما بابا گھر چلے گئے میں نے ہی بیجھا ہے

دریہ دروازے کے ساتھ کھڑی مسکراہٹ دبائے اسے سن رہی تھی وہ سمجھی تھی اسد ہے

آپ کچھ بول کیوں نہیں.... پیچھے مڑ کر دیکھا تو الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

تم

جی ہم

چیریل دفع ہو جاو میں تم سے نہیں بولتی اب کیوں آئی ہو جب میں نے کہا تو صاف

انکار کر دیا تھا وہ منہ پھولئے بولی تھی دریہ نے بہت مشکل سے اپنا قہقہہ روکا اور کاٹ کی طرف بڑھی جہاں وہ ننھی سی جان تھی

اسوہ بڑی ہو جاوا ابھی ڈاکٹر ہو تم پر حرکتے بچوں والی ہیں اور ویسے بھی تمھیں سب پتا ہے یہ کتنی پیاری ہے نہ

ہہہمم اسد تمھیں یاد کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے تم جیسی ہے اسوہ نے اس کی باقی باتیں نظر انداز کئی

نہیں یہ اسفی جیسی ہے کتنا بڑا ہو گیا وہ

مل کر آئی ہو اس سے کیا ضرورت تھی آنے کی تم گھر رہتی دیا

نہیں کوئی بات نہیں اچھا کیا بابا مجھے یاد کرتے تھے بابا کے ذکر پر اس کی انکھوں میں انسو چمکے جنھے وہ اندر اتر گئی (وہ سب جانتے تھے کہ وہ امل کے علاوہ کسی کے سامنے نہیں روتی بس ایک اسوہ کو پتا تھا کہ ایک اور شخص بھی تھا جس کے سامنے وہ رو سکتی تھی اور وہ اسے سنبھال لیتا تھا پر اب وہ روتی ہی صرف اس سخض کی وجہ سے تھی)

اچھا مجھ سے تو مل لو یار اسوہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا

خبر دار تم اٹھی واپس چلو اور میں اتنی بے وقوف نہیں کے تم میری بات گول کر جاو اور مجھے پتا نہ چلے تم آرام کرو

تم ایسے تو واپس لیٹا دو کب سے پکڑا ہوا ہے تھک جاو گی وہ ننھی سی جان ابھی تک دریہ کے پاس تھی اور آنکھیں کھولے اب دریہ کو دیکھ رہی تھی دریہ اسے دیکھ کر مسکرا دی

اس کا نام کیا رکھا

بھئی اس کا نام تو اس کی پھوپھو رکھیں گی اُخراب وہ واپس آ گئیں ہے کیوں اسوہ اسد نے اندر داخل ہوتے ہوئے کیا

بھیا دریہ اسد کے گلے لگی بچوں کے انداز میں میں نے آپ کو اتنا زیادہ مس کیا

اسد مسکرا دیا چلو نام رکھو

پر اسفی کا بھی میں نے رکھا تھا

تو اس کا بھی رکھو اسوہ بولی

پر

ارے کو پر ور نہیں جلد رکھو

دریہ کھڑی ان دونوں کو دیکھتی رہی (یہ سب مجھ سے آج بھی کتنی محبت کرتے ہیں بابا آپ نے مجھے اس سے دور کر کے اچھا نہیں کیا تھا کاش آپ میرا اعتبار کرتے میں تو آپ کا مان تھی زندگی میں پہلی دفعہ دریہ نے اپنے بابا سے شکوہ کیا تھا)

دیا کیا بات ہے کیا سوچنے لگ گئی اسد اسے کھوئے دیکھ کر پاس آئے تھے

نہیں کچھ نہیں بیا

چلو پھر نرم رکھو اس کا اسد نے اسے دریہ کی گود میں دیا

دریہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی اور اسد اور اسوہ اسے اسد کو امل نے فون کر کے دریہ کی امد کی خبر دے دی تھی اور انھیں یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی تھی کہ ان کی بہن واپس آگئی

ودیعہ

ودیعہ نام رکھیں گے

چلو جی نام تو رکھا گیا بہت اچھا نام ہے میری جان ہانا اسوہ اچھا ہے

اسوہ نے سر ہلا کر حامی بھری اور دریہ مسکرا دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دریہ کے جاتے ہی امل نے اسد کو فون کر کے دریہ کی امد کی خبر دے دی تھی اور وہ بھی بہت خوش ہوتھا وہ اسفی کے ساتھ کھیلے رہی تھی کے افتخار اور عائشہ بیگم اندر داخل ہوئے

اج تو بڑے بڑے لوگ ائے ہیں افتخار صاحب امل کو دیکھتے ہوئے بولے

جی بالکل دریہ آگئی ہے امل سمجھی کے وہ دریہ کی بات کر رہے ہیں

دریہ آگئی..........

دروازہ زوردار آواز کے ساتھ کھلا ان سب نے دروازے کی طرف دیکھا

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ اسد نے غصے سے اس کی طرف دیکھا

کیا اسد بھائی میں نے کیا کیا؟ آپ سب مجھے یوں کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے کچا نگل جائے گے اس نے مسکین سی شکل بنا کر پوچھا اور ویسے بھی میں تھک گیا

کیوں تم کیوں تھک گئے دنیا جہاں کے ویلے شخص ہو تم شہریار دریہ نے آنکھیں نکل کر اسے دیکھا

تم تم تو نہ ہی بات کرو صرف تمھاری وجہ سے گھر سے پیدل آرہا ہوں میں تج تج وکھیا تھک گئیا

کیوں میں نے تمھیں کہا تھا کہ پیدل آؤ اور ویسے بھی بڑی دور ہے گھر زیادہ سے زیادہ 10 کلو میٹر ہو گا صبح واک کیا کرو نہ

اچھا میری گاڑی پر قبضہ کر لیا اور مجھے واک کی ضرورت نہیں میں پہلے ہی بہت فٹ ہوں

اپنی خوش فہمی دور کرو مسٹر دن بہ دن تمھارا ڈایا میٹر بڑھ رہا ہے دریہ نے لہک کر کہا اور اس کے انداز پر اسد جو انھیں لڑتا دیکھ رہے تھے ان سمیت سب ہنس پڑے

اچھا بس کروں دونوں شہریار تم تھوڑی تمیز سیکھو اور دریا تم اس کی گاڑی لائی ہو؟؟

دریہ نے نفی میں سر ہلایا

میں تو امل کی لائی ہو دریہ کے جواب پر اسد نے شہریار کی طرف دیکھا

جی جناب بتائے

تو اسد بھائی امل میری بہن ہے بہن بھائیوں کی چیزیں الگ تھوڑی ہوتی ہیں شہریار نے

سر کھجاتے ہوئے معصومیت سے جواب دیا اس کے جواب پر اسوہ اور سارہ نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی جبکہ دریہ تو حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی

تم تم تو وہ ہو جو اپنا بخار کسی کو نہ دے

ہاں تو لے تو سکتا ہو نہ شہریار نے بھی دو بادو جواب دیا اس سے پہلے وہ دوبارہ شروع ہوتے اسد نے انھیں روکنا ضروری سمجھا

اچھا تم شہریار کے ساتھ چلی جاو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر بیا

بس دیا گھر جاو بیٹا صبح آ جانا

و کے اچھا سارہ تم سے صبح ملو گی اللہ حافظ اسوہ دریہ نے ودیعہ کو پیار کیا

اللہ اسوہ بھابھی یہ کتنی کیوٹ ہے شہریار نے ودیعہ کو دیکھتے ہو کہا

ہہہہم چلو دیر ہو رہی ہے شہریار دیا نے کہا تو وہ بھی باہر آ گیا

نیچھے پارکنگ تک دونوں میں کوئی بات نہیں ہو

دیاسب ٹھیک ہے؟شہریار نے دریہ کی طرف دیکھا تم اتنی چھپ کیوں ہو

ویسے ہی اچھا گاڑی تم چلاو گئے؟

نہیں تم ہی چلاو اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا

تو اب بابا سے سامنا طے ہے اللہ جی دریہ نے لمبی سانس لی اور اندر بیٹھ کر گاڑی سٹاٹ

کی

تم کیوں اائے میں آجاتی نہیں لے کر دوڑتی امل کی گاڑی

امل نے مجھے نہیں بھیجا شہریار نے دانتوں کی نمائش کروائی

پھر

میری بہن واپس آگئی یہ سن کر کنٹرول نہیں ہو تھا دیا تمھیں میں نے اتنا مس کیا

(شہریار دریہ کی پھو پھو کا بیٹا اور امل کا بھائی تھا پر امل سے زیادہ دریہ سے کلوس تھا)

واہ میرے آنے کی اتنی خوشی

بالکل ابھی تو زوا یار بھائی اسلام آباد گئے ہیں ورنہ وہ تمھیں دیکھ کر کتنے خوش ہوتے ہم

سب نے تمھیں بہت مس کیا یار

)اچھا تو آپ اسلام آباد گئے ہیں میری زندگی بے سکون کر کے تو آپ واقع خوش ہو گے

دریہ زوایار سے مخاطب تھی(

لو بھئ چابی دریہ نے گاڑی بند کی اور چابی شہریار کی طرف اچھالی

تم اندر نہیں آو گئ

اب گھر جاوں گی رات ہو گئ ہے صبح اب تو واپس آ گئ ہو دریہ نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا

وکے شہریار تو اندر چلا گیا پر دریہ کے لئے ایک قدم اٹھانا کتنا مشکل تھا یہ تو صرف وہ

جانتی تھی

....

....

چلو یار رزلٹ تو آ گیا اب آ گئے کیا کرنا ہے امل نے پاوں ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا اور کن

اکھیوں سے سارہ کی طرف دیکھا

ہاں یار سارہ کی تو پھر پوزیشن ہے پر چلو کیا جلنا میرٹ پر تو ہم دونوں بھی ہے دریہ نے بھی پاوں پھیلائے

کل ان سب کا انٹر کا رزلٹ آیا تھا سارہ کی بورڈ میں پوزیشن تھی جبکہ امل اور دریہ کی پوزیشن تو نہیں تھی پر میرٹ پر وہ دونوں بھی تھی اور اب وہ تینوں

دریہ کے گھر لان میں بیٹھی تھی اور سارہ کو تنگ کر رہی تھی وہ دونوں اچھے سے جنتی تھی کہ اسے ٹیبل پر پاوں رکھنے والی عادت سے کتنی نفرت ہے

تم دونوں پاوں نیچے کروں

کیوں

آئی سیڈ نیچے کرو سارہ چیخی تھی اور ان دونوں نے فورا پاوں نیچے کیے

توبا توبا اتنا غصہ دریہ نے کانوں کو ہاتھ لگتے ہوئے کہا

تو تم بھی تو باز نہیں آتی

پر کیا ہے تمھیں نہیں میرا مطلب مسلہ کیا ہے؟ امل نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے لڑکا عورتوں کی طرح کہا

نہیں تو تم باز کیوں نہیں آتی یہ سارا کیا دھرا تمھارا ہی ہے امل

کروں گی کروں گی یہ دیکھو امل نے دوبارا پاوں رکھ کر دیکھائے

تم ان کو نیچے رکھو ورنہ میں تمھارے پاؤں کاٹ دو گی

آئی بڑی ہاتھ تو لگاو امل کو تو سارہ کی بات پر پتنگے ہی لگ گئے تھے وہ دونوں ہاتھ نچا نچا کر لڑ رہی تھی اور دریہ ان کو دیکھ کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی تھی

تمھیں شرم نہیں آتی کھانا کھاتے ہے اس پر رکھ کر

نہیں نہیں تم تو میرے پاوں کاٹ رہی تھی

اچانک دریہ کا قہقہ گونجا اور دونوں نے اس کی طرف دیکھا تو ہنسی ضبط کرتے کرتے اس کا چہرا لال ہو چکا تھا

تم ہمیں لڑوا کر ہنس رہی ہو

میں میں نے کب کہا لڑو یار تم دونوں لڑتے ہوئے سچ مچ عورتیں لگتی ہو اف

استغفر اللہ دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا بتاوں آگے کیا کرنا ہے

میں تو لاء کالج جا رہی ہوں امل نے دونوں کو آگاہ کیا

اور تم. دونوں نے دریہ کی طرف دیکھا جو ابھی بھی ہنس رہی تھی

اب بس کر دو دیا ورنہ تم ہمارے ہاتھوں قتل ہو جاو گئ

میں تو دولہن بنو گئ دریہ نے نیا سوشہ چھوڑا

اچھا سارہ اور امل نے ایسے سر ہلایا جیسے بہت سمجھ آئی ہو

کس کی؟ امل نے سنجیدگی سے پوچھا

یہ سرپرائز ہے دریہ نے بھی اسی سنجیدگی سے جواب دیا

سرپرائز کی کیا ضرورت ہے دیا مجھے بھی تو بتاؤ اور یہ آواز سن کر دریہ ساکت رہے گئ

اسلام و علیکم زاویار بھائی امل اور سارہ نے سلام کیا اور دریہ میں تو کھڑے ہونے کی بھی

ہمت نہیں تھی اس نے امل اور سارہ کو غور اجو مسکراہٹ دبائے کھڑی تھی مطلب وہ

زاویار کو دیکھ چکی تھی اور زاویار اس کی بکواس بھی سن چکا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اف دریہ نے شرمندگی سے آنکھیں بند کی

دیابتاو بھی

نہیں زاویار میں مذاق کر رہی تھی

یہ کوئی مذاق کرنے والی بات ہے کتنی غلط بات ہے دریہ

توآپ بھی تو ہماری باتیں سن رہے تھے یہ بھی تو غلط ہے دریہ نے معصومیت سے کہا اور

اس کی بات پر زوایار ہنس پڑا

تم کبھی شرمندہ نہیں ہو سکتی دیا زوایار نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

ہوتی ہو نا ا بھی ہوئی تھی پر آپ بھی ہماری باتیں سن رہے تھے یہ بھی غلط ہے

صیح جناب

بھائی یہ چیٹنگ ہے آپ اسے کبھی نہیں ڈانت امل نے شکل بناتے ہوئے کہا تھا

بھئی دیا آئندہ دھیان سے ایسے مذاق نہیں کرتے (اگلے کا بھی دل ہے) آخری بات

زوایار نے دل میں کہی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا میں چلتا ہو تم سب کو بیٹھے دیکھا تو سارہ کو رزلٹ کی مبارک باد دینے آگیا اور دیا.......

و کے نہیں کروں گی اسی بات آئندہ اب آپ جائیں مجھے کچھ لوگوں سے حساب کتاب کرنا ہے دریہ نے امل اور سارہ کو دیکھتے ہو کہا تھا زوایار اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا

اسی لئے اللہ حوالے کہتا ہوا چل دیا

ہاں جی دریہ پیچھے مڑی

دیکھو میرا تو کوئی قصور نہیں اور ویسی بھی مجھے چلنا ہے ابھی پیکنگ بھی کرنی ہے

کہا جا رہی ہو؟ دریہ کا غصہ فورا ٹھنڈا ہوا تھا اور امل بھی حیرانی سے سارہ کو دیکھ رہی تھی

یار و میں اگے پرھنے کے لئے باہر جا رہی ہو

مگر کیوں امل اور دریہ تقریبا چیخی تھیں

یار و میں پڑھنے باہر جا رہی ہوں سارہ نے جواب دیا

کیاااااا دریہ اور امل چیخیں تھیں

آہستہ کان کے پردے پھاڑو گئی سارہ نے کانوں پر ہاتھ رکھے

نہیں تم باہر نہیں جاسکتی سارہ تم مذاق کر رہی ہو نہ ؟دریہ نے سارہ کی طرف دیکھا

نہیں میں سیریس ہو یار ایسی کیا بات ہے تم لوگ ایسے کیوں ریکٹ کر رہی ہو؟ سارہ نے ان کی طرف دیکھا امل واپس بیٹھ گئی جب کے دریہ اسے ایسے ہی دیکھ رہی تھی

ایسے نہ دیکھو سارہ نے دریہ کو کہہ تھا کہ وہ اس کے گلے سے لگی

یار میں تمھیں بہت مس کرو گئی

میں بھی امل نے بھی اٹھ کر اسے گلے سے لگایا

تم دونوں اتنی جلدی مان گئی سارہ نے حیرانی سے دونوں کو دیکھ

بلکل تم جاؤ گئی تو ہم سکون سے تو بیٹھ سکیں گئے امل نے ددریہ کو آنکھ ماری

وٹ ایور سارہ نے منھ بنا کر جواب دیا

نہیں یار ہمارے لئے تمھاری خواہش زیادہ اہم ہے ہمیں پتا تھا تم باہر جانا چاہتی ہو اور ویسے بھی تمھارے بابا بھی باہر ہی ہیں خیر سے جاؤ

شکریہ اب چلتی ہو سارہ دونوں سے ملی اور گھر چلی گئی اگلے دن دریہ اور امل اسے ائیرپورٹ چھوڑنے گئیں تھیں اور بوجھل دل سے واپس آئی اور دونوں اس وقت امل کے کمرے میں تھیں

یار ہم ادھورے رہ گئے ہائے مجھے سانس نہیں آرہی دیا میں اب کس سے لڑو گئی کون میرے پاؤں توڑے گا؟؟؟

دریہ نے تکیا کھینچ کر امل کو مارا تھا

یہ کیا بکواس ہے چپ کرو مجھے کام کرنے دوں تم یونی سے فام لے آئی؟ دریہ نے لکھتے لکھتے امل سے پوچھا تھا

نہیں تو امل نے جواب دیا

پتا تھا یہ لو میں لے آئی تھی دریہ نے فام امل کی طرف بڑھایا

ہائے تم کتنی اچھی ہو تم نہ ہوتی تو میرا کیا ہوتا امل نے دریہ سے کہا دریہ اس کی بات پر مسکرا دی

اچانک بارش کی بوندیں دریہ پر گریں تو وہ حال میں واپس آئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے گھر کو دیکھا اور سر جھٹک کر اندر آ گئی

عائشہ بیگم تو اپنی بیٹی کو تین سال بعد دیکھ کر خود پر قابو نہ رکھ سکیں اور اسے گلے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں اور کھانے کا پوچھا تو دریہ نے انکار کر دیا

بابا کہاں ہیں؟ دریہ نے اپنی ماما کی طرف دیکھا

وہ کمرے میں ہیں انھوں نے جواب دیا

ہمممم چلیں میں اپنے کمرے میں جا رہی ہو تھک گئی ہوں اور کمرے میں چلی گئی

کمرے میں آ کر وہ کتنی دیر لیٹی سوچتی رہی اور پھر آخر اسے نیند آ گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلی صبح امل نے جب دروازے پر دستک دی تو وہ اٹھ گئی اور پھر تیار ہو کر نیچے آئی افتخار صاحب بھی گھر ہی تھے دریہ نے سلام لیا تو انھوں نے جواب دیا ناشتہ کے دوران امل دریہ سے باتیں کرتی رہی پر دریہ سر جکائے اس کی باتوں کا سرسری جواب دیتی رہی پر افتخار صاحب اسے بغور دیکھتے رہے انھیں وہ کافی سنجیدہ لگی تھی اور دل میں اسے دیکھ کر

خوشی ہوئی تھی جسے وہ چھپا گئے دریہ امل کے ساتھ ہی ہاسپٹل گئی تھی دریہ نے اسے سارہ کہ بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا وہ اپنی سوچوں سے نکلتی تو بتاتی آج اسے اپنے بابا کے رویے پر بہت دکھ ہوا تھا (کیا تھا جو آپ مجھ پر یقین کر لیتے میں کیسے آپ کو بتاؤں میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا میں نے سچ کہا تھا میں کیسے کسی اور سے شادی کر لیتی کیسے کسی کو دھوکا دیتی بابا کیسے جبکہ میں تو آج بھی اسی سے محبت کرتی ہو مجھے یقین کیوں نہیں آتا کہ وہ میرے ساتھ ایسے کر سکتیں ہیں)

دریہ ایک تو تم پتا نہیں کہا چلی جاتی ہو امل نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

کہی نہیں جاتی آج ایک سرپرائز ہے وہ فوراً سنبھال گئی تھی

کہا امل نے فوراً پوچھا تھا

دریہ اسے سارہ کے سامنے کھڑی کر کہ اسوہ کے پاس بیٹھ گئی تھی

امل سارہ کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی

یہ سارہ تم تم یہاں کیسے ؟؟

بس دیکھو تمہاری محبت مجھے کھینچ لائی سارہ نے شرارت سے جواب دیا

اچھا جی چلو دریہ امل نے دریہ کو مخاطب کیا جو اسوہ کے ساتھ بیٹھی تھی ارے ادھر آو پتا نہیں تم کیسی نند ہو خیر آج ہم پورے ہو گئے امل نے خوش ہوتے ہوئے کہا

پورے ہو گئے پہلے کون سے آدھے تھے؟ سارہ کے پلے اس کی بات بلکل نہیں پڑی تھی اس نے حیرت سے امل کی طرف دیکھا

یار تمھارے جانے کے بعد یہ آدھی ہو گئی تھی دریہ نے ہستے ہوئے سارہ کو بتایا

اچھا جی سارہ نے سمجھ کر زر ہلایا اسی وقت امل کا فون بجا وہ فون سنے باہر چلی گئی اور دریہ اور سارہ اسوہ کے پاس آ گئی

اسوہ خالہ نہیں آئی؟ دریہ کو اچانک خیال آیا تھا

آج آجائے گئیں کل شہزاد بھائی گھر نہیں تھے

سہی دریہ نے سر ہلایا اسی وقت امل اندر آئی وہ کافی خوش تھی

کہا ہوا ابھی سارہ نے اس سے پوچھا

یار زاو یار بھائی نے کل آنا تھا پر آج ہی آ رہیں ہیں اس نے مسکراتے ہوئے سارہ کو بتایا پر اس کی بات پر دریہ کی مسکراہٹ سمتی تھی اور اسوہ نے دریہ کی طرف دیکھا تھا

توآپ آ گئے۔۔۔۔

زاویار بھائی نے کل آنا تھا پر اب آج ہی آرہے ہیں امل نے خوش ہوتے ہوئے بتایا

اووووتوآپ آج آرہے ہیں دریہ نے گہری سانس لی اور اسوہ کی طرف دیکھا تو اسے اپنی طرف دیکھاتے پاکر مسکرادی

اچھا میں چلتی ہو امل گاڑی مجھے چاہیے دریہ نے امل کی طرف دیکھا

ہاں تو چابی تمھارے پاس ہی ہے پر کہاں جارہی ہو امل نے حیرانی سے پوچھا سارہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

بہن بے روزگار ہوں ڈاکٹر اس لیے نہیں بنی کہ گھر بیٹھوں دریہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

ہاں تو ادھر ہی جاب کرلو تمھیں تو کہیں بھی مل جائے گی تین سال باہر کام کیا ہے تم نے سارہ نے امل کی طرف دیکھا تو اس نے بھی حامی بھری ہاں سہی کہہ رہی ہے

دریہ نے سمجھ کر سر ہلایا

ٹھیک ہے جب جاب کرنی ہی ہے تو ادھر ہی سہی دریہ واپس بیٹھ گی تھوڑی دیر بعد وہ

دوبارہ کھڑی ہوئی توان سب نے گھور کر اسے دیکھا تھا

اب کون سی تکلیف ہوئی ہے امل نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

یار گاڑی اب کیا تمھاری ہی لے کر گھومتی رہو دریہ نے بے بسی سے جواب دیا تھا اس کے انداز پر سارہ ہنس پڑی

تم امل سے ہی سیدھی ہو دیا سارہ نے شرارت سے کہا تھا

جاؤں؟؟؟ دریہ نے امل سے پوچھا تھا

جاؤ امل کے جواب پر دریہ نے اسوہ کی طرف دیکھا اس کی بات سمجھ کر اسوہ مسکرادی

جاؤ دیا میرے پاس امل ہے اور اسد اور امی بھی آنے والے ہیں

اچھا بھئی میں بھی چلتی ہو سب نے کہنا ہے یہ سارہ یہاں ہی بیٹھی رہتی ہے سارہ بھی دریہ کے ساتھ باہر آگئی

سارہ اسوہ ڈسچارج کب ہو گی؟ دریہ نے سارہ سے پوچھا

آج ہو جائے گی سارہ نے دریہ کی طرف دیکھا

دریہ

ہممم

تم اچھا نہیں کر رہی

میں نے کیا کیا؟دریہ نے سارہ کی طرف دیکھا

تم کیوں ہمیں کچھ نہیں بتاتی کیا پرابلم ہے یار

سارہ دریہ سارہ کی طرف مڑی دیکھو ایسی کوئی بات نہیں تم میرے لئے پریشان نہیں ہو
مجھے اچھا نہیں لگتا

اچھا جاؤ اب سارہ نے اس کو جانے کا کہا تو دریہ چلی گئی

دریہ تم مت بتاؤں میں خود پتا کر لو گئی سادہ نے سوچا تھا

----------------------------اسلام و علیکم دریہ نے گھر میں داخل
ہوتے ہوئے ہمشہ کی طرح سلام کیا تھا اور آگے امل کو بیٹھا دیکھ کر اس زے رہا نہیں گیا

تمھیں اپنے گھر چین نہیں آتا سارا دن ادھر ہی پائی جاتی ہو دریہ نے گلاس میں پانی

ڈالتے ہوئے کہا

ایک تو میں تمہیں ملنے آتی ہوں روز اور تمھیں میری قدر ہی نہیں امل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا

ووو تمھیں میری کتنی قدر ہے جو میں تمھاری کروں دریہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

اچھا ٹھیک تم لیٹ کیوں آتی ہو؟

ہاں یار ہاؤس جاب شروع ہو گئی ہے میری

یار سارہ کو گئے پانچ سال ہو گئے ہیں

ماما کہاں ہیں؟

ممانی اوپر ہے

اچھا میں ان کے پاس جا رہی ہوں

جاؤ میں بھی گھر جا رہی ہوں رات کو ملتے ہیں

امل کے جانے کے بعد دریہ نے زاویار کو فون ملایا

اپ نے کی انٹی سے بات؟

نہیں دیا تم نے؟

مجھے لگتا ہے انٹی ہی بابا سے بات کرے تو اچھا ہے مگر آپ کہتے ہیں تو میں بات کر لو گئی

دریہ نے سوچتے ہوئے جواب دیا

ہاں ماما ہی بات کریں تو ٹھیک ہے

چلیں ٹھیک آپ پہلے بات کر لیں انٹی سے انکل کو تو کوئی مسلئہ نہیں ہے نہ آپ نے بات کر لی تھی ان سے

ہاں بابا تو خوش تھے ماما سے بھی جلدی بات کروں گا تم فکر مت کرو

چلیں اللہ کی امان میں

خدا حافظ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دریہ نے گاڑی روکی تو شہریار باہر ہی کھڑا تھا اس نے حیرانی سے دریہ کی طرف دیکھا

اب یہ کس کی گاڑی پر قبضہ کر لیا تم نے؟ اس نے دریہ کو گھورتے ہوئے کہا

بھائی جان یہ ہماری ذاتی گاڑی ہے دریہ نے بھی اسے آنکھیں دیکھائی یہ مجھے اتنا غریب سمجھتا ہے کی میں ایک گاڑی نہیں لے سکتی

اور میری بہن کی گاڑ۔۔۔

دے دی اسے بس کرو اب تم تم تو میری جان کو آگے دریہ نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے کہا تھا اور اندر جانے ہی لگی تھی کہ ایک اور گاڑی آ کر رکی

ابھی وہ اندر جانے کے لئے مڑی ہی تھی کہ ایک گاڑی آ کر رکی اور اس سے باہر نکلنے والے شخص کو دیکھ کر دریہ کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی

زاویار بھی دریہ کو دیکھ کر وہی تھم گیا

اسلام و علیکم شہریار نے سیدھا ہوتے ہوئے سلام کیا

وعلیکم السلام دیا کیسی ہو؟ زاویار نے دریہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

شہریار یہ کون ہیں؟ دریہ نے انجان بنتے ہوئے پوچھا تھا شہریار نے اس سوال پر حیرت

سے دریہ کو دیکھا

دریہ کیا ہو گیا زواyار بھائی ہیں اب یہ اتنے بھی نہیں بدلے کے تم پہچان ہی نہ سکو

اچھا میں بول گئی تھی ان کو دریہ نے شہریار کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا اس نے دوبارہ غلطی سے بھی زاویار کی طرف نہیں دیکھا تھا

شہریار تم جاؤ میں آتا ہو شہریار اس کی بات سن کر اندر چلا گیا تھا دریہ بھی جانے کے لئے پلٹی ہی تھی کہ

دیارو کو دریہ نے اس کی بات اَن سنی کر دی

دریہ میں تم سے مخاطب ہوں زاویار اس کے آگے آ کھڑا ہوا

لیکن میں آپ سے مخاطب نہیں ہونا چاہتی راستہ چھوڑیں دریہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

پلیز ایک دفعہ میری بات سن لو پلیز اس بات پر دریہ نے تڑپ کر سر اٹھایا

آپ نے میری سنی تھی؟ نہیں نہ تو میں کیوں سنوں کیا میں صرف سب کی سننے اور سب کی ماننے کے لئے ہو؟ دریہ نے اب کی بار اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا

دریہ کو لگ رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں میں جلن ہو رہی ہے

میری مجبوری تھی زاویار نے بے بسی سے جواب دیا

مجبوری مجبوری آپ مجھے بتاتے کیا مجبوری تھی آپ نے تو مجھے میرے بابا کی نظروں میں گرا دیا زاویار اور آپ مجبور تھے نفرت ہے مجھے اس مجبوری لفظ سے دریہ کو لگ رہا تھا کی وہ اپنی برداشت آج کھو دے گئی

دریہ پر میں۔۔۔۔۔

زاویار بیٹا فوزیہ بیگم کی آواز پر زاویار مڑا تھا اور دریہ تیزی سے اندر چلی گئی

بیٹا آپ نے اندر نہیں آنا انھوں نے اس لو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

میں آرہا ہو دریہ کب آئی؟

بیٹا جب آپ میری بات من چکیں ہیں تو پھر اس سے کیا بات کر رہے تھے

ماما آپ نے میرے اور دیا کے ساتھ اچھا نہیں کیا آپ کی وجہ سے میں نے ماموں کو ماننا کیا تھا اور انھوں نے آج تک دریہ کو معاف نہیں کیا یہ اچھا نہیں ہوا

وہ بھی ان کو وہی چھوڑ کر اندر چلا گیا اور وہ سوچتی ہی رہ گئی انھیں اب زاویار کی بات سن

کر اندازہ ہوا تھا کہ وہ اپنی ضد میں دریہ کہ ساتھ کتنا برا کر چکی ہیں

کیا بھائی نے ابھی تک دریہ کو معاف نہیں کیا پر وہ کیسے دریہ ان کی اولاد ہے

آج ان کو پہلی بار پچھتاوا ہوا تھا

دریہ اپنے کمرے میں آئی تھی اور نیچے افتخار صاحب اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے وہ اس سے ناراض تھے پر دریہ کبھی انھیں سلام کیے بغیر نہیں گئی تھی اور اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ان کو کچھ سمجھ نہ آیا تو وہ باہر گئے تھے اور باہر زاویار اور فوزیہ کو باتیں کرتا دیکھ ان کو سب سمجھنے میں چند لمحے لگے تھے وہ اس سے ناراض تھے پر وہ اسے پاکستان اسی لئے بھی نہیں بلانا چاہتے تھے کہ کہیں نہ کہیں ان کو اپنی بیٹی پر یقین تھا پر پھر وہی بات ان کا یقین ڈھگمگا دیتی کہ زاویار ان سے جھوٹ کیوں بولے گا پر آج دریہ کی حالت دیکھ کر ان سے رہ نہیں گیا (آخر بابا تھے اس کے) وہ دریہ کے کمرے میں آئے تو وہ تکیے میں منہ دیے بری طرح سسک رہی تھی اس کی حالت دیکھ کر ان کے دل کو کچھ ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دریہ ان کی آواز پر بھی وہ سیدھی نہ ہوئی تو وہ اس کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور اسے سیدھا کیا

وہ بغیر کسی مذمت کہ اٹھ بیٹھی اور ان کے گلے لگی تو آنسوؤں میں مزید روانی آگئی

دریہ بس چپ میں نے تمھیں معاف کیا بیٹا اب بس

باااا بااامیں نے جھوٹ نہیں بولا آپ سے آپ میرررررا یقین کیووں نہیں کرتے

بیٹا کیا کروز وایار مجھ سے جھوٹ کیوں بولے گا ان کی بات پر وہ جھٹکے سے ان سے الگ ہوئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو میں کیوں بولوں گی؟ بابا آپ کتنی سزا دیں گئے اس غلطی کی جو میں نے کی ہی نہیں بس کردے آپ بھی اور زاویار بھی ورنہ اب کی بار میں آپ سب کو چھوڑ کر جاؤں گئی وہ بھی کبھی نہ واپس آنے کے لئے میرے صبر کا امتحان مت لیں میں تھک گئی ہوا اب بس کردیں بس کردیں

اتنا کہتے ہی وہ باہر چلی گئی اور گاڑی سٹارٹ کی ہی تھی کہ اسد اسوہ اور آمنہ بیگم کے ساتھ آیا پر دریہ بغیر کسی کو دیکھے گاڑی زن سے لے گئی اسے اس طرح دیکھ کر اسوہ کو

کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا اور اگے زوایار کی گاڑی دیکھ کر اس کو جواب مل گیا

اسد پریشانی سے دریہ کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ وہ اتنی جلدی میں کہا گئی ہے انھوں نے اسے گاڑی میں بیٹھتے نہیں دیکھا تھا ورنہ اس کے چہرے کے تاثرات سے ہی وہ سب سمجھ جاتے

اسد اسوہ اور آمنہ بیگم کو لے کر گھر میں داخل ہو تو کسی کو نہ دیکھ کر آیا سے پوچھا

آیا جی سب کہاں ہیں؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا بیگم صاحبہ مارکیٹ گئی ہیں اور صاحب اوپر ہیں

اچھا آپ اسوہ کے کمرے میں جائے اور خالہ بھی ہیں ان سے پوچھ لیں کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں اسد کی بات پر آیا سر ہلا کر چلی گئیں اسد باہر آیا تھا اور آمنہ بیگم ڈرائیور سے سامان اتروا رہی تھی اسد کو آتا دیکھ کر اس کے پاس آئی

بیٹا لے آئے اسوہ کو گھر؟

جی ماما خالہ بھی میرے ساتھ آئی ہیں اسد نے بغور ان کی طرف دیکھتے جواب دیا

اچھا چلو پھر اندر

ماما دریہ کو کیا ہوا ہے؟ ابھی گاڑی لے کر نکلی ہے اور ایسے لگ رہا تھا جیسے بہت غصے میں ہو

عائشہ اس کی بات پر پریشان ہو گئی تھیں

تو اسد تم گھر تھے روکتے اسے انھوں نے اسد کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا تھا

ماما میں تو ابھی آیا ہو گھر تو صرف بابا تھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اندر آو

وہ دونوں اسوہ کے کمرے میں گیے تو افتخار صاحب وہی بیٹھے تھے

اسلام و علیکم بابا

وعلیکم السلام بیٹا کہا چلے گئے تھے ان کو چھوڑ کر

کہی نہیں بابا اچھا اسوہ تم آرام کو اور اس کو مجھے دو اسد نے ودیعہ کو آٹھایا

اسد آپ اسفی کو تو سکول سے لیں آئے

ہاں جاتا ہوں اسد و دریعہ کو افتخار صاحب کو پکڑا کر چلا گیا

-----------------------------دریہ لاونج میں بیٹھی تھی لیپ ٹاپ گود

میں رکھے اس پر کچھ ٹائپ کر رہی تھی وہ اتنی مگن تھی کہ اسے عائشہ بیگم کے آنے کی

خبر ہی نہ ہوئی

دریہ ان کی آواز پر دریہ نے چونک کر سر اٹھایا

جی ماما

تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے

جی بولیں وہ دوبارہ لکھنے میں مصروف ہو چکی تھی

بیٹا ایک دفعہ اس کی جان چھوڑ دو دریہ نے ان کی بات پر دوبارہ سر اٹھا کر ان کو دیکھا اور

پھر مسکرا کر لیپ ٹاپ سیڈ پر رکھ دیا

جی بولیں

عائشہ بیگم نے اس کو دیکھا

بیٹاآپ کے باباچاہتے ہیں کہ آپ کی شادی شہزاد سے ہو جائے

کیاادر یہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی جیسے کرنٹ لگاہو

ہاں اور تمھاری خالہ نے بات کی تھی اور آپ کے بابانے ہاں بھی کر دی

بابامجھ سے پوچھے بغیر ایسا کیسے کر سکتے ہیں در یہ کواپنے باباکے اس فیصلے پر بہت افسوس ہوا تھا

کیامطلب بیٹاآپ کواس فیصلے سے کوئی مسلئہ ہے

در یہ نے ان سے نظریں چُرائی تھی اور اس کے اس انداز پر عائشہ بیگم بہت کچھ سمجھ گئی تھی

پر باباکو مجھ سے پوچھناچاہیے تھادر یہ نے نظر ملائے مگر جواب دیا تھا

در یہ وہ کون ہے؟ان کے سوال پر در یہ نے ان کی طرف دیکھا تھا

مامامیں ابھی نہیں بتاسکتی پر آپ باباسے کہیں کہ وہ انکار کر دیں خالہ کو

اور اگر میں ایسانہ کروں تو؟؟؟افتخار صاحب کی آواز پر در یہ نے چونک کر ان کو دیکھا

اور ان کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ سب سن چکے ہیں

بابا آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میں شہزاد سے شادی نہیں کروں گئی

اور تم میری بات اپنے ذہن میں بیٹھا لو کی تمھاری شادی صرف شہزاد سے ہی ہو گئی میں زبان دے چکا ہوا اتنا کہتے ہی وہ باہر چلے گئے اور دریہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اپنی بے بسی اور اپنے بابا کے انداز پر اسے رونا آ رہا تھا انھوں نے آج پہلی بار اس کو سختی سے کچھ کہا تھا

وہ بھی عائشہ بیگم کو وہاں چھوڑ کر اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔۔۔

دریہ نے کمرے میں آتے ہی زاویار کو فون کیا تھا

زاویار زاویار دریہ کی آواز سن کر چونکا تھا

دیا کیا ہوا تم رو رہی ہو؟ اس نے بے چینی سے پوچھا تھا

زاویار آپ نے پھوپھو سے بات کی دریہ نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا

نہیں پر کیا بات ہے؟

بابا میری شادی شہزاد سے کروانا چاہتے ہیں اور میری بات بھی نہیں سن رہے پلیز پھوپھو سے بات کرئے پلیز دریہ نے اپنے آنسو صاف کیے

اچھا دیا تم پریشان مت ہو میں آج ہی بات کروں گا میں گھر آرہا ہوں زاویار نے فون رکھتے ہی اپنی چیزیں اٹھاتا آفس سے باہر آیا تھا گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے امل کا نمبر ملایا تھا

امل تم کہاں ہو؟

بھائی آج چھٹی تھی یونی سے گھر پر ہو کیوں کوئی بات ہے؟ اسے زاویار کچھ پریشان سا لگا تھا

نہیں کوئی بات نہیں ماما گھر ہیں؟

جی

اچھا ٹھیک ہے زاویار نے مزید کچھ سنے اسے پہلے ہی اس کا فون کاٹ دیا تھا

گاڑی کھڑی کی اور گھر داخل ہوا ہی تھا کہ سامنے ہی فوزیہ بیگم نظر آ گئی تھی

ماما پلیز میری بات سنیے گا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بات ہے بیٹا

ماما آپ میرے ساتھ آئے زاویاران کو ساتھ لے کر کمرے میں چلا گیا تھا

....

....

دریہ دروازہ کھولو عائشہ بیگم نے دریہ کے کمرے کا دروازہ بجایا تھا

دریہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھی تھی اور گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی آج زندگی میں پہلی دفعہ وہ اتنا روئی تھی

دریہ تمھارے بابا بلا رہے ہیں اب کہ اسوہ کی آواز آئی تھی دریہ نے اس کی بات پر جھٹکے سے سر آٹھایا تھا اور اٹھ کر دروازہ کھولا تھا سامنے اسوہ کھڑی تھی

دریہ کون ہے وہ؟ مجھے بتاؤ اسوہ نے اس کی انکھوں میں دیکھتے سوال کیا تھا

دریہ نے اس سے نظریں چرائی تھی

بابا کہاں ہیں؟

اسوہ نے اس کے سوال پر گہری سانس لی اور اس کو اس کے کندھوں سے پکڑ کر اس کا

رخ اپنی طرف موڑا تھا

دیا میں تم سے پانچ سال بڑی ہو پر ہم ہمشہ اچھی دوستیں رہی ہے پر پتا نہیں تم کسی سے اپنی پر بلمز شیئر کیوں نہیں کرتیں دریہ کبھی کبھی دوسروں پر یقین کر لیتے ہیں دل کا غبار نکال لیتے ہیں

دریہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور پوچھا تھا

بابا کہاں ہیں ؟اس کے سوال پر اسوہ کو شدید غصہ آیا تھا

مطلب میں کب سے بکواس کر رہی تھی تمھیں شرم نہیں آتی میں.....

مجھے بتاؤ بابا کہاں ہے ؟؟؟میں واپس آکر تمھیں سب بتادوں گی دریہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

نیچے ہیں

اچھا دریہ باہر چلی گئی تو اسوہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی

اللہ تمھاری مشکلات حل کرے

....

....

کیا بات ہے زاویار فوزیہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا تھا

ماما میں دریہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں زاویار نے اچانک ان پر دھمکا کیا تھا

کیا!!!!

جی ماما زاویار نے ان کی طرف دیکھا تھا

ایسا نہیں ہو سکتا انھوں نے اچانک سختی سے انکار کیا تھا

پر کیوں؟؟؟ وہ آپ کے بھائی کی بیٹی ہے ماما

جو مرضی ہو میں دریہ سے تمھیں شادی نہیں کروں گی

پر کوئی وجہ تو ہو

بس میں نہیں چاہتی بے شک دریہ بہت اچھی بچی ہے پر مجھے اس کی ماں بلکل اچھی نہیں لگتی اس نے میرا بھائی مجھ سے دور کر دیا اب اس کی بیٹی تمھیں مجھ سے دور کر دے گئ

پر آپ تو دریہ سے بہت محبت کرتی ہیں زاویار نے بے بسی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا

تھا اسے تو لگا تھا کہ ماما کو منانا سب سے آسان ہو گا اسی لئے اس نے سوچا تھا کہ وہ بعد میں ان سے بات کر لے گا آخران کے بھائی کی بیٹی ہے دریہ پر یہاں ایک چھوٹی سی ضد میں اتنی سختی سے انکار ہوا تھا

ماما پر میں دریہ سے ہی شادی کروں گا میں ماموں سے خود بات کروں گا زاویار نے اپنا فیصلہ ان کو سنایا تھا

اور وہ اس کی بات پر بھڑک اٹھی تھی

اگر تم نے اپنے ماموں کو کہا کہ تم دریہ سے شادی کرنا چاہتے ہو تو تم میرا مرا منہ دیکھو گے

ماما آپ چھوٹی سی بات کو اتنا کیوں بڑھا رہی ہے

بس اب میں اس بارے میں کوئی بات نہیں سنانا چاہتی وہ یا میں فوزیہ بیگم یہ کہتے ہی چلی گئی تھی

اور زاویار سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ ایک چھوٹی سی بات کو اتنا بڑا بنا دیا جائے گا

فون کی بیل پر وہ حال میں واپس آیا

اور نمبر دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا کہ دریہ ماموں کو سب بتا چکی ہے اور اب اس کو ایک کو

چنانا ہو گا

دریہ یا ماما

از قلم خنسہ ابو بکر

فون دیکھ کر ہی زاویار کو اندازہ ہو گیا تھا کہ دریہ ماموں کو سب بتا چکی ہے اور اب ماموں

یقیناً اس سے بات کرنا چاہتے ہیں اس نے گہری سانس لی اور فون اٹھایا

جی ماموں

زاویار تم اسی وقت ادھر آو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے انھوں نے کچھ سختی سے

کہا تھا

جی ابھی آتا ہو

فون رکھنے کے بعد وہ کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا

ہو سکے تو دریہ مجھے معاف کر دینا میں مجبور ہوں وہ دل میں دریہ سے ہمکلام ہوا تھا

دریہ نیچے آئی تو اسے عائشہ بیگم نے بتایا تھا کہ افتخار صاحب لائبریری میں ہے دریہ دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئی تھی

افتخار صاحب نے اس کی طرف دیکھا تو دریہ سے نظریں ملی تھی اور دونوں نے ایک دوسرے سے نظریں چرالی تھی افتخار صاحب اس کی آنکھیں دیکھ کر ہی سمجھ چکے تھے کہ ان کی لاڈلی بیٹی آج کتنا روئی ہے اور دریہ بھی سمجھ گئی تھی کہ آج پہلی دفعہ اس نے اپنی بابا کی بات سے انکار کر کے ان کا مان توڑا ہے

دونوں خاموش تھے

دریہ تمھیں شہزاد سے شادی کرنے میں کیا مسئلہ ہے؟ افتخار صاحب نے اس کی طرف دیکھا

بابا میں آپ سے کچھ نہیں چھپاؤں گئی میں کسی اور کو پسند کرتی ہو اور میں شہزاد سے شادی کر کے نہ اسے دھوکا دینا چاہتی نہ آپ کو اور نہ اپنے آپ کو آپ مجھے اچھے سے

جانتے ہیں میں نے آپ کو اسی لئے نہیں بتایا تھا کہ میں چاہتی تھی پھوپھو آپ سے خود بات کریں

مطلب وہ اس کی بات پر چونکے تھے

بابا میں زاویار کو پسند کرتی ہو اس کی بات پر افتخار صاحب نے اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا تھا دریہ نے ان کی بات سمجھ کر نفی میں سر ہلایا

بابا مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی آپ مجھے اچھے سے جانتے ہیں اور اس بات کا اللہ گواہ ہے کہ میں اور زاویار کبھی باہر نہیں ملے اور میں نے کبھی آپ کا مان نہیں توڑا کبھی اس سے ایسی کوئی بات نہیں کی زاویار نے کچھ عرصہ پہلے مجھ سے بات کی تھی اور میں نے ان سے کہا کہ وہ پھوپھو اور پھوپھا سے بات کرے انھوں نے پھوپھا سے بات کی تھی مگر پھوپھو سے نہیں کی

اتنا کہتے ہی دریہ چپ ہو گئی تھی

اور افتخار صاحب اسے دیکھ رہے تھے

تم باہر جاؤ

جی دریہ اُٹھ کر باہر آگئی تھی اسے پتا تھا کہ اب بابا زاویار سے بات کریں گے وہ کمرے میں آئی تھی تو اسوہ بھی وہاں آگئی تھی دریہ نے اسے سب سچ بتا دیا تھا

اسوہ مجھے سمجھ نہیں آرہی سب اتنی چھوٹی سی بات کو اتنا بڑا کیوں کر رہیں ہے؟ دریہ نے بے بسی سے اس سے پوچھا تھا

دیا تم لوگوں کو چاہیے تھا کہ تم دونوں پہلے ہی سب کو اعتماد میں لیتے مگر تم دونوں ایک جیسے ہو اپنی بات کسی سے شیئر نہیں کرتے اور اب یہی عادت تم دونوں کے لئے مسئلہ بن رہی ہے دریہ نے اس کی طرف دیکھا تو اسوہ نے نفی میں سر ہلایا

نہیں دریہ ہر مسلہ آپ خود حل نہیں کر سکتے دیکھو یہ اچھا بات ہے کہ آپ اللہ کو سب بتاتے ہو اس اسے مدد مانگتے ہو پر وہ اللہ کسی کو وسیلہ بھی بناتا ہے ہر پرابلم انسان خود حل نہیں کر سکتا اور جب خود حل نہ ہو تو کسی کو بتاتے ہیں جس سے آپ محبت کرتے ہو جس پر آپ کو اعتبار ہو محبت میں اعتبار بھی ہونا چاہیے "اعتبارِ محبت"

اس کی باتوں پر دریہ نے آنکھیں بند کی تھی اور بیڈ پر پیچھے کی طرف گر گئی

اب اللہ مالک ہے اسوہ وہ جو فیصلہ کریں گا میں مان لوں گی اب سب کچھ زاویار پر ڈیپنڈ کرتا

ہے میری دعا ہے وہ میرا ساتھ نہ چھوڑیں ورنہ میرا اعتبار محبت سے اٹھ جائے گا

آمین اسوہ نے محبت سے دریہ کی طرف دیکھا اللہ تمھارے ساتھ کچھ برا نہیں کرے گا

تم بہت معصوم۔۔۔

اس نے دریہ کہ ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے ایسے لگا جیسے اس نے آگ کو چھو لیا ہو اس

کی خاموشی پر دریہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا اور اس کو اپنی طرف دیکھتا پا کر

اس نے نفی میں سر ہلایا

میں میڈیسن نہیں لو گئی اسوہ

سٹ اپ دیا تم کیوں خود کو سزا دے رہی ہو

کیوں کہ غلطی میری ہے محبت میں نے کی ہے اسوہ

دیا بس کروں۔۔۔ ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ نیچے سے افتخار صاحب نے دریہ کو

آواز دی تھی اور ان کی آواز پر دریہ فوراً اٹھی تھی

اسوہ نے بھی پریشانی سے دریہ کی طرف دیکھا تھا

وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا دریہ اسوہ کو دیکھ کر مسکرائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہجر کی شب میں قید کرے یہ صبح وصال میں رکھے

اچھا مولا تیری مرضی تو جس حال میں رکھے

)نوشی گیلانی(

دریہ نے اسوہ کی طرف دیکھا اور باہر چلی گئی

اف یہ لڑکی اسوہ بھی اس کے پیچھے گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زاویار سر جھکائے بیٹھا تھا اور افتخار صاحب کی نظریں اس پر تھی ان کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا

زاویار تم نے آمنہ سے بات کی ان کی بات پر زاویار نے ان کی طرف دیکھا تھا وہ کچھ بولنے والا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں آمنہ بیگم کی آواز گونجی تھی اگر تم نے اپنے ماموں سے دریہ کے بارے میں کوئی بات کی تو تم میرا مرا منہ دیکھوں گئے

لیکن کس بارے میں ماموں

اسے سمجھ ہی نہیں آئی کیسے اس کے منہ سے یہ لفظ ادا ہوئے تھے

دریہ سے شادی کے مطلق انھوں نے حیرانی سے زاویار کی طرف دیکھا تھا

لیکن آپ کو یہ کس نے کہا کہ میں دریہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں زاویار کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ یہ کیسے بول رہا ہے شاید ماں سے محبت میں کوئی ایسی طاقت ہوتی ہے جو انساں سے کچھ بھی کروا لیتی ہے

اسی وقت افتخار صاحب غصے سے اٹھے تھے اور انھوں نے دریہ کو آواز دی تھی زاویار ان کو روکنا چاہتا تھا مگر اس سے اٹھا ہی نہ گیا وہ کس طرح اس کا سامنا کرتا

باہر سے دریہ کی آواز آئی تھی تو وہ جھٹکے سے اٹھا تا پر اس کے روکنے سے پہلے ہی افتخار صاحب دریہ کو تھپڑ مار چکے تھے

میں نے تمھیں جھوٹ بولنا نہیں سکھایا

اسوہ حیرانی سے افتخار صاحب کو دیکھ رہی تھی آمنہ بیگم باہر گئی ہوئی تھے اور اسد تو بزنس میٹینگ کی وجہ سے اسلام آباد گیا ہوا تھا

دریہ نے زاویار کی طرف دیکھا تھا تو وہ اس سے نظریں ملائے بغیر مڑ ا گیا

تو میں نے دیا کو دھوکا دیا کیا نہیں تھا اس کے چہرے پر کتنا یقین کرتی تھی وہ مجھ پر

وہ گھر داخل ہوا تو فوزیہ بیگم نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا تھا

کیا ہوا ان کے پوچھنے پر اس نے خالی نظروں سے ان کی طرف دیکھا

ماما میں نے اسے دھوکا دیا یہ میں نے کیا کر دیا ماما آپ کی وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دیا

ان کو اس کی بات سمجھ آئی تو وہ اس سے نظریں چرا گئی اور وہ افسوس سے سر ہلاتا کمرے میں چلا گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے شہزاد سے شادی نہیں کرنی تھی تو بتا دیتی مجھے جھوٹ کیوں بولا

بابا میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا

تو وہ مجھ سے جھوٹ کیوں بولے گا انھوں نے اس سے پوچھا تھا

ان کے سوال پر وہ تیز سے وہاں سے چلی گئی اور افتخار صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گیے

خالو آپ کو دریہ پر یقین کرنا چاہیے ہم سب جانتے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولتی

توزاویار کیوں بولے گا خیر یہ بات اور کسی کو پتا نہ چلے میں دریہ سے خود بات کروں گا

اسے شہزاد سے شادی کرنی ہو گی ورنہ میں اسے باہر بھیج دوں گا سب سے دور

لیکن آپ جانتے ہیں وہ اکیلی نہیں رہ سکتی آپ اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے

اسوہ بیٹا آپ چپ کر جاؤ

اسوہ ان کی بات سن کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

وہ جانتی تھی دریہ ابھی دروازہ نہیں کھولے گئی

وہ نہ جانے کتنی دیر روتی رہی تھی جب موبائل کی بیل پر اس نے نمبر دیکھا تو آنسوؤں میں مزید روانی آ گئی

بھائی دریہ نے فون بند کر دیا تھا کیوں کہ اس کی آواز سے ہی اسد جان جاتا کے وہ رو رہی ہے

اسی وقت دروازہ بجا تھا

دیا دروازہ کھولو اسوہ نے آواز دی تھی

اسوہ پلیز چلی جاؤ مجھے نہیں کرنی بات پلیز

دیا دروازہ کھولو ورنہ میں اسد کو سب بتا دو گئی

اس کی بات پر دریہ نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا

اور واپس بیٹھ گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

دیا کچھ کھالو تمہاری طبعیت بھی نہیں ٹھیک

نہیں اسوہ میں نہیں کھاؤ گی بلکل بھوک نہیں

دریہ کے انکار کرنے کے باوجود بھی اسوہ نے اسے تھوڑا سا کھلا کر دوا دے دی تھی

اور اسے آرام کرنے کا کہہ کر چلی گئی

اسوہ کے جانے کے بعد دریہ نے اٹھ کر نماز پڑھی وہ پہلے بھی ساری نمازیں پڑھتی تھی
لیکن کل سے پریشانی کے باعث اس کی نماز قضا ہو گئی تھی

نماز کے بعد اس نے زاویار کا نمبر ڈائل کیا تھا

اور پہلی بیل پر فون اٹھالیا گیا

دیا

دریہ اس کی بات پر تلخی سے مسکرائی تھی

کون دیا ہمم میرا نام دریہ ہے جناب دریہ افتخار

اس کی بات پر زاویار خاموش ہو گیا تھا

سوری

فاروٹ جناب آج سے میرا اور آپ کا ہر تعلق ختم زاویار آپ میرے کچھ نہیں لگتے

میرے لئے میری پھوپھو کے بس دو ہی بچے ہیں امل اور شہریار آپ میرے کچھ نہیں

لگتے کچھ نہیں لگتے

زاویار کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ فون بند کر چکی تھی

زاویار دریہ کو فون کرنے ہی والا تھا مگر ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی وہ کیسے اس سے بات

کرتا کیا کہتا اسے

دریہ کوزاویار سے بات کرنے کے بعد پھر سے رونا آرہا تھا

بابا آپ نے کسی اور پر یقین کر کے مجھ پر ہاتھ آٹھایا آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں

سوچتے سوچتے نہ جانے کب اسے نیند آگئی

اگلی صبح وہ اسد کے اٹھانے پر اٹھی تھی

دیا تمھیں تو بخار ہے تم نے کل میرا فون بھی اٹیڈ نہیں کیا میں کتنا پریشان تھا یار

وہ کافی دیر اسے دیکھتی رہی

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟

بھائی اگر کوئی آپ کو کچھ کہے تو آپ اس پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیں گے یہ میرا اعتبار کریں گے

بیٹا جی آپ پر مجھے بہت اعتماد ہے آپ پر ہمشہ آنکھیں بند کر کر یقین کروں گا اور کسی پر

کبھی نہیں پر آپ نے کیوں پوچھا دیا کوئی بات ہے

نہیں بھائی آپ کب آئے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

اسد نے اسے مسکرا کر دیکھ

ابھی آیا ہو یار اسوہ سے تمھارا پوچھا تو اس نے بتایا تمھاری طبعیت نہیں ٹھیک اس لئے تمھاری پاس آگیا

ہو گئی باتیں چلیں اب آپ دونوں ناشتہ کر لیں

نہیں بھائی آپ کریں مجھے بھوک نہیں اسوہ بابا کہاں ہیں؟اس نے اسوہ سے پوچھا

اس سے پہلے کی اسوہ کچھ کہتی اسد نے جواب دیا تھا

لائبریری میں ہیں کیوں؟اس نے دریہ کی طرف دیکھا

آ بھی اتی ہوں میں وہ کھڑی ہوئی تھی تو اچانک چکر آئے تھے پر وہ سنبھال گئی اسوہ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ ٹھیک ہو کہا کر چلی گئی اسد نے اسے نہیں دیکھا تھا وہ فون پر کسی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا

وہ لائبریری میں داخل ہوئی تو افتخار صاحب اٹھنے لگے تھے

بابا میری بات سن لیں پلیز دریہ نے ان سے کہا تھا انھوں نے دریہ کی طرف دیکھا تو انھیں لگا جیسے وہ صدیوں کی بیمار ہے رو رو کر اس کی آنکھیں سوجھ گئی تھی

بابا آپ کو مجھ سے زیادہ زاویار پر یقین ہے؟ حلانکہ آپ مجھے اچھے سے جانتے ہیں میں آپ کی بیٹی ہوں آپ مجھ پر یقین کیوں نہیں کرتے؟

افتخار صاحب نے اس کی طرف دیکھا

ہاں مجھے تم سے زیادہ زاویار پر یقین ہے کیونکہ وہ مجھ سے جھوٹ کیوں بولے گا

تو میں کیوں بولو گئی آپ کیوں بار بار یہ بات کرتے ہیں مجھے تکلیف ہوتی ہے ایک انسو ٹوٹ کر گرا تھا

کیوں کی تمھارے پاس جھوٹ بولنے کی وجہ ہے تم شہزاد سے شادی کرنا نہیں چاہتی اور تم کتنی ضدی ہو یہ مجھے پتا ہے

دریہ کو لگا جیسے اس کے پاس اب بولنے کو کچھ نہیں بچا وہ ساکت سی انھیں دیکھ رہی تھی ایک دن میں وہ اپنے بابا سے کتنی دور ہو گئی تھی وہ اس سے کتنا بدگمان ہو گئے تھے اسے لگا جیسے اس کی نظروں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا ہے

آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یہ زاویار سے جو آپ اس پر۔۔۔اگے اس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا آنسوؤں میں روانی آگئی تھی

افسوس کے ساتھ زاویار سے کم از کم اس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا انھوں نے سختی سے جواب دیا تھا

اور تم شہزاد سے شادی کرنی ہو گئی یا ہمیں چھوڑ کر باہر چلی جاؤ میں ٹکٹ بک کروا دوں گا

وہ تو جیسے سارے فیصلے کیے بیٹھے تھے

آپ ایسا کیسسے ے ے کر سکتے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دریہ کو لگا تھا جیسے ابھی اس کی جان نکل جائے گئ

مجھے پتا ہے تم شہزاد سے شادی نہیں کروں گی اپنی پیکگ کر لو دریہ

وہ اٹھ کر باہر چلے گئے تھے

اور دریہ کھڑی ہوئی تھی کہ اچانک سامنے کا منظر دھندلا یا تھا اور وہ زمین پر گری تھی

افتخار صاحب غصے سے باہر نکلے تھے اسد جو فون سنتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہا تھا کچھ سوچ کر لائبریری میں آیا تھا اور سامنے دریہ کر دیکھ کر دروازے میں ہی ساکت کھڑا

رہ گیا وہ اوندھے منہ زمین پر گری ہوئی تھی۔۔۔

اسد لائبریری میں داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر وہی ساکت ہو گیا دریہ اوندھے منہ زمین پر گری ہوئی تھی

اسوہ

اسوہ کو آواز دے کر وہ تیزی سے دریہ کے پاس آیا تھا اسوہ اسد کی آواز سن کر چونکی تھی اور پھر اچانک اسے دریہ کا خیال آیا تھا

ابھی تو اسے چکر آئے تھے اف خدا میں کیسے نظر انداز کر گئی

وہ ڈورتی ہوئی نیچے آئی تھی اور دریہ کو دیکھ کر وہ فوراً اس کے پاس آئی تھی

اسوہ اس کو کیا ہوا ہے ابھی تو یہ ٹھیک تھی اسد نے پریشانی سے اسوہ کو دیکھا تھا

اسوہ نے اس کا ہاتھ تھما تھا تو وہ بخار کی شدت سے جل رہا تھا

اسد اس کو بہت تیز بخار ہے اس کی وجہ سے ایسے ہوا ہے اسے ہسپتال لے کر چلیں اسوہ نے دریہ کو اٹھتے ہوئے کہا تھا

اسد نے اسے پیچھے کیا اور دریہ کو اٹھایا

چلو جلدی باہر آکر دریہ کو گاڑی میں بیٹھایا ہی تھا کہ زاویار کی نظر اس پر پڑی تھی

اسد وہ دوڑتا ہوا آیا تھا

کیا ہوا دیا کو اس نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا تھا اسوہ دریہ کے پاس ہی پیچھے بیٹھ چکی تھی

پتا نہیں زاویار میرا بچہ اپنی تکلیف بھی نہیں بتاتا اچھا مجھے اسے ہسپتال لے کر جانا ہے

میں بھی جاؤں گا چابی دوں اس نے اسد سے چابی لی اور گاڑی میں بیٹھتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی اسد اس کے ساتھ بیٹھ چکا تھا

زاویار گاڑی زن سے بھگا لے گیا

زارہ کیسی ہے دریہ

زارہ کے باہر آتے ہی اسوہ نے اس سے پوچھا تھا وہ تینوں اس سے اسے دیکھ رہے تھے

اسوہ اب وہ سٹیبل ہے اور کچھ دیر میں اسے ہوش آجائے گا

کیا میں اندر جا سکتا ہو اسد نے پوچھا تھا

جی آپ جا سکتے ہیں پر ابھی وہ ہوش میں نہیں ہے

جی اسد کے اندر جاتے ہی اسوہ نے زاویار کو دیکھا تھا

زاویار کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آپ اس وقت اس کے سامنے مت جائیں کیوں کہ یہ اس کے لئے بلکل ٹھیک نہیں؟

آپ سہی کہا رہی ہے میں باہر ہی ہو زاویار نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا پر میں ایک دفعہ اسے دیکھنا چاہتا ہوں پلیز بھابھی

ٹھیک ہے اسوہ نے ہامی بھری تھی

اسوہ زارہ جو کب سے ان کی باتیں سن رہی تھی اس نے اسوہ کو مخاطب کیا تھا

مجھے تم سے بات کرنی ہے میرے ساتھ آو

کیا بات ہے زارہ اسوہ نے اس کے آفس میں بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا

میں نے اسد بھائی کے سامنے کہہ تو دیا کی دریہ ٹھیک ہے پر اسوہ وہ بلکل ٹھیک نہیں

کیوں مجھے سب بتاؤں زارہ اسوہ نے پریشانی سے پوچھا تھا

پہلے تم مجھے بتاؤں کہ کیا ہوا ہے جہاں تک میں دریہ کو جانتی کو وہ بہت بہادر ہے وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلکل پریشان نہیں ہوتی(زارہ اسوہ کی دوست تھی اوراس کے گھر بھی آچکی تھی)

دیکھو زارہ وہ میں تمھیں نہیں بتاسکتی پر تم مجھے بتاؤ کیا بات ہے

اسوہ دریہ نے کسی بات کا بہت سٹریس لیا ہے اوراس کا بخار بھی کم نہیں ہورہ ہم نے پوری کوشش کرلی ہے اسے کب سے بخار ہے؟

پرسوں سے اسوہ نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا

کیا اور پھر بھی تم نے اسے میڈیسن نہیں دی زارہ نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا اسوہ اسے اچھا خاصا تیز بخار ہے تم اتنی غیر ذمہ دار تو نہیں ہو؟؟ کیا فائدہ تمھارے اوراس کے ڈاکٹر ہونے کا اور کون یقین کرے گا یہ خود ڈاکٹر ہے؟ مطلب حد ہو گئی زارہ کو اس پر اور دریہ پر شدید غصہ آرہا تھا

یار تم مجھ پر کیوں غصہ ہو رہی ہو یقین کرو مجھے نہیں پتا مجھے کل رات پتا چلا کہ اسے بخار

ہے میں نے اسے رات کو زبردستی میڈیسن دی تھی وہ کچھ بتاتی بھی تو نہیں اف اس لڑکی کا میں کیا کروں اسوہ نے سر پکڑ لیا تھا

اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اسے ذرا ہوش تو آئے اس کا میں علاج کروں گی زارہ اٹھنے لگی تھی کہ اسوہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

نہیں زارہ اسے کچھ مت کہنا اسے ایک بار پوری طرح سٹیبل ہونے دوں پھر میں بات کروں گی

ٹھیک۔۔۔اسی وقت نرس نے بتایا کہ دریہ کو ہوش آگیا ہے تو اسوہ نے سکھ کا سانس لیا اور دونوں اس کے کمرے کی طرف آئی تھیں

زاویار کمرے میں داخل ہو تو اسد دریہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کے سرہانے بیٹھا تھا

دیا بیٹا اٹھو دیکھو میں ہو نہ کیا بات ہے دریہ اٹھو بھی اسے مت کرو نہ اپنے بھیا کے ساتھ

دریہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسد کا فون بجا تھا تو اس نے نمبر دیکھا

جی بابا

بیٹا روم نمبر کیا ہے اور دریہ کو ہوش آیا عائشہ بیگم نے پوچھا تھا

ماما میں آرہا ہوں نیچے اسد زوایار کو اشارہ کرکے نیچے گیا تھا

دریہ افتخار نہیں تم میرے لئے دیا ہی ہو یہ کیا حالت بنالی ہے تم نے کیوں خود کو سزا دے رہی ہو تم تمھیں چاہیے تھا مجھ سے لڑتی پر تم نے تو ہر تعلق ختم کرکے خاموشی اختیار کرلی۔۔۔۔

بھائی۔۔۔دریہ کی آواز پر وہ اس کے پاس آیا تھا

دیا زاویار نے اسے پکارا تھا

اس نے آنکھیں کھولی اور سامنے اسے دیکھ کر دوبارہ آنکھیں بند کرلیں

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اب کیا رہ گیا ہے اب کون سا تماشا دیکھنے آئے ہیں آپ وہ آہستہ آواز میں بولی تھی تکلیف کی شدت سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی

اسی وقت اسوہ اور زارہ کمرے میں داخل ہوئی تھی

تم گئے نہیں زاویار اسوہ نے دریہ کو آنکھیں بند کیے دیکھ کر سوال کیا تھا

بھابھی یہ ہوش میں ہے اسے کہے میری بات سن لے

اسوہ اسے کہو چلا جائے اب یہ میرا تماشا دیکھنے آیا ہے نفرت ہے مجھے اس سے نفرت ہے

اسوہ اسے کہو پلیز چلا جائے دریہ اچانک چیخی تھی

اسے ایسے دیکھ کر زارہ اس کے پاس آئی تھی

دریہ آرام سے وہ جا رہا ہے

آپ پلیز ان کو کہے میرے سامنے مت آیا کریں دریہ روتے ہوئے زارہ کے ساتھ لگی تھی

زارہ نے اسوہ کی طرف دیکھا تھا تو وہ زاویار کو لے کر باہر چلی گئی

زاویار میں نے تم سے کہا تھا کہ ابھی اس کے سامنے مت آنا اسوہ نے زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

بھابھی وہ۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بہتر ہو گا تم گھر چلے جاؤ اسوہ نے سختی سے کہا تھا تو زاویار مڑ گیا اسوہ واپس اندر

آئی تو دریہ زارہ کے ساتھ لگی روئی جارہی تھی اسوہ نے اگے بڑھ کر اسے زارہ سے الگ کیا تھا

دیا کیا ہو گیا ہے تم تو بہت بہادر ہو نہ اسوہ نے اس پیار سے پوچھا تھا

دریہ نے اس کی بات پر نفی میں سر ہلایا

نہیں ہو میں بہادر اسوہ بہت تکلیف ہو رہی ہے بابا کا میرے ساتھ رویہ وہ مجھے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے وہ اتنے بدگمان ہو گئے مجھ سے

اسوہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا

دیکھو ہم ان کو منا لے گے پر تم خود کو تو سنبھالو تمھیں اسد نے یا ماما نے ایسے روتے دیکھ لیا پھر وہ کتنے پریشان ہو گئے؟

اسوہ کی بات پر دریہ نے انسو صاف کیے میں کیوں رو رہی ہے ہوں میں تو کبھی کسی کے سامنے نہیں روئی

اسوہ نے دریہ کو خود سے الگ کیا تھا اور اسے دوا پکڑائی تھی

یہ لے لو

دریہ نے آرام سے لے کر کھالی تھی

اور لیٹ کر آنکھیں موند گئی اسوہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی زارہ دریہ کو پر سکون دیکھتے باہر چلی گئی تھی

افتخار صاحب نے زاویار کو باہر نکلتے دیکھ لیا تھا وہ عائشہ بیگم اور زاویار کو اندر بھیجتے اس کے پاس آئے تھے

تم کہاں جا رہے ہو؟ انھوں نے اسے روکتے سوال کیا تھا

گھر جا رہا ہو ماموں زاویار نے ان کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا تھا

تم سے دریہ نے کچھ کہا ہے انھوں نے اس کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

نہیں ماموں وہ کیا کہے گئی (وہ تو جتنا کہے کم ہے)

مجھے پتا ہے اس نے ہی کچھ کہا ہے ورنہ تم ایسے کیسے جا رہے ہو؟

نہیں ماموں آپ غلط سمجھ رہے ہیں اس نے کچھ نہیں کہا میں تو امل کو لینے جا رہا ہوں

اسے اخر بہانا سوجھ ہی گیا تھا

اچھا جاؤ

ان کے کہتے ہی وہ تیزی سے نکل گیا تھا

)زاویار کچھ تو کہا ہے تم سے دریہ نے خیر اسے تو باہر جانا ہی ہو گا اگر وہ سچ بول رہی ہے تو اسے مزید تکلیف سے بچانے کے لئے اور اگر تم سچ بول رہے ہو تو اس کی سزا ہو گی یہ پر جانا اسے ہے(

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو عائشہ بیگم دریہ کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی اور اسوہ انھیں تسلی دے رہی تھی کے دریہ اب ٹھیک ہے اسے ہوش بھی آ گیا تھا پر ضرورت کے پیشِ نظر دوبارہ نیند کی دوا دی گئی ہے اور اسد ایک طرف بیٹھا ان کو دیکھ رہا تھا

افتخار صاحب نے دریہ پر ایک نظر ڈالی تھی اور ان کو اسے دیکھ کر بہت افسوس ہوا تھا کیا حالت بنالی ہے اس لڑکی نے اپنی

عائشہ حوصلہ رکھو وہ اب ٹھیک ہے انھوں نے ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا

دیکھیں تو سہی آپ اس کو کیوں مجبور کر رہیں ہے؟ اگر وہ نہیں چاہتی تو میں آپا کو انکار کر دو گئی پر اب آپ اس سے ایسی کوئی بات نہیں کرئے گے

انھوں نے روتے ہوئے کہا تھا

کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ اور کیسا انکار ماما اسد نے چونکتے ہوئے پوچھا تھا

شہزاد سے شادی کے بارے میں دریہ نہیں چاہتی افتخار صاحب نے دریہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

تو بابا آپ اسے کیوں مجبور کر رہے ہیں اسد نے بے بسی سے ان کی طرف دیکھا تھا

)تو یہ پریشانی تھی تمھیں دیا مجھے تو بتاتی(

بیٹا میں مان چکا ہو اور دیا جاب کے لئے باہر جانا چاہتی ہے

ان کی بات پر ان سب نے حیرانی سے افتخار صاحب کی طرف دیکھا تھا اور اسوہ نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ اسے سب کچھ سمجھ آگیا تھا

تو دیا سے آپ بات کر چکے ہیں اس بارے میں گہری سانس لیتے ہوئے اس نے دریہ کو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھا تھا

لیکن افتخار دریہ ہمارے بغیر نہیں رہ سکتی عائشہ بیگم نے کہا تھا

جی بابا ماما سہی کہہ رہی ہیں اسد نے بھی ہامی بھری تھی

یہ بات اب اس سے ہی پوچھنا

زاویار گھر میں داخل ہوا تو امل ناراض سی اس کے پاس آئی تھی

بھائی آپ نے کل مجھے باہر لے کر جانا تھا پر آپ سارا دن کمرے میں بند رہے کہ میری طبیعت نہیں ٹھیک اور میں دریہ کے پاس گئی تو اسوہ بھابھی نے بتایا کہ اسے بخار ہے اور وہ سو رہی ہے تو میں واپس آ گئی کل سارا دن بور ہوئی اور آج جب آپ لے کر جانے لگے تو مجھے بلا کر خود پتا نہیں کہاں چلے گئے امل نے ناراضگی سے کہا تھا

یار دریہ کو ہسپتال لے کر۔۔۔۔۔زاویار نے اچانک زبان دانتوں تلے دبائی تھی وہ جو ارادہ کر کے آیا تھا کی امل کو نہیں بتائے گا وہ اس کو بتا بیٹھا تھا

اس نے امل کی طرف دیکھا جو اسے سالت سی دیکھ رہی تھی

کیا کہا کیا ہوا ہے دریہ کو ماموں ممانی بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے پریشان سے گئے ہیں اب اس کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی

اچھا رو تو نہ بخار کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی اسٹیبل ہے وہ اب بس چپ امل زاویار نے اسے ساتھ لگایا تھا وہ جانتا تھا امل پریشان ہو جائے گئی اس لئے ہی اسے نہیں بتانا چاہتا تھا

مجھے اس کے پاس جانا ہے بھائی امل نے روتے ہوئے اسے کہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا چلو وہ اٹھا تھا اور امل اس کے پیچھے آئی تھی

دریہ اسی لئے تم میرا فون نہیں اٹھا رہی تھی

امل ہسپتال پہنچی تو دریہ کو ہوش آ گیا تھا اور اسوہ اسے زبردستی سوپ پلانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ کچھ بھی کھانے سے مسلسل انکاری تھی زارہ کے مطابق کافی دیر سے کچھ نہ کھانے اور دوا کا اثر تھا کہ دریہ کے گلے میں شدید تکلیف تھی جس کی وجہ سے اسے بولنے میں بھی تکلیف ہو رہی تھی جب امل اور زوایار اس کے کمرے میں داخل

ہوئے تو دریہ کی نظر زاویار پر پڑی تھی اور اس نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا

یہ شخص میری جان لے لے گا دریہ نے سرگوشی میں کہہ تھا

اس کی بات پر اسوہ نے نظریں اٹھا کر دریہ کو دیکھا تھا اور اس کی نظروں کے تعاقب میں زاویار کو جو امل کے ساتھ کھڑا تھا امل دریہ کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ پر ڈریپ لگی ہوئی تھی اور چہرے سے وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی دریہ نے امل کی طرف دیکھا تھا اور اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر دریہ نے نفی میں سر ہلا کر اسے رونے سے منع کیا تھا اسے اشارے سے بات کرتا دیکھ امل حیران ہوئی تھی اسوہ جو شکوہ کنہ نظروں سے زاویار کو دیکھ رہی تھی جس کی نظریں دریہ کے چہرے پر تھیں اس کی نظریں جب اسوہ سے ملی تو اسے یاد آیا تھا کہ دریہ نے اس کے ساتھ پہلے کیا کیا تھا اور وہ یقیناً اس وقت امل کی وجہ سے خاموش تھی

میں چلتا ہوا امل کو چھوڑنے آیا تھا وہ جلدی سے باہر نکلا تھا اسوہ نے امل کی طرف دیکھا جو ہر چیز کو نظرانداز کیے دریہ کو دیکھ رہی تھی اچانک روتے ہوئے ان کے پاس آئی تھی

بھابھی یہ کچھ بول کیوں نہیں رہی اس کے سوال پر اس سے پہلے کے اسوہ کوئی جواب دیتی دریہ بولی تھی

امل چپ کرو مجھے برا۔۔۔۔۔۔۔لگ رہا ہے وہ کافی آہستہ آواز میں بولی تھی اور اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کر کے آنسو اندر اتارے تھے

اور امل کو احساس ہوا تھا کہ دریہ کو بولنے میں کافی تکلیف ہو رہی ہے

اچھا تم مت بولو کیا زیادہ تکلیف ہے امل نے پریشانی سے دریہ سے پوچھا تھا

دریہ نے ثبات میں سر ہلایا تھا

امل نے اسوہ کی طرف دیکھا جو سوپ پکڑے دونوں کو دیکھ رہی تھی کچھ دیر کی خاموشی کہ بعد اسوہ نے امل کو مخاطب کیا تھا

امل تم یہ اس کو پلاؤ اسوہ نے سوپ امل کی طرف بڑھایا امل نے اسے پکڑتے ہوئے دریہ کی طرف دیکھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی

اسوہ بھی باہر چلی گئی تھی کیونکہ اسے پتا تھا دریہ اسے کے سامنے بلکل نہیں روئے گئی پر وہ امل کی بات مان جائے گی اور پھر اس کے سامنے رو کر اپنے اندر کا غبار بھی نکال لے گئی

امل اسوہ کے جانے کے بعد دریہ کی طرف مڑی

تم پیو گئی کچھ خیال کرو

درد ہوتا ہے وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولی تھی

دریہ پلیز میری خاطر

دریہ نے مجبور حامی بھری تھی اور امل نے اس کے منہ میں ایک چمچ ڈالا تھا اور دریہ نے تکلیف کے احساس سے آنکھیں بند کی تھیں

امل

اور پھر دریہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

بہت درد ہو رہا ہے دریہ نے امل سے کہا تھا

دریہ پینا تو پڑے گا اس نے ایک اور چمچ اس کے منہ میں ڈالا تھا اور دریہ کا دل کیا تھا کے وہ کہی دوڑ جائے

اس کے بعد امل بغیر رکے تین چار چمچ اسے پلا چکی تھی

اب دریہ سے برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا وہ امل کے گلے لگی زار و قطار رونے لگی اسی وقت اسد اندار داخل ہوا تھا اور دریہ کی اس کی طرف پیٹھ تھی اس نے امل سے پوچھا

تھا

کیا ہوا؟

امل نے ہاتھ کے اشارے سے سب ٹھیک ہے کہا تھا اور اسد کو باہر جانے کا بھی بولا تھا

اسد خاموشی سے باہر چلے گئے

اسوہ زارہ کے ساتھ آرہی تھی کہ اسد کو کسی سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اسد اچانک چونک تھے اور اسوہ کو دیکھ کر مسکرائے

کیا ہوا اسد؟ اسوہ نے حیرانی سے پوچھا تھا آپ تو خالہ خالو کو گھر چھوڑنے گئے تھے

ہاں وہ تو چھوڑ آیا ابھی زاویار بھی چلا گیا

پھر

اسوہ اندر دریہ اتنی بری طرح رو رہی ہے میں نے امل سے پوچھا تو اس نے مجھے کہا کہ آپ باہر جائیں

وووو تو امل کامیاب ہو گئی اسوہ نے مسکراتے ہوئے زارہ کی طرف دیکھا تھا

www.neweramagazine.com

کیا مطلب ؟اسد کو اس کی بات میں نہیں آئی تھی

اسد دریہ کچھ کھا نہیں رہی تھی میں نے بہت کوشش کی تھی پر وہ تکلیف کے ڈر سے کچھ بھی کھانے سے انکاری تھی پھر میں نے امل کو کہا کہ تم کوشش کرو کیونکہ دریہ اس کی بات مانتی بھی ہے اور وہ ہم میں سی کسی کے سامنے نہیں روتی سوائے امل کے بس تو امل نے اسے سوپ پلا دیا اسوہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

دریہ کے لئے بہت ضروری تھا کہ وہ کچھ کھائے اب کے زارہ بولی تھی

اچھا زارہ اسے ہم گھر کب لے جا سکتے ہیں؟

کل زارہ نے اسوہ کو دیکھا تھا

ہو گیا رونا ختم؟ دریہ بس کرو امل نے اس کو خود سے الگ کرتے ہوئے اس کے آنسو صاف کیے تھے

چلو اب آرام سے بیٹھو امل نے کھڑے ہو کر اسے سہارا دیا تھا

اب میں ٹھیک ہو امل رونے کی وجہ سے اس کی آواز بیٹھ گئی تھی

اسی وقت اسوہ اور اسد اندر آئے تھے

اب کیسا ہے میرا بچہ اسد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا

ٹھیک دریہ نے مسکرا کر جواب دیا تھا

لاؤ بھئی بخار چیک کروں اسوہ نے اس کا بخار چیک کیا تھا جو کافی حد تک اتر چکا تھا

چلو کل تک تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گئی پھر ہم گھر چلیں گئے

اسد بھائی زاویار بھائی کہاں ہیں؟ امل کو زاویار کا خیال آیا تھا

اسوہ نے دریہ کی طرف دیکھا تھا وہ زاویار کے نام پر آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی

آپ کا ذکر ہمیشہ مجھے تکلیف دے گا زاویار اب تو میں بھی یہاں نہیں رہنا چاہتی جب بابا

ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہے تو کچھ دن بعد جانے سے بہتر ہے میں ابھی دو دن بعد ہی

چلی جاؤں (اسوہ اسے افتخار صاحب کی کہی گئی ساری بات بتا چکی تھی اور اسے یہ سن کر

بہت افسوس ہوا تھا کہ وہ اتنے سنگ دل تو نہیں تھے پر اب وہ خود یہی چاہتی تھی) شاید

میں زاویار اور اس کے ذکر سے بھاگنا چاہتی ہوں ہاں میں اسے بھولنا چاہتی ہو جو یہاں

اس کے سامنے رہ کر ممکن نہیں وہ اپنی سوچوں میں گم تھی

اور اسوہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی اور اسے اچانک لگا تھا کہ اس نے کوئی فیصلہ کر لیا ہے اچانک وہ پر سکون نظر آنے لگی تھی

آج دریہ کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور وہ گھر آگئی تھی امل اس وقت اس کے پاس بیٹھی تھی

دریہ اب تم کیا کرو گی مطلب کدھر جاب کرنی ہے ہائے ویسے تمھیں تو کہی بھی مل جائے گی ڈاکٹرز کی تو موج ہے اک ہم معصوم وکیل کتنے ذلیل ہوتے ہیں

امل نے لمبی آہ بھرتے ہوئے دریہ کو دیکھا جو اس ہی دیکھ رہی تھی

تم مجھے اسے کیوں دیکھ رہی ہو؟ امل نے حیرانی سے پوچھا

کتنی ناشکری ہو نہ تم اور اتنی تم معصوم ہم نے تو نہیں کہا تھا وکیل بنو اور خیر ابھی کب بنی ہو پہلے پریکٹس تو کرو آئی بڑی اور نکلو میرے کمرے سے کب سے بولی جا رہی ہو دریہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

توبہ توبہ ویسے تو تم سے بولا نہیں جا رہا اور دیکھنا اب مجھے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہو دیکھنا

ایک وقت آئے گا جب تم مجھے یاد کرو گی امل نے اس کہا اور کوئی جواب نہ پا کر اس کی طرف دیکھا جو اسے ایسے گھور رہی تھی جیسے کچا کھا جائے گئ

چلی جاؤ امل ورنہ اب میں تمھاری بوٹی بوٹی کر کے چیل کوؤں کو ڈال دو گئ

دریہ کی بات سن کر امل کھڑی ہوئی اور دروازے تک جا کر مڑی

توبہ کتنے وحشی خیالات ہے تمھارے یار میں سوچ رہی تھی۔۔۔

اور دریہ کے پاس پڑا پین اسے دے مارا اور وہ فوراً سائیڈ پر ہوئی تھی

اچھا اب نہیں کرتی جا رہی ہوں ویسے۔۔۔

دریہ نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا اور امل کو اس پر ترس آیا

اچھا اللہ کی امان میں اپنا دھیان رکھنا

وہ دروازہ بند کر کہ چلی گئ

ابھی اسے گئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازہ پھر کھلا

امل۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دریہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا اور افتخار صاحب کو دیکھ کر لفظ منہ میں ہی رہ گئے

بابا آپ

وہ صوفے پر بیٹھے

کیسی طبیعت ہے؟ انھوں نے سنجیدگی سے سوال کیا

ٹھیک وہ ابھی تک حیران تھی

تمھاری فلائٹ میں بک کروا رہا ہوا گلے ہفتے کی پر تم نے سب سے کہنا ہے کہ تم اپنی

مرضی سے جا رہی ہو

انھوں نے اس کی طرف دیکھا تھا اور وہ مطمئن بیٹھی تھی

پر کیا مطلب کہنا ہے میں اپنی مرضی سے ہی جا رہی ہوں اور اگلے ہفتے نہیں بلکہ پرسوں

دریہ نے ان کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا

افتخار صاحب اس کی بات پر حیران ہوئے تھے

لیکن تمھاری طبیعت۔۔۔۔

جب کچھ دن بعد بھی جانا ہی ہے تو ایک دن بعد سہی آپ ٹیکٹ بک کروادیں سب کو میں خود بتا دو گئی

دیا کیسی ہے ؟ابھی امل گھر داخل ہوئی ہی تھی کہ زاویار نے پوچھا تھا

کیا بھائی بیٹھنے تو دیں اور وہ بلکل ٹھیک ہے آپ خود چلے جائیں نہ

ہاں تاکہ وہ میرا سر پھاڑ دے زاویار نے سر گوشی کی

کیا؟؟امل نے اس کی طرف دیکھا

کچھ نہیں یار

اچھا میں اپنے روم میں ہوں

ہاں جاؤ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دریہ کیا جانا ضروری ہے اسد نے اس سے بیگ لیتے ہوئے پوچھا

بھائی آپ سب کو کیا ہو گیا ہے میں بچی تھوڑی ہو دریہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

اپنا خیال رکھنا بیٹا عائشہ بیگم نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا تھا

جی ماما

مجھے فون کرتی رہنا اسوہ نے اس سے کہا تھا

بس اور کوئی حکم وہ تنگ آکر بولی تھی

نہیں اسوہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

احسان آپ کا اسفی کہاں ہے دریہ نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

پھوپھو میں یہاں ہو آپ تدھر جاریی ہے اسفی نے دروازے میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا

ووو پھوپھو کی جان دریہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی

پھوپھو کا جانا ضروری ہے آپ سب کا دھیان رکھو گے نہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interview

جی پر میں آپ تو یاد تروں گا اس کی آنکھوں میں نمی چمکی

نہیں اسفی بیٹا رونا نہیں ہے دریہ نے اسے گلے لگایا

پر میرے ساتھ تو ن کھیلے گا آپ تلی جائے گی تو

اسفی امل پھوپھو بھی ہے باباماما بھی پر آپ اب روئیں گے نہیں ورنہ میں بھی رو گئی

نہیں آپ مت رونا میں بھی چپ ہو جاتا ہوں اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے

اس کی اس حرکت پر دریہ سمیت سب مسکرا دیے

اب پھوپھو جائیں دریہ نے اسے پیار کیا اور اٹھتے ہوئے پوچھا

اس نے سر ہلا کر حامی بھری

چلو دریہ لیٹ ہو رہے ہیں جاؤ بابا سے مل آؤ اسد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

میں مل چکی ہو چلیں دریہ باہر چلی گئی تو اسد بھی پیچھے آ گیا

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اسی وقت دریہ کا فون بجا

امل

ہمممم چلو بھئی اس سے بچو تم زرا اسد نے دریہ کو ڈریا تھا

بھائی آپ کو پتا ہے میں کسی سے نہیں ڈرتی

اس کسی میں امل نہیں ہے اسی وقت دوبارہ فون بجا تھا

اسلام و علیکم

و علیکم السلام

جی کون ؟دریہ کے سوال پر جہاں امل حیران ہوئی تھی وہی اسد نے بھی اسے گھور کر دیکھا تھا وہ سمجھ گیا تھا دریہ کیا کرنے والی ہے

کتنی خراب ہو تم امل فون میں چیخی تھی

آپ کون ہیں ؟اور بولنے کی تمیز نہیں ہے آپ میں یہ کیسے بات کر رہی ہیں دریہ نے لہجہ سخت رکھا تھا جیسے واقع نہ جانتی ہو کہ کون ہے

اسد نے اسے منع کیا تھا پر وہ نظر انداز کر گئی

یار میں امل ہوں تمھاری طبعیت ٹھیک ہے امل نے پریشانی سے کہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون امل؟

دریہ امل کو جیسے جھٹکا لگا تھا

اور دریہ نے فون کاٹ دیا

دیا یہ کیا حرکت تھی؟

سوری بھائی پر یہ ضروری تھا ورنہ وہ مجھے روک لیتی

دیا بچے پر اسے کتنا برا لگا ہو گا

ہاں یہ تو ہے پر میں کیا کرتی اس نے مسکین سی شکل بنائی تو اسد ہنس پڑا

بہت چالاک ہو تم پر وہ گھر آجائے گئی اس کی بات پر دریہ نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا

نہیں بھائی کم از کم آج کا دن تو وہ میرا نام بھی سنا نہیں چاہے گئی

دریہ

کیا بھائی سچی آپ چیک کر لیجیے گا اسد نے مسکراتے ہو سر کو خم دیا

چلو جی آئرپورٹ آگیا

اسد نے اس کا بیگ اتارا اور دریہ کو اندر بھیج کر گاڑی واپس موڑی

ہسپتال کے آگے گاڑی روک کر وہ سوچوں سے نکلی

سارہ مجھے آج نائٹ ڈیوٹی دینی ہے کوئی مسلۂ تو نہیں دریہ نے سارہ سے پوچھا تھا

نہیں پر اسوہ کی کال آئی تھی کہ تمھارا سب انتظار کر رہے ہیں تم اتنی تیزی میں گھر سے نکلی سب پریشان ہو گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تم فون کر کے بتادوں میں ہسپتال ہوں دریہ کہا کر چلی گئی اور سارہ اسے دیکھتی رہ گئی

کیا چیز ہے یہ پھر اس نے امل کو فون کر کے بتادیا کہ دریہ ادھر ہے پریشان نہ ہو

آج دریہ کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور وہ گھر آگئی تھی امل اس وقت اس کے پاس بیٹھی تھی

دریہ اب تم کیا کرو گئی مطلب کدھر جاب کرنی ہے ہائے ویسے تمھیں تو کہی بھی مل جائے گی ڈاکٹرز کی تو موج ہے اک ہم معصوم وکیل کتنے ذلیل ہوتے ہیں

امل نے لمبی آہ بھرتے ہوئے دریہ کو دیکھا جو اس ہی دیکھ رہی تھی

تم مجھے اسے کیوں دیکھ رہی ہو؟ امل نے حیرانی سے پوچھا

کتنی ناشکری ہو نہ تم اور اتنی تم معصوم ہم نے تو نہیں کہا تھا وکیل بنو اور خیر ابھی کب بنی ہو پہلے پریکٹس تو کرو آئی بڑی اور نکلو میرے کمرے سے کب سے بولی جا رہی ہو دریہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

توبہ توبہ ویسے تو تم سے بولا نہیں جا رہا اور دیکھنا اب مجھے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہو دیکھنا ایک وقت آئے گا جب تم مجھے یاد کرو گی امل نے اس کہا اور کوئی جواب نہ پا کر اس کی طرف دیکھا جو اسے ایسے گھور رہی تھی جیسے کچا کھا جائے گئ

چلی جاؤ امل ورنہ اب میں تمھاری بوٹی بوٹی کر کے چیل کوؤں کو ڈال دو گئ

دریہ کی بات سن کر امل کھڑی ہوئی اور دروازے تک جا کر مڑی

توبہ کتنے وحشی خیالات ہے تمھارے یار میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔

اور دریہ کے پاس پڑا پین اسے دے مارا اور وہ فوراً سائیڈ پر ہوئی تھی

اچھا اب نہیں کرتی جا رہی ہوں ویسے۔۔۔

دریہ نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا اور امل کو اس پر ترس آیا

اچھا اللہ کی امان میں اپنا دھیان رکھنا

وہ دروازہ بند کر کہ چلی گئی

ابھی اسے گئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازہ پھر کھلا

امل۔۔

دریہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا اور افتخار صاحب کو دیکھ کر لفظ منہ میں ہی رہ گئے

بابا آپ

وہ صوفے پر بیٹھے

کیسی طبعیت ہے؟ انھوں نے سنجیدگی سے سوال کیا

ٹھیک وہ ابھی تک حیران تھی

تمھاری فلائٹ میں بک کروا رہا ہوا گلے ہفتے کی پر تم نے سب سے کہنا ہے کہ تم اپنی

مرضی سے جا رہی ہو

انھوں نے اس کی طرف دیکھا تھا اور وہ مطمئن بیٹھی تھی

پر کیا مطلب کہنا ہے میں اپنی مرضی سے ہی جا رہی ہوں اور اگلے ہفتے نہیں بلکہ پرسوں

دریہ نے ان کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا

افتخار صاحب اس کی بات پر حیران ہوئے تھے

لیکن تمھاری طبعیت۔۔۔۔۔

جب کچھ دن بعد بھی جانا ہی ہے تو ایک دن بعد سہی آپ ٹیکٹ بک کروا دیں سب کو

میں خود بتا دو گئ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیا کیسی ہے؟ ابھی امل گھر داخل ہوئی ہی تھی کہ زاویار نے پوچھا تھا

کیا بھائی بیٹھنے تو دیں اور وہ بلکل ٹھیک ہے آپ خود چلے جائیں نہ

ہاں تاکہ وہ میرا سر پھاڑ دے زاویار نے شر گوشی کی

کیا؟؟امل نے اس کی طرف دیکھا

کچھ نہیں یار

اچھا میں اپنے روم میں ہوں

ہاں جاؤ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دریہ کیا جانا ضروری ہے اسد نے اس سے بیگ لیتے ہوئے پوچھا

بھائی آپ سب کو کیا ہو گیا ہے میں بچی تھوڑی ہو دریہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

اپنا خیال رکھنا بیٹا عائشہ بیگم نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا تھا

جی ماما

مجھے فون کرتی رہنا اسوہ نے اس سے کہا تھا

بس اور کوئی حکم وہ تنگ آ کر بولی تھی

نہیں اسوہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

احسان آپ کا اسفی کہاں ہے دریہ نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

پھوپھو میں یہاں ہو آپ تدھر جارہی ہے اسفی نے دروازے میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا

ووو پھوپھو کی جان دریہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی

پھوپھو کا جانا ضروری ہے آپ سب کا دھیان رکھو گے نہ

جی پر میں آپ تو یاد تروں گا اس کی آنکھوں میں نمی چمکی

نہیں اسفی بیٹا رونا نہیں ہے دریہ نے اسے گلے لگایا

پر میرے ساتھ تون کھیلے گا آپ تلی جائے گی تو

اسفی امل پھوپھو بھی ہے بابا ماما بھی پر آپ اب روئیں گے نہیں ورنہ میں بھی رو گئی

نہیں آپ مت رونا میں بھی چپ ہو جاتا ہوں اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے

اس کی اس حرکت پر دریہ سمیت سب مسکرا دیے

اب پھو پھو جائیں دریہ نے اسے پیار کیا اور اٹھتے ہوئے پوچھا

اس نے سر ہلا کر حامی بھری

چلو دریہ لیٹ ہو رہے ہیں جاؤ بابا سے مل آؤ اسد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

میں مل چکی ہو چلیں دریہ باہر چلی گئی تو اسد بھی پیچھے آگیا

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اسی وقت دریہ کا فون بجا

امل

ہممم چلو بھئی اس سے بچو تم زرا اسد نے دریہ کو ڈرایا تھا

بھائی آپ کو پتا ہے میں کسی سے نہیں ڈرتی

اس کسی میں امل نہیں ہے اسی وقت دوبارہ فون بجا تھا

اسلام و علیکم

و علیکم السلام

جی کون؟ دریہ کے سوال پر جہاں امل حیران ہوئی تھی وہی اسد نے بھی اسے گھور کر

دیکھا تھا وہ سمجھ گیا تھا دریہ کیا کرنے والی ہے

کتنی خراب ہو تم امل فون میں چیخی تھی

آپ کون ہیں ؟اور بولنے کی تمیز نہیں ہے آپ میں یہ کیسے بات کر رہی ہیں دریہ نے لہجہ سخت رکھا تھا جیسے واقع نہ جانتی ہو کہ کون ہے

اسد نے اسے منع کیا تھا پر وہ نظرانداز کر گئی

یار میں امل ہوں تمھاری طبعیت ٹھیک ہے امل نے پریشانی سے کہا تھا

کون امل ؟

دریہ امل کو جیسے جھٹکا لگا تھا

اور دریہ نے فون کاٹ دیا

دیا یہ کیا حرکت تھی ؟

سوری بھائی پر یہ ضروری تھا ورنہ وہ مجھے روک لیتی

دیا بچے پر اسے کتنا برا لگا ہو گا

ہاں یہ تو ہے پر میں کیا کرتی اس نے مسکین سی شکل بنائی تو اسد ہنس پڑا

بہت چالاک ہو تم پر وہ گھر آ جائے گئی اس کی بات پر دریہ نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا

نہیں بھائی کم از کم آج کا دن تو وہ میرا نام بھی سنا نہیں چاہے گئی

دریہ

کیا بھائی سچی آپ چیک کر لیجیے گا اسد نے مسکراتے ہو سر کو خم دیا

چلو جی آئر پورٹ آ گیا

اسد نے اس کا بیگ اتارا اور دریہ کو اندار بھیج کر گاڑی واپس موڑی

ہسپتال کے آگے گاڑی روک کر وہ سوچوں سے نکلی

سارہ مجھے آج نائٹ ڈیوٹی دینی ہے کوئی مسلئہ تو نہیں دریہ نے سارہ سے پوچھا تھا

نہیں پر اسوہ کی کال آئی تھی کہ تمھارا سب انتظار کر رہے ہیں تم اتنی تیزی میں گھر سے

نکلی سب پریشان ہو گئے

اچھا تم فون کر کے بتا دوں میں ہسپتال ہوں دریہ کہا کر چلی گئی اور سارہ اسے دیکھتی رہ گئی

کیا چیز ہے یہ پھر اس نے امل کو فون کر کے بتا دیا کہ دریہ ادھر ہے پریشان نہ ہو

ڈاکٹر دریہ کہاں ہیں؟

رات کے 1 بج رہے تھے آج سارہ کی نائٹ ڈیوٹی تھی اور دریہ بھی آج نائٹ ڈیوٹی پر تھی اور اب سارہ فارغ ہوتے ہی دریہ کو ڈھونڈ رہی تھی سب بار بار فون کر کے دریہ کا پوچھ چکے تھے سارہ نے انھیں مطمئن کر دیا تھا

ڈاکٹر سارہ وہ ابھی فارغ ہو کر اپنے کمرے میں گئیں ہیں کہا رہی تھی اگر کوئی ایمر جنسی ہو تو بلا لینا

اچھا ٹھیک ہے سارہ دریہ کے کمرے کی طرف آئی تھی کہ اس سے پوچھے کہ مسئلہ کیا ہوا ہے؟

پر جیسے ہی سارہ نے دروازہ کھولا تو دریہ کو دیکھ کر اس کے لب مسکرا دیے

وہ ٹیبل پر ایک ڈائری کھولے اوران پر سر رکھے سو رہی تھی اور ہاتھ میں پین ایسے ہی پکڑا ہوا تھا سارہ کے آنے پر بھی وہ نہیں اٹھی تھی سارہ جانتی تھی کہ دریہ کی نیند کتنی پکی ہے اور شاید اس پر اللہ کا کرم تھا کہ اسے پریشان سے پریشان صورتحال میں بھی نیند آ جاتی تھی

اسد بھائی سہی کہتے ہیں یہ کہی بھی سو سکتی ہے

سارہ اس کے پاس آئی اور اس کے سر کے نیچے سے ڈائری نکلی تھی دریہ ہلکا سا کسمائی تھی

سارہ نے اسے کے ہاتھ سے پین لیا تھا اور ڈائری میں ڈال کر رکھنے ہی لگی تھی پھر کیسی احساس کے تحت اس نے ڈائری پڑھنی شروع کی رات گہری ہوتی گئی اور دریہ نے جو راز سب سے چھپائے تھے وہ سارہ پر آج کی رات کھلتے گئے دریہ اسے بات سے انجان سکون سے سو رہی تھی

زاویار بیٹا مجھے آپ سے بات کرنی ہے

آمنہ بیگم نے زاویار کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تھا

جی بولیں ماما زاویار نے کھڑے ہوتے ہوئے ان کو جگہ دی

بیٹا آپ جب سے آئیں ہیں کمرے میں بند ہیں انھوں نے اس سے نظریں ملائے بغیر کہا تھا

وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ وہ دریہ کی وجہ سے کمرے میں بند ہے انھیں اپنے کیے پر افسوس ہوا تھا

ماما دریہ۔۔۔وہ کتنی پتھر ہو گئی ہے نہ میں نے اسے اتنی دفعہ کہا کہ ایک دفعہ میری بات سن لیں مگر وہ نہیں سنتی وہ میری طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتی اور جب اس کی نظریں مجھ سے ملتی ہیں نہ تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ مجھ سے آج بھی شکوہ کرتی ہے میں نے کیوں اسے دھوکہ دیا؟ اسے نے اپنا سر آمنہ بیگم کی گود میں رکھا تھا

بیٹا سب میری غلطی ہے میں نے چھوٹی سی بات پر اپنے بچوں کی زندگی تباہ کر دی بیٹا تم جانتے ہو مجھے دریہ کتنی عزیز ہے وہ بہت اچھی بچی ہے تم اپنے ماموں کو سب سچ بتا دو

انھوں نے اس دیکھتے ہوئے کہا

ماماوہ تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں اب دریہ کو مزید تکلیف نہیں دے سکتا ماموں کو میں

سب بتا دوں گا پر میں دریہ سے بھی معافی مانگنا چاہتا ہوں اور اس سے

شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا

مجھے کوئی اعتراض نہیں کاش پہلے بھی نہ کیا ہوتا

انھوں نے گہرا سانس لیا

ماما آپ شرمندہ مت ہوں بس دعا کریں دریہ مان جائے میں صبح ماموں پاس جاؤں گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارہ نے ڈائری بند کی اور دریہ کی طرف دیکھا

تو یہ بات تھی دریہ تم کسی کو کچھ کیوں نہیں بتاتی جب تم لندن آئی تب بھی بخار تھا

تمھیں میں نے پوچھا تم سے مگر تماری انا کسی کے سامنے نہ رونا کسی سے تکلیف شیئر نہ

کرنا کاش تم ہم پر اعتبار کرتی۔۔۔

دریہ کو اٹھتے دیکھ سارہ نے جلدی سے ڈائری سیڈ پر کی

سارہ تم ادھر؟؟؟اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا

ہاں تم سو رہی تھی میں فارغ تھی تو ادھر آ گئی پر تمھیں اٹھانا مناسب نہیں سمجھا تم کافی
تھکی ہو تھی سارہ نے اسے دیکھتے جواب دیا

یار تم بہت اچھی ہو دریہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

مجھے پتا ہے سارہ نے نظروں کا زاویہ بدلہ تھا(ابھی تمھیں پتا چل جائے کہ میں نے
تمھاری ڈائری پڑھ لی ہے تو تم میرا قتل کر دوں گئ)

کیا سوچ رہی ہو دریہ نے اس ہلایا

کچھ نہیں چلو اٹھو گھر چلو سب تمھارا انتظار کر رہے ہو گے سارہ نے اسے اٹھایا

پہلے تو دریہ کچھ سوچتی رہی پھر اٹھ کھڑی ہوئی

چلو میرے ساتھ ہی گھر چلو یار

اچھا کیا یاد کرو گئ چلتی ہوں پر یہ کیا ہے؟؟؟

سارہ نے ڈائری کی طرف اشارہ کیا

کچھ نہیں تمھیں پتا ہے نہ میں ڈائری لکھتی ہو وہی ہے دریہ نے اسے بغیر بات گھمائے جواب دیا

سارہ مسکرادی وہ جنتی تھی دریہ یہی جواب دے گئی اسے بات گھمانی کبھی نہیں آئی نہ وہ بات گھول مول کرتی تھی بس سادہ اور سیدھا سا جواب

چلو سارہ کہ کہنے پر دونوں باہر آئیں تھیں ابھی دریہ نے گاڑی سٹارٹ کی ہی تھی کہ اس کا فون بجا تھا

وہ کوئی غیر شناش نمبر تھا پر دریہ کو پتا چل گیا تھا یہ کس کا نمبر ہے وہ اس نمبر کو کیسے بول سکتی تھی

ان کو میرا نمبر کہاں سے ملا اف ففففف ابھی کل ہی تو اسے نمبر دیا تھا

اسلام وعلیکم ! کون ؟

وسلام زاویار سیدھا سا جواب آیا

مجھے بات کرنی ہے

پر مجھے نہیں کرنی دریہ نے سختی سے کہا تھا

میں ماموں کو سب سچ بتادوں گا بلکہ بتانے جا رہا ہوں

دریہ کو اس کی بات پر حیرت ہوئی تھی

نہیں آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے

میں کروں گا میں تمھیں مزید تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھ سکتا

اور میں اپنے بابا کو شرمندہ نہیں دیکھ سکتی زاویار رک جاہیں

سوری پر نہیں

اور دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا

دریہ نے گاڑی کی سپیڈ تیز کی تھی اس سے یہی سوچ پریشان کر رہی تھی کہ اس کے بابا سوچے گے کہ انھیں نے میرے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

اللہ جی میں چاہتی تھی بابا مجھ پر یقین کریں پر ایسے نہیں خود کریں اللہ جی ایسے نہیں پلیز اسے نہیں

اور سارہ حیران تھی کہ دریہ کو کیا ہوا

شاید یہ مجھے گھر نہیں لے کر جانا چاہتی

زاویار ساری رات صبح ہونے کا انتظار کرتا رہا اور صبح صبح ہی تیار ہو کر کمرے سے نکلا تو

امل اور شہریار اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے

بھائی آپ آج اتنی صبح تیار ہو کر کہاں جا رہے ہیں؟ امل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج آپ واک پر نہیں گئے اور اس وقت ان کپڑوں میں واک کرنے تو نہیں جا رہے ؟

نہیں بھائی آپ ایسا نہیں کر سکتے ؟ شہریار نے ڈرامائی انداز میں کہا تھا اور امل اور زاویار

نے اسے گھور کر دیکھا

تم کیا فضول بکواس کر رہے ہو ؟ انتہائی فضول حرکت تھی امل نے افسوس سے کہا تھا

بیٹھا تم کہاں ؟ آمنہ بیگم کچن سے نکلی تو اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھیں

ماما میں ماموں کے پاس جا رہا ہوں اور وہی سے آفس چلا جاؤں گا

پر ناشتہ تو کر لو

ماما آفس میں کر لو گا اچھا اللہ حافظ

بھائی کو کیا ہو گیا آج صبح صبح ماموں یاد کیسے آ گئی امل نے حیرانی سے شہریار اور آمنہ بیگم کو دیکھا

پتا نہیں اچھا تم ناشتہ کرو تمھیں تمھارے آفس چھوڑ کر گاڑی لے جاؤ گا یونی واپسی پر بابا کو ائیر پورٹ سے لینا ہے

اچھا فینلی بابا واپس آ گئے ایک مہینہ ہو گیا گئے ہوئے ہر دفعہ کچھ دنوں کا کہا کر جاتے ہیں اور اتنے دن لگا دیتے ہیں اب تو بابا کو آرام کرنا چاہیے بھائی بزنس سنبھال تو رہیں ہیں

اچھا امل آج بابا اپنی لاڈلی سے بھی ملیں گئے کتنا مزہ آئے گا نہ ویسے بابا مجھ سے زیادہ تو دیا سے محبت کرتے ہیں

وہ ہے ہی محبت کے لائق آخر دوست کس کی ہے امل نے گردن اکڑا کر کہا

تم دونوں ناشتہ کرو اب تمھاری آواز نا آئے آمنہ بیگم کب سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی ان کی آواز پر دونوں سیدھے ہوئے تھے

اسلام وعلیکم زوایار نے بلند آواز میں سب کو سلام کیا تھا وہ سب اسے اتنی صبح گھر دیکھ کر حیران ہوئے تھے

وعلیکم السلام بیٹا خیریت افتخار صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

جی ماموں آپ سے بات کرنی ہے

بولو انھوں نے اسے دیکھا جو کچھ پریشان لگ رہا تھا اس کا صبح صبح آنا ان کو بھی پریشان کر گیا تھا

ہاں بیٹا میرے ساتھ آؤ وہ اس کا اشارہ سمجھ گئے تھے

وہ دونوں لائبریری میں چلے گئے اور سب حیرت سے انھیں دیکھ رہے تھے

اچھا اسوہ میں جا رہا ہوا اسد کی آواز پر وہ سوچوں سے باہر نکلی تھی

جی اسد سب کو اللہ حافظ کہتا اسفی کو لے کر چلا گیا

ابھی اسد کو گئے کچھ لمحے ہی ہوئے تھے کی اسوہ کا فون بجا دریہ کا نمبر دیکھ کر وہ چونکی تھی

اسلام۔۔۔

وہ یہاں آیا ہے دریہ نے فوراً پوچھا تھا اور اسوہ کو فوراً پتا چل گیا تھا کہ وہ کس کا پوچھ رہی ہے

ہاں کیوں؟؟ اسوہ نے حیرانی سے پوچھا

اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون سی بات ہے

اسوہ وہ بابا کو سب بتا دے گا

کیا بتا دے گا دیا مجھے تمھاری بات سمجھ نہیں آ رہی ایسی کیا بات ہے جو تم اتنی پریشان ہو

اسوہ وہ بابا کو بتانے آیا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا تھا

کیا اسوہ کو خوش گوار حیرت ہوئی تھی

یہ تو خوشی کی بات ہے

کون سی خوشی اسوہ میں بابا کو شرمندہ نہیں دیکھ سکتی تمھیں پتا ہے وہ کتنا برا فیل کریں گے جب انھیں پتا چلے گا کہ انھوں نے مجھے اس جھوٹ کی سزا دی جو میں نے بولا نہیں تھا تم زاویار کو روکو

کیا بکواس کر رہی ہو تمھاری بے گناہی ثابت ہو رہی ہے اور تم کہا رہی ہو میں اسے روکو تمھارا دماغ ٹھیک ہے اسوہ کو اس کی بات سن کر حیرانی ہوئی تھی یہ کیا چیز ہے

بھاڑ میں گئی ایسی بے گناہی جس کے ثابت ہونے پر میرے بابا مجھ سے شرمندہ ہو تم اسے روکو ورنہ میں گاڑی کہی مار لو گئی اسوہ دریہ چیخی تھی

دریہ۔۔۔اسوہ کو اس کی بات پر جھٹکا لگا تھا

آی سیڈ سٹاپ ہیم

اچھا پلیز آرام سے

اسوہ لائیبریری کی طرف دوڑی تھی اور عائشہ بیگم نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا وہ اسوہ کے دور ہونے کی وجہ سے اس کی بات نہیں سن پائی تھیں

زاویار افتخار صاحب کے سامنے بیٹھا تھا اور دونوں کے درمیان آج پھر تین سال پہلے والی خاموشی حائل تھی

ماموں جان آج پہل زوایار نے کی تھی اس کے کانوں میں دریہ کی آواز گونج رہی تھی

آپ ایسا نہیں کر سکتے

آپ نے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟

میرا اور آپ کا ہر تعلق ختم

بولو بیٹا انھوں نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا

ماموں میں کوئی تمہید نہیں باندھوں گا ماموں میں آپ سے اور دریہ سے شرمندہ ہو

افتخار اس کی بات پر چونکے تھے

مطلب انھوں نے حیرانی سے پوچھا تھا

ماموں دریہ نے آپ سے جھوٹ نہیں بولا تھا میں نے بولا تھا میں اسے سے شادی کرنا

چاہتا تھا میں نے اسے کہا تھا آپ سے بات کرے میں نے اسے دھوکا دیا تھا

پر کیوں زاویار انھیں اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی

ماموں میں مجبور تھا ماما نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ اپنی جان لے لیں گی ماموں میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Reviews

کمزور ہو گیا مجھے ان کو سمجھانا چاہیے تھا مجھے آپ کو اور دریہ کو اعتماد میں لینا چاہیے تھا مجھے معاف کر دیں اس نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے اور اٹھ کر ان کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا تھا

نہیں بیٹا اٹھو میں تم سے ناراض نہیں ہو آمنہ تمھاری ماں ہے مجھے نہیں پتا اسے دریہ سے کیا مسلہ تھا جو اس نے تم سے ایسا کہا پر بیٹا ماں کے آگے اولاد مجبور ہو جاتی ہے جو اپنی ماں سے محبت نہ کرتا ہو وہ کیسی اور عورت سے کیسے محبت کر سکتا ہے؟ میں تو دریہ سے شرمندہ ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انھوں نے اس کو ساتھ لگتے ہوئے کہا تھا

ماموں آپ مجھے کیسے معاف کر سکتے ہیں مجھے برا بھلا کہیں اور آپ دریہ سے شرمندہ نہ ہو وہ تو مجھے مار دے گی

کیوں انھوں نے اسے دیکھا تھا

میں نے آنے سے پہلے اسے فون کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آپ کو سب بتا دوں گا اور وہ مجھے منع کر رہی تھی کیونکہ وہ آپ کو شرمندہ نہیں دیکھ سکتی وہ آپ سے بہت محبت

کرتی ہے بس دعا کر وہ مجھے معاف کر دے میں اس سے ابھی بھی محبت کرتا ہو

وہ اس کی بات پر مسکرائے

وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے تمھیں کیا لگتا ہے مجھے نہیں پتا تھا کہ تم دونوں ایک

دوسرے کو پسند کرتے ہو

وہ جھٹکے سے ان سے الگ ہوا تھا

مطلب آپ سب جاتے تھے

افتخار صاحب نے نفی میں سر ہلایا

نہیں بیٹا تمھارا تین سال گھر آنا کم کر دینا مجھ سے ملنے نہ آنا مجھے ہمشہ شک میں ڈالتا تھا کہ

دریہ سچ کہتی ہے پر پھر میں سوچتا تھا تم مجھ سے جھوٹ کیوں بولو گے۔۔۔

تو ماموں دریہ آپ سے جھوٹ کیوں بولتی

اس نے ان کی بات کاٹ کر کہا تھا

وہ اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے

تمھیں پتا ہے دریہ کو اس بات پر سب سے زیادہ غصہ آتا تھا پر مجھے اس پر یقین کرنا

چاہیے تھا وہ میری بیٹی ہے پر میں اسے سزا دیتا رہا میں نے اسے سب سے دور کر دیا پر

تمھیں پتا ہے وہ بہت صابر ہے اس نے کبھی مجھ سے شکوہ نہیں کیا وہ مجھے ہمشہ صرف

یہی کہتی تھی کہ میں نے آپ سے جھوٹ نہیں بولا پر میں نے اس پر یقین نہیں کیا پر

میں نے ان سب کے بعد بھی اس کی آنکھوں میں تمھارے نام پر ایک چمک دیکھی ہے

وہ اس کی طرف دیکھتے بولے تھے

ماموں مجھے معاف کر دیں سب میری وجہ سے ہوا آپ نے میری وجہ سے اس پر یقین

نہیں کیا زاویار نے ان کے ہاتھ تھم کر کہا تھا

کوئی بات۔۔۔۔

اسی وقت دروازہ کھلا تھا

زاویار اسوہ اندر داخل ہوئی

جی وہ اسے دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ اسے دریہ نے بتایا ہے آخر ان تینوں کے علاوہ اسوہ ہی تو

سب جانتی تھی

بھابھی میں بتا چکا ہو سب اب کوئی فائدہ نہیں اچھا ماموں چلتا ہوں وہ آٹھ کھڑا ہوا

زاویار وہ بہت غصے میں تھی اسوہ نے زاویار سے کہا تھا

مجھے پتا ہے ابھی آئے گئی اور تین سالوں کا غصہ نکالے گی

اس کی بات پر افتخار صاحب مسکرائے

وہ واقعی دریہ کو جانتا تھا

اسوہ نے سر ہلایا

تو وہ باہر بڑھ گیا

اسوہ بچے آپ آرام کروں آپ کی طبعیت نہیں ٹھیک

افتخار صاحب بھی باہر آئے تھے آج نے کے دلکو سکون ملا تھا وہ سچ جان گئے تھے

مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر انھوں نے خود سے کہا تھا

ابھی زاویار باہر ہی آیا تھا کہ دریہ کی گاڑی رکی تھی

اور وہ غصہ میں باہر آئی تھی

زاویار ابھی باہر آیا ہی تھا کہ دریہ کی گاڑی آکر رکی تھی اور وہ غصہ میں باہر نکلی تھی اس نے زاویار کو دیکھ لیا تھا اسی لئے تیز تیز قدم اٹھاتی اس کی طرف آئی تھی

آپ کو کیا مسلہ ہے؟آپ کیوں میری زندگی برباد کرنے کے درپر ہیں؟کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا؟دریہ نے افسوس سے کہا تھا

لیکن دیا میں تو صرف اپنی غلطی کا ازالہ چاہتا ہوں زاویار نے بے بسی سے کہا تھا کیا ہے یہ لڑکی

کس نے کہا آپ اپنی غلطی کا ازالہ کریں کیا آپ کے ازالے سے میری زندگی کے وہ تین سال واپس آجائیں گے نہیں زاویار اسی لئے مجھے معاف کردیں مت آیا کریں میرے سامنے کیوں مجھے تکلیف دیتے ہیں کیا ملتا ہے آپ کو؟دریہ چیختے ہوئے پیچھے ہوئی تھی

اور زاویار صرف اسے دیکھتا رہ گیا

لیکن دیا میں نے بھی تین سال تکلیف میں گزارے ہیں۔۔۔۔

نہیں زاویار نہیں آپ کے پاس سب تھے آپ کا ہر رشتہ تھا آپ کے پاس آپ کو نہیں

پتا اپنی ہر خوشی اور مشکل میں جب کوئی اپنا ساتھ نہ ہو تو کتنی تکلیف ہوتی ہے آپ کا ایک انکار صرف ایک انکار اس نے انگلی سے ایک کا اشارہ کیا آپ کے اس ایک انکار نے میری زندگی تباہ کر دی زاویار

وہ جنونی انداز میں چیخی تھی

اسی وقت افتخار صاحب باہر آئے تھے وہ دریہ کو دیکھ کر اس کے پاس آئے تھے پر وہ فوراً پیچھے ہوئی تھی

آپ نے بابا آپ نے بھی میرا یقین نہیں کیا آپ کو آج بھی اس شخص کے بتانے پر یقین آیا اس نے زاویار کی طرف اشارہ کیا تھا آنسو اس کا چہرا بھیگو رہے تھے

آپ کی نظر میں میں کتنی ناقابلِ اعتبار تھی بابا اس نے افسوس سے کیا تھا

امل اور شہریار باہر آئے تھے اور ان سب کو دیکھ کر انھیں کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا وہ فوراً اس طرف آئے تھے اور دریہ کو چیختے دیکھ کر امل نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا تھا

نہیں ضرورت مجھے آپ سب کی سیکھ گئی ہوں آپ سب کے بغیر رہنا اور آپ اس نے

زاویار کو مخاطب کیا تھا

آپ چلے جائیں یہاں سے اور خدارا میرے سامنے مت آیئے گا

اس نے زاویار کے آگے ہاتھ جوڑے تھے اور بنار کی اندر چلی گئی آج اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا آنسوؤں میں مزید روانی آگئی تھی وہ کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ لاک کیا تھا اور وہی بیٹھ گئی

دریہ کے جانے کے بعد امل اور شہریار نے حیرانی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر افتخار صاحب اور زاویار کو

زاویار نے ان دونوں کر گھر چلنے کا اشارہ کیا تھا اور وہ دونوں واپس مڑ گئے پر ان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کے بات کیا ہے

زوایار نے افتخار صاحب کو تسلی دی تھی

ماموں ابھی غصہ میں تھی ٹھیک ہو جائے گئ

وہ بھی چلا گیا تھا اور افتخار صاحب مڑے ہی تھے اسی وقت سارہ آئی تھی

اسلام و علیکم انکل اس نے انہیں سلام کیا تھا

انکل دریہ کہاں ہے میرے ساتھ ہی تھی پر اچانک پتا نہیں کیا ہوا کہ اس نے گاڑی کو جہاز بنالیا اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

اور افتخار صاحب مسکرا بھی نہ سکے

کیا ہوا انکل آپ پریشان لگ رہے ہیں اور دریہ کہاں ہے؟ سارہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

کچھ نہیں بیٹا اس کی طبعیت نہیں ٹھیک تم اندر آ وہ اسے لے کر اندر داخل ہوئے

پر ابھی تو ٹھیک تھی اچانک کیا ہوا سارہ حیران ہوئی تھی اور افتخار صاحب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ انھوں نے بہت فضول سا بہانا بنایا ہے

کچھ نہیں بیٹا تم اسوہ کے کمرے میں بیٹھو میں آتا ہوں وہ اسے اسوہ کے کمرے میں بیٹا کر چلے گئے

کیسی ہو سارہ؟ اسوہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

ٹھیک تم اب کیسی ہو؟

میں بھی ٹھیک دریہ نہیں آئی تمھارے ساتھ؟اسوہ نے حیرانی سے پوچھا تھا

وہ تو مجھ سے پہلے ہی آگئی تھی انکل کہہ رہے تھے کہ اس کی طبعیت نہیں ٹھیک پتا نہیں

وہ مجھے کچھ پریشان لگ رہے تھے سارہ نے اسوہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

اچھا تم بیٹھو میں خالہ کو دیکھتی ہو اور دریہ کو بھی

نہیں اسوہ تم انٹی کو دیکھو میں دریہ کے پاس ہو

جیسی تمھاری مرضی اسوہ نے سر ہلا کر کہا تھا اور اس کے ساتھ باہر آگئی وہ سمجھ گئی تھی

کہ کیا بات ہوئی ہے

زاویار نے گھر آکر آمنہ بیگم کو بلا کر امل اور شہریار کو سب بتا دیا تھا

بھائی آپ نے دریہ کے ساتھ اچھا نہیں کیا شہریار نے کہا تھا

مجھے پتا ہے زاویار نے سر جھکا کر کہا تھا

ماما میں دریہ کے پاس جا رہی ہو امل کھڑی ہوئی تھی

امل زاویار نے اسے روکا تھا

بیٹا آپ مجھ سے ناراض ہو گئی ہو اس نے امل کے آگے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا

نہیں بھائی مجھے نہیں پتا پر مجھے دریہ کے پاس جانا ہے وہ کبھی ایسے نہیں کرتی بلکل غصہ نہیں کرتی پر مجھے آج وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی

ہاں پر آپ نے اور ماما نے ٹھیک نہیں کیا اس نے آمنہ بیگم کی طرف دیکھا تھا

ماما آپ نے ایک چھوٹی سی بات کو اتنا بڑا بنا دیا ماموں آپ سے اتنا پیار تو کرتے ہیں پھر بھی آپ ممانی کی وجہ سے اتنی انسیکیور تھی حالانکہ ممانی اتنی اچھی ہیں اور دریہ اس سے تو آپ بھی اتنا پیار کرتی ہیں وہ ہمشہ سے سب کی لاڈلی رہی پر کسی نے اس کے ساتھ اچھا نہیں کیا بچپن سے اسے اتنا پیار ملا اور جب اسے ضرورت پڑی تو ہم سب نے اسے چھوڑ دیا

آمنہ بیگم نے بے بسی سے اپنی بیٹی کو دیکھا جو آج ان سب کو آئینہ دیکھا رہی تھی

نہیں ماما میں صرف آپ کی نہیں سب کی بات کر رہی ہوں اپنی بھی میں نے صرف

اس ضد میں کبھی اس سے رابطہ نہیں رکھا کہ وہ مجھے بتائے بغیر چلی گئی تھی میں چاہتی تو اس کا نمبر کسی سے بھی لے سکتی تھی پر میں نے کوشش ہی نہیں کی خیر غلطی ہم سب کی ہے

شہریار تم بابا کو ائیر پورٹ سے لے آنا اتنا کہا کر وہ چلی گئی

وہ گھر میں داخل ہوئی تھی تو عائشہ بیگم سے پوچھ کر اوپر آگئی

NEWERAMAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کو لگتا ہے مجھے کچھ نہیں پتا پتا نہیں یہ سب کیا سمجھتے ہیں بڑوں کو عائشہ بیگم نے امل کو سیڑھیاں چڑھتی دیکھ کر سوچا تھا

امل اوپر آئی تو سارہ اور اسوہ کمرے سے نکلی تھی

تم کہاں امل نے سارہ سے پوچھا

مجھے پتا ہے تم کیوں آئی ہو جاؤ دونوں اس کے پاس میں خالہ کے پاس ہوں

اسوہ ان کو کہتی نیچے آگئی

کچھ نہیں انکل نے بتایا دریہ کی طبعیت خراب ہو گئی اچانک سارہ نے طبعیت اور اچانک پر زور دیا تھا

چلو بھئی ان دونوں نے دروازہ بجایا تھا پر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا

دریہ دروازہ کھولو امل بولی تھی

توڑی دیر بعد دروازہ کھلا تھا دریہ نے دونوں کو دیکھا تھا

تمھیں کیا ہوا اچانک سارہ نے اس سے پوچھا تھا جس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں سر میں درد ہے

اچھا دریہ تم بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے امل نے کہا تھا

سوری مجھے تمھارے سامنے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی دریہ نے سر جھکا کر امل سے کہا تھا

دریہ امل نے بھرائی آواز میں کہا تھا

دریہ نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا

میں نے تمھیں تو کچھ نہیں کہا دریہ نے اسے ساتھ لگایا تھا کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟

سارہ نے بھی حیرت سے امل کو دیکھا تھا

دریہ بھائی نے مجھے سب بتا دیا!!!! انھوں نے اچھا نہیں کیا تمھارے ساتھ

امل نے روتے ہوئے کہا تھا اور دریہ جھٹکے سے لگ ہوئی تھی

امل تمھارا بھائی کیوں میرا تماشا بنا رہا ہے سب کے سامنے دریہ نے سر پکڑ لیا تھا

دریہ اگر وہ اپنی غلطی تسلیم کر کے تم سے معافی مانگ رہے ہیں تو یہ اچھی بات نہیں

سارہ نے کہا تھا

اور دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ اسے تو اپنی باتوں میں نظر انداز کر گئیں تھیں

پر اسے کیسے پتا کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں

کیا مجھے سب پتا ہے سارہ نے کہا تھا

دریہ تم نے اسے سب بتا دیا اور میں اس قابل نہیں تھی کہ تم مجھ سے بھی کچھ شیئر کرتی

امل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا جیسے یقین نہ آیا ہو

لیکن میں نے اسے نہیں بتایا دریہ نے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے ہی جواب دیا تھا

ہاں اس نے مجھے نہیں بتایا سارہ مطمئن سی ان دونوں کے پاس آئی تھی

پھر امل نے پوچھا تھا

سارہ نے دریہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی پھر وہ اٹھ کر دریہ سے تھوڑی دور ہوئی اور اپنے بچاؤ کے لیے پاس سے تکیھا اٹھایا تھا دریہ کا کوئی بھروسہ نہیں وہ کچھ بھی دے مارے گئ

وہ دونوں حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسے دیک رہی تھیں

سوری دریہ کل رات غلطی سے یار واقعی میرا کوئی ارادہ نہیں تھا میں نے تمھاری ڈائری پڑھ لی تھی سارہ نے معصومیت سے کہا تھا

امل نے بھی دریہ کو دیکھا تھا

تم نے میری ڈائری پڑھ لی دریہ کو صدمہ ہوا تھا

کیا تم نے میری ڈائری پڑھ لی اگلے ہی لمحے وہ چیخی تھی

دریہ آرام سے امل نے اسے پکڑا ورنہ وہ سارہ کا گلا دبا دیتی

تم نے کیسے ؟ کیوں ؟

www.neweramagazine.com

سوری نہ سارہ نے کان پکڑے تھی

تم۔۔۔تم دریہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے کیا کہے

ہاں میں نے ناشتہ نہیں کیا سارہ نے مسکین سی شکل بنائی تھی

آو تمھیں ناشتہ کرواوں دریہ نے غصے سے کہا تھا

نہیں نو نیڈ جان میں خود کر لو گئی

اور اس کے انداز پر امل ہنس پڑی تھی اور دریہ نے افسوس سے اسے دیکھا تھا

دریہ نے امل اور سارہ کو یہ کہہ کر بھیج دیا تھا کہ میرے سر میں درد ہے تم دونوں ناشتہ کر لو مجھے نہیں کرنا

ان دونوں نے اس کی شکل دیکھی تھی جس پر تھکاوٹ عیا تھی اور دونوں اس کے ذہنی اضطراب سے باخوبی واقف تھیں اسی لئے بغیر کسی قسم کی بعث کیے وہ دونوں چلیں گیں تھیں

ان کے جانے کے بعد دریہ نے سر درد کی دوا لی تھی اور سونے لیٹ گئی پر آج نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی

وہ باتیں جو میں نے سب سے چھپائی آپ نے کتنی آرام سے ان کا اشتہار لگا دیا زاویار
میں اپنے بابا کو مناتی رہی ان کو یقین دلاتی رہی کہ میں نے سچ کہا تھا پر ان کو آپ پر یقین
تھا میرے اتنے آنسوؤں نے ان پر اثر نہ کیا اور آپ کے ایک جملے ایک اقرار سے انھیں
یقین آ گیا کتنے قابلِ اعتبار ہیں آپ ان کی نظر میں اور میں کتنی نا قابلِ اعتبار

آنکھوں سے آنسو نہ جانے کب نکل آئے تھے اس نے انہیں بے دردی سے رگڑا تھا
مگر وہ باہر آنے کو پھر تیار تھے

جب آپ کا دل کیا آپ نے مجھے چھوڑ دیا اور جب دل کیا مجھ سے محبت کے دعویدار
بن گئے نہیں زاویار میں کوئی کھلونا نہیں ہوں انسان ہو میرے جو کوئی جذبات کوئی
احساسات نہیں ہاں شاید آپ کی نظر میں واقعی میں انسان نہیں ہو آپ خود کو پتا نہیں
کیا سمجھتے ہیں۔۔۔۔

اور وہ سوچتے سوچتے نہ جانے کب سو گئی

بھائی اس نے رو رو کر اپنی آنکھیں سوجھوا لیں ہیں امل دریہ کے پاس سے آنے کے بعد زاویار کے سامنے بیٹھی تھی وہ کبھی دریہ کا بتاتی اور کبھی کہتی

بھائی آپ نے کیوں کیا اس کے ساتھ ایسا؟

اور زاویار کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا شہریار روحیل صاحب کو لینے ائیر پورٹ گیا تھا اور کچھ دیر میں آنے والا تھا آمنہ بیگم تیاری میں مصروف تھیں

تھوڑی دیر بعد جب انھوں نے باہر جھانکا تو دونوں کو باتیں کرتا دیکھ سمجھ گئیں کہ ان کی گفتگو کا موضوع کیا ہے انھیں اپنے کیے کا مزید افسوس ہوا

امل اور زاویار اٹھو دونوں تمھارے بابا آنے والے ہیں انھوں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا

جی ماما وہ دونوں فوراً کھڑے ہوئے اور اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے

کچھ دیر بعد شہریار روحیل صاحب کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا اس نے اس قدر اونچی آواز میں سلام کیا تھا کہ امل کمرے میں سے ڈھاری تھی

لگ گیا پرا آتی ہوں نیچے اس کے جواب پر روحیل صاحب ہنس دیے اور زاویار بھی باہر آکر

روحیل صاحب سے ملا تھا

کیسے ہو؟انھوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا

بکل ٹھیک زاویار نے الگ ہوتے ہوئے جواب دیا

اور۔۔۔۔

اسی وقت امل آئی تھی

باباجان کیسے ہیں آپ؟میں نے آپ کو اتنا زیادہ مس کیا وہ ان کے ساتھ لگتی بولی تھی

وووو بھئی پر میں نے تو سنا تھا میری دوسری بیٹی بھی آگئی ہے پھر بھی تم نے مجھے مس کیا

انھوں نے مسکراتے ہو محبت سے دریہ کا ذکر کیا تھا وہ بھی انھیں امل کے جیسی عزیز تھی

باباوہ بہت بدل گئی ہے ہر وقت کاموں میں الجھی رہتی ہے بلکہ بدلی کہا بدل دی گئی ہے

اس نے شکوہ کناں نظر زاویار اور کچن سے آتی آمنہ بیگم پر ڈالی تھی

وووتو آپ کو سب پتا چل گیا انھوں نے سوچتے ہوئے اسے دیکھا تھا

جی بابا آج ہی چلا بھائی نے سب بتادیا

چلو کوئی بات نہیں ہم مل کر اسے ٹھیک کر لیں گے دوبارہ انھوں نے مسکراہٹ دباتے ہوئے زاویار کی طرف دیکھا اور امل کچھ کچھ تو سمجھ گئی تھی

بیگم آپ کا ہم سے پردہ ہے؟ انھوں نے آمنہ بیگم سے کہا تھا جو وہی دروازے کے پاس کھڑی ہوئی تھیں

مانا آپ نے دریہ کے ساتھ غلط کہا لیکن آپ میری شریکِ حیات ہیں اور آپ نے مجھ پر اعتبار کر کے مجھے سب سچ بتا دیا تھا پھر میں کیسے اس آپ کا یقین توڑ دوں انھوں نے سوچا تھا وہ جانتے تھے وہ شرمندہ ہیں

شام کو دریہ سے بھی ملتے ہیں انھوں نے امل کو دیکھتے کہا تھا جس نے ان کی بات پر اثبات میں سر ہلایا تھا

دوا کا اثر تھا کہ دریہ اسوہ کے اٹھنے پر اٹھی تھی

کیا ٹائم ہو رہا ہے دریہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھا تھا

جناب 3 بجنے والے ہیں آپ خاصی دیر سوئی ہو

ووونو میری ڈیوٹی تھی 1 بجے اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

آرام سے سارہ کہارہی تھی تم نے نائٹ ڈیوٹی دی ہے تو وہ ایڈ جسٹ کے گئ

اچھا دریہ پر سکون ہوئی تھی وہ گئ کب؟

وہ صبح امل کے ساتھ چلی گئ تھی

ناشتہ کیا تھا؟ دریہ نے افسوس سے پوچھا وہ تو بھول گئ تھی

نہیں کہارہی تھی گھر جا کر کرے گئ انکل کے ساتھ

سہی دریہ واش روم کی طرف بڑھی

دریہ روحیل انکل آگئے ہیں ت۔ چلو گئ

وہ فوراً مڑی تھی

سچی خوشی سے پوچھا گیا

مچی اسی کے انداز میں جواب آیا

دیکھو اسوہ تم مذاق تو نہیں کر رہی نہ دریہ نے مشکوک نظروں سے دیکھتے کہا تھا

کیا ہو گیا اب ایسی بھی کوئی بے یقینی والی بات نہیں کہ تمھیں یقین ہی نہ آئے اسوہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا اور دریہ اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑی اسوہ نے اسے دیکھا تھا اور دل سے دعا کی تھی کہ آنے والی زندگی میں بھی وہ ایسے ہی مسکراتی رہے

نہیں یار واقعی ایسی بے یقینی والی بات نہیں پر تمھیں پتا ہے نہ بابا کہ بعد میں سب سے زیادہ روحیل انکل سے پیار کرتی ہو وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں انھوں نے کبھی مجھ میں اور امل میں فرق نہیں کیا بلکہ میں انھیں امل سے بھی زیادہ عزیز ہوں

دریہ نے فخر سے کہا تھا

ہاں بھئی یہ تو ہے روحیل انکل تم سے بہت پیار کرتے ہیں پر جناب آپ کا یہ بھائی بھی آپ سے بہت پیار کرتا ہے میری جان اسد نے اندر آتے ہوئے کہا تھا

تو میں بھی اپنے بھائی سے بہت پیار کرتی ہوں آپ تو میرا غرور ہیں بھائی اور میں اپنی بھابھی سے بھی بہت پیار کرتی ہوں دریہ نے اسوہ کی طرف دیکھتے کہا تھا

ہاں جی ہمیں پتا ہے اچھا اسوہ اسفی کا یونیفارم چینج کر دو اسد نے دریہ اور اسوہ دونوں کو

مخاطب کیا تھا

اور سنوں اسوہ کو اٹھتے دیکھ اسد نے اسے روکا تھا

اب تم مجھے چلتی پھرتی نظر نہیں آو گئی اسوہ یار تمھیں آرام کرنا چاہیے پر تم سارے گھر میں گھوم رہی ہو ماما بتا رہی تھی کھانا بھی نہیں کھایا کیوں؟

اسد نے اسوہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا اور اسوہ اس کی اپنے لئے اتنی فکر دیکھ کر مسکرا دی

بھائی آپ کا انتظار کر رہی تھی دریہ نے شرارت سے کہا تھا

وووے تم چپ فلحال میں اپنی بیوی سے مخاطب ہو اسد نے بھی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا

جی جناب آپ میرا انتظار کر رہی تھیں چلو بھئی آج میں اپنے ہاتھوں سے تمھیں کھلاؤں گا آخر تم میرا اور میرے گھر والوں کا اتنا خیال رکھتی ہو اسد نے اسے دیکھا جس کا چہرا اب شرم سے سرخ ہونے کو تھا

بھائی مجھے بھی کھلائیں گے نہ دریہ نے معصومیت سے کہا تھا

نہیں بھئی تم کیوں کباب میں ہڈی بن رہی ہو اسد نے مضنوعی خفگی سے اسے دیکھا تھا

ووووووجاسمرن جے لے اپنی زندگی دریہ نے اسوہ کو دیکھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا تھا اور اسوہ تو منہ کھولے اسے دیکھنے لگی جو اسد کے ساتھ اپنی ہر پریشانی بولی بیٹھی تھی وہ دونوں ایسے ہی تھے دوسروں کا احساس کرنے والے اور دریک بھی یقیناً اسی لئے اسد کے سامنے خود کو خوش ظاہر کر رہی تھی

اب وہ کسی بات پر اسد سے بعث کر رہی تھی اسوہ نے محبت سے اسے دیکھا تھا

بھائی اپنی بیگم کو کہے جائے بھئی اسفی انتظار کر رہا ہو گا اور تم کیا مجھے کچا کھاؤ گئی کیوں ندیدوں کی طرح دیکھ رہی ہو وہ اسد کو کہتے کہتے اسوہ سے مخاطب ہوئی تھی

بھئی کبھی ہمیں بھی اسے دیکھ لیا کرو اسد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

اور اسوہ اس کی بات پر خجل سے ہوتی باہر چلی گئی

پتا نہیں دونوں بہن بھائی کو کیا ہو گیا آیک جیسے ہیں دونوں

اور اس کی بات پر پیچھے سے دونوں کا قہقہہ گونجا تھا

ہاں بھئی اسوہ کے جانے کے بعد دریہ کھڑی ہوئی تھی جب اسد اس کے سامنے آیا

کل کیا ہوا تھا اچانک کہاں گئی تھی تم؟

ایسی سوال سے تو وہ بچنا چاہتی تھی پر بھائی افففف

کہی نہیں بھائی ہسپتال گئی تھی سارہ نے کال کی تو تھی

اور یہ اچانک ہسپتال میں کیا ہوا تھا اسد نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تھا

بھائی میں ڈاکٹر ہوں بھئی ایمر جنسی بھی ہو جاتی ہے دریہ کو فوراً مناسب بہانا سوجھ گیا تھا

دریہ تم کیا چھپا رہی ہو دیکھو تمھیں جھوٹ بولنا نہیں آتا اور مجھ سے تو بلکل نہیں اسد بھی اسے کا بھائی تھا

بھائی آپ کو کیسے پتا چلتا ہے دریہ نے تاسف سے اسے دیکھا تھا اور اسد مسکرا دیا

بیٹا آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں آپ سے یا بابا سے بات نہیں کرتا تو مطلب مجھے کچھ نہیں

پتا میری جان مجھے سب پتا ہے میں کب سے یہ محسوس کرر ہا ہوں کہ آپ کے اور بابا

کے درمیان کوئی ناراضگی ہے بس یہ نہیں پتا تھا کہ کون کس سے ناراض ہے پر کل

جب آپ غصے سے گئی تو مجھے پتا چل گیا کہ بابا آپ سے کسی بات پر ناراض تھے اور کل

آپ کی برداشت جواب دے گئی اور آپ ان سے کیسی قسم کی لڑائی کرنا نہیں چاہتی

تھیں اس لئے ہسپتال چلی گئی

وہ بول رہا تھا اور دریہ حیران تھی

واقعی بھائی مجھے بہت اچھے سے جنتے ہیں ان کے اندازے کتنے ٹھیک ہیں میں واقعی ان سے کچھ نہیں چھپا سکتی دریہ نے سوچا تھا

اب بتائیں دیا بیٹا کیا بات ہیں تین سال میں خاموش رہا ہو آپ کا بیمار ہونا پھر اچانک چلے جانا ہم سب کے کہنے پر واپس نہ آنا اور بابا کی ایک کال پر چلے آنا کل ان سے جھگڑنا دیکھو یہ مت کہنا کوئی بات نہیں آج سب بتادو اپنے بھائی کو

اور دریہ نے ایک پل میں فیصلہ کیا تھا اور سب اسد کو بتادیا

باباجان آپ اب آرام کرلے پھر ہم دریہ کے پاس جائے گے اس کی طبعیت بھی نہیں ٹھیک امل نے روحیل صاحب کو کہا تھا

کیوں بھئی کیا ہوا دیا کو انھوں نے تشویش سے پوچھا تھا

کچھ نہیں بابا اس کے سر میں درد تھا اور کوئی خاص بات نہیں اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تھا شہریار اور آمنہ بیگم ان دونوں باپ بیٹی کو دیکھ رہے تھے جب کہ زاویار پوری توجہ سے کھانا کھا رہا تھا جیسے اس سے ضروری کوئی کام نہ ہو

وووو چلو کوئی نہیں خیر سے ڈاکٹر ہیں تم فکر نہ کرو بیٹا اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان نہیں ہوتے انھوں نے اسے تسلی دی تھی

بلکل ٹھیک کہا رہے ہیں بھائی افتخار صاحب عائشہ بیگم کے ساتھ اندار داخل ہوئے تھے اسفی فوراً سے امل کی گود میں چڑھ گیا تھا روحیل صاحب اسے دیکھ کر مسکرائے اور اٹھ کر ان دونوں سے ملے تھے

کیسے ہو روحیل؟ افتخار صاحب نے پوچھا تھا

بھائی جان میں تو ٹھیک آپ بتائیں اور اسد کہاں ہے؟

ابھی آیا تھا اور آپ جانتے ہیں جناب دریہ کے کمرے میں گئے تھے کہا رہا تھا آپ لوگ جائے میں دریہ اور اسوہ کو لے کر آتا ہوا انھوں نے تسلی سے جواب دیا تھا

بھائی بھابھی مجھے آپ سے بات کرنی ہے؟ روحیل صاحب نے ان دونوں کو دیکھتے کہا

تھا

انھوں مے آمنہ بیگم کو دیکھا تھا جنہوں نے سر ہلا کر رضامندی دی تھی وہ جانتی تھیں

کہ روحیل کیا بات کرے گے وہ آنے سے پہلے ہی انھیں بتا چکے تھے

انھوں نے بچوں کو اشارہ کیا تو وہ تینوں اٹھ کر باہر چلے گئے

کیا بات ہے بھائی اب کی بار عائشہ بیگم بولیں تھیں

بھابھی میں آپ سے دریہ کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہو

ان کی بات پر افتخار صاحب نے حیرانی سے عائشہ بیگم کو دیکھ تھا

بھائی ہم سب جانتے ہیں جو پہلے ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا میں آپ سے بہت شرمندہ ہو

مجھے معاف کر دیں آمنہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا

آمنہ ایسی بات نہ کرو تم مجھ سے چھوٹی ہو اور ویسے بھی تم اپنی غلطی تسلیم کر رہی ہو یہ

کافی ہے اور غلط تو ہم سب نے کیا وہ بھی دریہ کے ساتھ اور مجھے اس کے ساتھ ایسا نہیں

کرنا چاہیے تھا بیٹی تھی وہ میری مجھے اس پر یقین کرنا چاہیے تھا

بھئی کیا مطلب بیٹی تھی اللہ کا شکر ابھی تو زندہ ہو جب مر وگئی تو پھر تھی کر لیجئے گا آپ

سب

دریہ کی آواز پر وہ سب چونکے تھے وہ لاونج کے دروازے کے ساتھ کھڑی مسکرا کر انھیں دیکھ رہی تھی اس کے آخر جملے پر وہ سب ساکت ہوئے تھے اور اس نے زبان دانتوں تلے دی تھی

سوری میں غلطی سے بول گئی اس نے آگے بڑھ کر روحیل صاحب سے سلام لی تھی

بیٹا سوچ کے بولتے ہیں روحیل صاحب نے ٹوکا تھا

جی پر یہ تو حقیقت ہے مرنا تو سب نے ہے دریہ نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا

بیٹا کیا مرنے کی باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو اللہ تمھیں صحت دے عائشہ بیگم نے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا

آمین سب نے کہا تھا

واجی وا آج تو بڑی دعائیں مل رہی ہیں اس نے مسکراہٹ دباتے سب کو دیکھا تھا

خیر یہ تو بتائیں یہاں کون سی میٹنگ ہو رہی ہے میں نے امل سے آپ سب کا پوچھا تو کہنے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر بڑوں کے راز و نیاز چل رہے ہیں

وہ اسد کے ساتھ آئی تھی اور ان سب کے منع کرنے کے باوجود بھی اندر آگئی کیونکہ

اسے پتا تھا کوئی اسے کچھ نہیں کہے گا اور وہی ہوا تھا

بابا وہ اچانک افتخار صاحب سے مخاطب ہوئی تھی

جی بیٹا اتنے عرصے بعد اس نے انھیں پورے حق سے آواز دی تھی کہ بابا میری بات

سنے گئے

صبح کے لئے سوری اس نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا تھا

کوئی بات نہیں پر ہمیں آپ سے بات کرنی ہے

افتخار صاحب نے سب کی طرف دیکھا تھا جو دریہ کو ہی دیکھ رہے تھے

جی بولیں

بیٹا جو بھی ہوا اس کے لئے آپ ہم سب کو معاف کر دو میں نے زاویار۔۔۔۔آمنہ

بیگم بولیں تھیں

پھوپھو بس کریں مجھے پتا ہے اب بھول جائیں سب آپ بڑے ہیں کوئی بات نہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا دراصل ہم چاہتے ہیں کہ تمھاری شادی زاویار سے ہو جائے روحیل صاحب کی بات

پر وہ ایسے اچھلی تھی جیسے کرنٹ لگی ہو

کیا!!!!

کیا!!!! آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں یہ دریہ نے افسوس سے کہا تھا

لیکن بیٹا آمنہ بیگم نے اسے تھامنا چاہا ہے پر وہ اچانک پیچھے ہوئی تھی

نہیں پھوپھو کوئی لیکن نہیں آپ سب نہیں جانتے زاویار نے میرے ساتھ کیا کیا تھا اور

بابا آپ آپ مجھے بتائے میری کیا حیثیت ہے آپ کو وہ مجھ سے زیادہ عزیز ہیں آپ نے

انھیں فوراً معاف کر دیا اور اب آپ سب چاہتے ہیں میں اس شخص سے شادی کر لو

جس نے میری زندگی تباہ کر دی نہیں بابا میں نے آپ سب کو اسے لئے معاف کر دیا

کیونکہ آپ بڑے ہیں میں آپ کو شرمندہ نہیں دیکھ سکتی لیکن میں یہ نہیں کر سکتی اس

نے افتخار صاحب کو دیکھا تھا

وہ سب جانتے تھے کہ وہ آسانی سے نہیں مانے گئی مگر اتنا شدید انکار

بیٹا افتخار صاحب کی آواز ابھری تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا آپ تو میرا تماشہ نہ بنائے بس کر جائے آپ سب اس نے انھیں دیکھتے کہا تھا اور غصے میں وہاں سے چلی گئی

افتخار صاحب نے اپنا سر پکڑ لیا تھا

بھائی آپ پریشان نہ ہو اس کا یہ ہی ری ایکشن ہونا تھا ہم نے بھی تو اچانک اس سے بات کر دی اسے تھوڑا وقت دینا چاہیے تھا

روحیل میری بیٹی نے جو شکوے مجھ سے ان تین سالوں میں نہیں کیے تھے وہ آج کر گئی ہے اور وہ صحیح کہہ رہی ہے میں نے زاویار کو فوراً معاف کر دیا اور اسے تین سال سزا دی پر میں اسے کیسے سمجھاؤں کہ میں نے اسے اسی لئے بھی باہر بھیجا تھا کہ میں اسے زاویار سے دور کرنا چاہتا تھا کہی نہ کہی مجھے اپنی بیٹی پر یقین تھا روحیل پر مجھے اس پر پورا اعتبار کرنا چاہیے تھا ساری زندگی میں نے اسے سیکھایا کہ ہر رشتے میں عزت ضروری ہے اور عزت سے بھی ضروری اعتبار ہے کیونکہ جہاں اعتبار ہوگا وہی عزت ہو گئی اور میں نے اس پر اعتبار ہی نہیں کیا اسے اکیلا چھوڑ دیا روحیل میں نے کیا کر دیا

بھائی سب میری غلطی ہیں معاف کر دے مجھے آمنہ بیگم نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے

نہیں آمنہ تم سے زیادہ میری اور زاویار کی غلطی ہے بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے جو دریہ چاہیے گئ اب وہی ہو گا

افتخار صاحب اٹھے تھے تو انھوں نے عائشہ بیگم کو اشارہ کیا تھا وہ بھی ان کے ساتھ ہی باہر آئی تھیں

اسد دریہ اور اسوہ کے ساتھ آیا تھا اور شہریار نے ان کو باہر ہی روک لیا تھا

بھائی آپ اندر نہیں جا سکتے ممنوع علاقہ ہے اس نے دریہ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا

کیوں بھئی اندر کیا ہوا اور خیر آج تو میں کچھ لوگوں کا دماغ درست کرنے آیا ہوں اسد نے زاویار کو دیکھتے کہا تھا جو اس کی بات پر چونکا تھا اور اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر اس کی نظر دریہ پر پڑی تھی جو شہریار سے لڑ رہی تھی

تو اس نے اسد کو بتا دیا زاویار نے گہری سانس لی تھی

ہاں ویسے کیوں نہ بتاتی زاویار میاں تم بھی تو سب کو بتا رہے ہو اب تو تمھیں اسد سے

اللہ ہی بچائے

اسد ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہ تھا بلکہ دیکھ کب گھور رہا تھا

بھائی میں اندر جا رہی ہو دریہ نے اسد کو دیکھ کر کہا تھا

وہ ائے امل کہاں ہے اس نے رکتے ہوئے شہریار سے پوچھا تھا

اندر کھانے کو کچھ لینے گئی ہے اس نے دانت دیکھائے

بھوکے انسان دریہ بڑبڑتی ہوئی اندر چلی گئ

اس کے جانے کے بعد امل باہر آئی تھی اور اسوہ اس کے ساتھ باتیں کرتے لان میں چلی گئی تھی اور شہریار بھی ان کے پیچھے ڈورا تھا

ہاں تو کیا خیال ہے تمھارا ان کے جانے کے بعد اسد زاویار سے براہ راست مخاطب ہوا تھا

کس بارے میں اس نے انجان بنتے ہوئے پوچھا تھا

ایسا کرنا کل تم میرے افس آنا میں بتاؤں گا کہ کس بارے میں اسد نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا

اسد بات کیا ہے

کیمینے انسان اسد نے ایک ٹھپر اسے لگایا تھا اسوہ وغیرہ دور ہونے کی وجہ سے دیکھ نہیں پائے تھے

میں تمھارا کچھ نہیں چھوڑوں گا تم نے میری بہن کے ساتھ جو کیا اس کا حساب میں تم سے لوگا

لیکن اسد وہ

سٹ اپ دریہ مجھے پہلے بتاتی تو میں تمھیں پوچھتا اور تم کتنے گھٹیا انسان ہوں تمھیں اس کے سامنے آتے شرم نہیں آتی اسد نے غصے سے لال ہوتے ہوئے کہا تھا

اسد میں مجبور تھا

بکواس نہ کرو تم کمزور تھے تمھیں چاہیے تھا تم مجھے دریہ کو بابا کو اعتماد میں لیتے مگر تم نے تو میری بہن کو جھوٹا کہہ دیا تمھیں شرم نہیں آئی زاویار اسد نے غصے سے مٹھیاں بینچی تھیں

اسی وقت دریہ باہر آئی تھی اوران سب پر نظر ڈالے بنا چلی گئی وہ سب چونکے تھے

تمھیں تو میں سیدھا کرو گا اسد نے غصے سے کہا تھا اور دریہ کے پیچھے گیا تھا

چلو اسوہ کو لے کر آنا

دریہ

اس نے دریہ کو آواز دی تھی جس نے اس کی پکار کا کوئی جواب نہیں دیا تھا

اسد نے اسے پکڑا تھا اور وہ اس کے سینے سے لگی رونے لگی تھی

دریہ----

وہ حیران سا اسے دیکھ رہا تھا ابھی تو وہ ٹھیک تھی

بھائی بابا وہ میرے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں وہ تو ہمشہ مجھ سے پیار کرتے تھے پھر

انھوں نے زاویار پر یقین کیوں کیا؟ اور وہ سب چاہتے ہیں کہ میں زاویار سے شادی کر لو

بھائی مجھے ان کو دیکھنا بھی نہیں ہے بھائی دریہ نے روتے ہوئے کہا تھا

اسد نے ہونٹ بھینچے تھے اور دریہ کو اپنے حصار میں لے کر اس کے کمرے میں آیا تھا

اس کو بیٹھا کر جگ سے پانی گلاس میں ڈالا اور دریہ کے آگے کیا تھا جیسے وہ تھم گئی

بیٹا تم پریشان نہ ہو جو تم چاہو گی وہی ہو گا اسد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

دریہ نے انسو صاف کیے تھے اور سر ہلایا تھا دل کو تسلی ہوئی تھی کہ ابھی اس کا بھائی ہے

جو ہمشہ اس کے ساتھ کھڑا رہے گا

اب تم آرام سے سو جاؤ اور بلکل فکر نہیں کرنی میرے بچے نے وہ اسے کہتا مڑا تھا اور

دریہ نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا

بھائی آپ مجھے نہیں چھوڑے گے گا اسد اس کے سوال پر مسکرایا تھا اسے ہمیشہ یقین

چاہیے ہوتا تھا اور اسفی نے بھی یہ عادت دریہ سے ہی لی تھی

بیٹا آپ فکر نہیں کرو میں ہمشہ اپنی دیا کا ساتھ دو گا مجھے یقین ہے بیٹا آپ پر چلو شاباش

اب نہیں رونا اسد نے اس کے انسو صاف کیے تھے اور باہر چلا گیا

چھوڑوں گا تو میں اس زاویار کو بھی نہیں اس نے میری بہن کو کیا سمجھا ہوا ہے اور بابا وہ

نیچے آیا تو وہ سب لاونج میں بیٹھے تھے

بابا آپ دریہ کو کیوں تکلیف دے رہے ہیں وہ آپ کی بیٹی ہے اسد کی بات پر افتخار

صاحب نے سر اٹھایا تھا

مجھے پتا ہے اور تمھیں کیا لگاتا ہے میں اس کا بھلا نہیں چاہتا

بابا ایسی بات نہیں ہے پر آپ اس کے سامنے زاویار کو امپوٹنس دینے لگے ہیں پہلے آپ نے اس کی بجائے زاویار کی بات پر یقین کیا جبکہ آپ جانتے ہیں اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اسے بولنا ہی نہیں آتا اور اب اب آپ چاہتے ہیں کہ وہ زاویار سے شادی کر لے آخر میں سے نے سختی سے اپنی مٹھیاں بینچی تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زاویار سامنے ہوتا تو وہ اس کا کچھ نہ چھوڑتا

تو تمھیں سب پتا چل گیا افتخار صاحب نے اسے دیکھا تھا

جی کیا ابھی بھی مجھے نہیں پتا چلنا چاہیے تھا اس نے بھی سوالیہ انداز میں پوچھا تھا

خیر جو ہوا وہ غلط ہوا میں دریہ سے شرمندہ ہو بیٹا ہے پر اب اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہو گا جو وہ چاہے گی وہی میرا فیصلہ ہو گا پر تمھیں پتا ہے اسد وہ اب اپنے ساتھ خود غلط کر رہی ہے انھوں نے سوچتے ہوئے کہا تھا

اور وہ کیسے بابا؟ اسد کچھ نرم پڑا تھا

وہ ایسے کے دریہ آج بھی زاویار کو چاہتی ہے بیٹا مگر اب اس کی ضد ہے کہ وہ زاویار سے شادی نہیں کریں گئی اور اس کی وجہ پتا کیا ہے؟ انھوں نے سوالیہ نظروں سے ان سب

کو دیکھا تھا

اور اسوہ نے سر ہلایا تھا

جی خالو میں جانتی ہوں اسوہ کی بات پر ان سب نے اسے دیکھا تھا

اسد بات یہ ہے کہ اسے زاویار پر اعتبار نہیں رہا اس کا کہنا ہے جو شخص ایک بار مجھے کسی کے کہنے پر چھوڑ سکتا ہے وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتا ہے اس کی بات پر افتخار صاحب مسکرائے تھے وہ واقعے دریہ کو جانتی تھی

پھر تو کچھ نہیں ہو سکتا اب کے عائشہ بیگم بولی تھی آپ جانتے ہیں آپ کی بیٹی کم ہی کوئی ضد کرتی ہے اور جب کریں تو پھر اس جتنا کوئی ضدی نہیں آپ پر ہی گئی ہے انھوں نے گہری سانس لیتے ہوئے انھیں دیکھا تھا

بابا فلحال تو آپ اسے یقین دلائیں کہ آپ اس کے ساتھ ہیں وہ بہت رو رہی تھی اسد نے افتخار صاحب سے کہا تھا

ہمم صبح بات کروں گا اس سے چلو تم سب بھی اٹھو انھوں نے سب کو کہا تھا

اسوہ اسفی اور ودیعہ سو گئے

جی

چلو تم بھی آرام کر و وہ چلے گئے پر آج رات نیند کسے آنی تھی جب کے اسد کچھ سوچ رہا تھا

بابا کیا ہوا ہے دریہ روتے ہوئے کیوں گئی امل نے روحیل صاحب سے پوچھا تھا

بیٹا وہ ہم سب نے انھوں نے زاویار کو دیکھا تھا جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا

ہم نے دریہ اور زاویار کی شادی کی بات کی تھی اور دریہ کا کیا ریکشن ہونا تھا یہ تم جانتے ہو

کیا امل کے ساتھ شہریار بھی چیخا تھا جب کے زاویار کمرے میں چلا گیا تھا

بابا آپ کو دریہ سے یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی ابھی اسے آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور آپ سب اسے جھٹکے پر جھٹکا دے رہے ہیں شہریار نے حیرت سے اپنے ماما بابا کو دیکھا تھا وہ پتا نہیں کیا کرنا چاہتے تھے

شہریار سہی کہہ رہاہے آپ سب نے تو اس کی زندگی کو تماشا بنالیا ہے مطلب وہ سب کا خیال کرتی ہے تو آپ سب بھی اس کا کرلیں اور بابا کم از کم مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی

اور ماما آپ اب بس کردیں وہ غصے میں کہتی چلی گئی تھی

اور آپ سن لے زاویار ھائی تو پتا نہیں کیا چاہتے ہیں پر میں اور امل اب دریہ کے ساتھ ہی ہیں وہ جیسا چاہے گئی اب ویسا ہی ہو گا

اور وہ دونوں اپنے بچوں کو دیکھ کر رہ گئے

یہ واقعی بڑے ہو گئے ہیں انھوں نے سوچا تھا

زاویار کافی دیر سوچتا رہا تھا

یہ ماما بابا نے کیا کیا میں سب ٹھیک کرنا چاہتا تھا اور افففف اللہ مجھے کب معافی ملے گئی اللہ جی دریہ کا دل میرے لئے نرم کردو وہ سب غلطی سے ہوا تھا آپ جانتے ہیں میری ایسی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی نیت نہیں تھی میں ڈر گیا تھا میں ماما کے پریشر میں آگیا اللہ جی پلیز مجھے معاف کر دیں میں نہ چاہتے ہوئے بھی ہمشہ دریہ کو تکلیف دیتا ہوں دریہ مجھے معاف کر دو۔۔۔

ماما دریہ کدھر ہے؟اس نے ناشتہ نہیں کرنا؟ صبح ناشتے کے وقت اسد نے پوچھا تھا اور ان سب نے عائشہ بیگم کو دیکھا

وہ ہسپتال چلی گئی ہے انھوں نے تسلی سے کہا تھا

کب؟اب کے افتخار صاحب نے پوچھا تھا

سات بجے گئی تھی

آپ نے اسے جانے کیوں دیا اسد کے سوال پر انھوں نے سر اٹھایا تھا

پہلی بات وہ کوئی پہلی دفعہ ایسے نہیں گئی اور اسد وہ بچی نہیں ہے اور میں نے روکا تھا اسے پر وہ میرے پہلے کب سنتی ہے

ہیں۔۔۔آپ کو کیا ہوا ہے بیگم؟افتخار صاحب نے حیرت سے انھیں دیکھا تھا

کچھ نہیں ہوا بس دریہ کو لے کر پریشان ہو کب اس کی زندگی میں خوشیاں آئے گئی؟

اس نے ہم سب سے بات کرنی چھوڑ دی ہے دو دن سے ناشتہ تو کرتی تھی آج وہ بھی

نہیں کیا

آپ پریشان نہ ہوں آج میں اس سے بات کروں گا اسد بولے تھے

پر اسد وہ اتنی لیٹ آتی ہے ہسپتال سے سارہ بتا رہی تھی اس نے اپنے ورکنگ آر بھی بڑھا لیے ہیں دریہ اس سے بھی بات نہیں کر رہی اور امل کا فون بھی اٹینڈ نہیں کر رہی اسے کیسے چلے گا؟ اسوہ نے انھیں ساری تفصیل بتائی تھی

آپ سب پریشان نہ ہوں میں اس سے آج ضرور بات کروں گا اسد اٹھ کھڑا ہوا تھا

اللہ حافظ اسفی اٹھو چلو بیٹا

اسوہ نے اسفی کو بیگ دیا تھا اور وہ اسد کے ساتھ چلا گیا

سارہ دریہ کہاں ہے؟

بھائی آپ یہاں سارہ نے حیرت سے اسد کو دیکھا تھا

کچھ نہیں دریہ سے بات کرنی تھی پر وہ تو ہاتھ ہی نہیں لگتی اسد نے مسکراتے ہوئے کہا

تھا

اس کی بات پر سارہ بھی ہنس دی

آپ بیٹھیں میں اسے بھیجتی ہوں

دریہ امل کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تھا اور وہ امل کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی

آپ چلیے میں آتی ہو اس نے نرس کو کہا تھا اور امل کے پاس آئی تھی

تم ادھر کیا کر رہی ہو؟ دریہ کے پوچھنے پر امل نے اسے گھورا تھا

تم سے بات کرنی تھی پر تم تو فون ہی نہیں آٹھاتی تو سوچا تم سے مل کر بات کر لو امل نے

اسے گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا

اچھا ٹھیک تم سارہ کے پاس جاؤ میں فری ہو کر آتی ہو

جلدی آنا

اچھا

امل نے سارہ کے روم کا دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا کہ سارہ نے دروازہ کھولا تھا

اب تم یہاں کیا کر رہی ہو؟اس نے امل سے پوچھا تھا

کیوں پہلے کون آیا ہے؟اس نے بھی اسی کے انداز میں پوچھا تھا اور اسد کو دیکھ کر اسے سمجھ آگئی تھی کہ وہ بھی دریہ سے بات کرنے ہی آئیں ہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو وہ آپ کی بات بھی نہیں سن رہی امل نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا

بلکل خیر تم ادھر

جیسے آپ ادھر ہم ادھر امل لہک کر بولی تھی اور اسد اس کے انداز پر ہنس پڑے

امل بچے بڑی ہو جاؤ انھوں نے اسے کہا تھا

کیا بھائی دریہ اتنی بڑی ہو گئی کافی نہیں جو آپ مجھے بھی بڑا کرنا چاہتے ہیں اس نے آنکھ دبا کر کہا تھا اسی وقت اسے گلاس ونڈو سے دریہ نظر آئی تھی جو کیسی اور ڈاکٹر کو فائل کے بارے میں کچھ سمجھا رہی تھی اور اب اسی طرف آ رہی تھی

بھائی سیدھے ہو جائے آگئی وہ اس نے رازدانہ انداز میں کہا تھا

میں تو سیدھا ہوں البتہ تم سیدھی ہو جاؤ

اسی وقت دریہ نے دروازہ کھولا تھا

اسلام و علیکم

و علیکم السلام امل اور اسد دونوں بولے تھے

جی بھائی آپ نے بھی کوئی بات کرنی ہے وہ اسد کی طرف متوجہ ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل گھر آئی تو سب لاونج میں بیٹھے تھے زاویار آفس کا کام کر رہا تھا رو حیل صاحب کوئی

کتاب پڑھ رہے تھے اور شہریار آمنہ بیگم کو کچھ بتا رہا تھا

اس نے گلا کھنگارا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے

مجھے آپ سب کو کچھ بتانا ہے امل نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا

بولو بیٹا راحیل صاحب نے کہا تھا

اتنا تو آپ سب جانتے ہیں کہ دریہ نے بھائی سے شادی سے انکار کر دیا تھا

اس نے زاویار کی طرف دیکھا تھا جو نظریں جھکائے نیچے دیکھ رہا تھا اسے اپنے بھائی پر

بہت ترس آیا تھا

خیر دریہ شادی کر رہی ہے امل نے دھماکہ کیا تھا

کیااا ارو حیل صاحب بولے تھے

کس سے؟اب کے زاویار نے پوچھا تھا

ماموں کے دوست کا بیٹا ہے اور اسد بھائی کا دوست بھی

پر دریہ کیسے مانی؟زاویار کے چہرے کا رنگ زرد ہوا تھا

بھائی دریہ نے ماموں اور اسد بھائی کو سارے اختیارات دے دیے تھے اور اس نے کہا

تھا کہ وہ آپ کو معاف نہیں کر سکتی اور ماموں اور اسد بھائی نے اس سے جب شادی کی

بات کی تو وہ مان گئی اگلے مہینے کی کسی ڈیٹ کو ہے شادی

اور تمھیں کس نے بتایا اب کے آمنہ بیگم بولیں تھیں

اسد بھائی نے

زاویار اچانک اٹھا تھا اور باہر چلا گیا

وہ سب بھی اٹھنے لگے تھے تو امل بولی تھی

مجھے مزید بھی کچھ کہنا ہے

اب سب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو مطمئن تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دریہ باہر آؤ مجھے بات کرنی ہے

دریہ نے میسج پڑھا تھا اور موبائل سیڈ پر رکھ دیا

جب دوبارہ میسج آیا تھا

دریہ پلیز میری بات سن لو پلیز

اس کے بعد کال آئی تھی دریہ نے زچ ہو کر فون اٹھایا تھا

کیا مسلہ ہے وہ تو جیسے کاٹ کھانے کو دوڑی تھی

مجھے بات کرنی ہے

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنا اور اب مجھے فون مت کیجئے گا زاویار ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور فون رکھ دیا تھا اس کے بعد اس نے فون سیلنٹ پر لگایا تھا

زاویار آپ نے مجھے اتنا بے مول سمجھا ہے کہ جب دل کیا مجھ سے بات کر لی اور جب دل کیا مجھے اپنی زندگی سے نکال دیا سوچ ہے آپ کی میں ایسی ہی تو معاف نہیں کرتی وہ تلخ مسکرائی تھی اور پھر سر جھٹک کر کام کرنے لگی اور فون بج بج کر خود تھک گیا اور کرنے والا بھی مایوس ہو گیا

کچھ دن زاویار دریہ سے بات کرنے کی کوشش کرتا رہا پر اس کا فون آف تھا یا شاید وہ بلاک تھا اور مصروفیات میں اسے اتنا ٹائم نہیں ملا تھا کہ وہ گھر جا سکے

اور آج جب سے نے امل کو ساتھ چلنے کا کہا تو اس نے اسے بتایا تھا

بھائی وہ تو اسلام آباد گئی ہوئی ہے

کیاافففف مجھے سمجھ نہیں آرہی سب اتنے پر سکون ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں

امل نے اسے دیکھ کر کندھے اچکائے تھے

جب دریہ خوش ہے تو ہم سب بھی خوش ہیں

وہ کب آئے گئی زاویار نے پوچھا تھا

امل کو وہ بہت تھکا ہوا لگا تھا

پرسوں بھائی آپ اس سے بات کیوں نہیں کرتے

امل تمھیں لگاتا ہے میں نے نہیں کی ہو گئی کوشش پر وہ میری بات سننے تو وہ میری شکل دیکھنا نہیں چاہتی دو ہفتے ہو گئے ہیں مجھے پر اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا امل تم اس سے بات کرو میں اسے کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا

تمھیں دیکھنا بھی نہیں پڑے گا کیونکہ تمھارا بھی اسی دن نکاح ہو گا روحیل صاحب کی آواز پر اس نے انھیں دیکھا تو جو آمنہ بیگم کے ساتھ کھڑے تھے اور اسے ہی دیکھ رہے تھے

لیکن بابا۔۔۔

کوئی لیکن نہیں بس ہم اب تمھاری کوئی بات نہیں سنے گے تم نے کیوں دریہ کی زندگی کو تماشا بنایا ہوا ہے کیوں اسے تنگ کر رہے ہو انھوں نے اس کی بات کاٹ کر سختی سے کہا تھا

اور وہاں سے چلے گئے

ماما آپ بھی اس نے افسوس سے آمنہ بیگم کو دیکھا تھا

بیٹا تم آپنے بابا کی بات مان لو میری بھی یہی خواہش ہے

پر میں نے آپ کے کہنے پر ماموں کو نہ کی تھی اور اب آپ۔۔۔

بیٹا تو اب دوبارہ میری بات مان لو آمنہ بیگم کہا کر چلی گئی زاویار نے امل کو دیکھا تھا جو خاموش کھڑی تھی

بھائی آپ سب کی بات مان لے اور سوری میں کچھ نہیں کر سکتی وہ بھی کہہ کر رکی نہیں تھی اور زاویار کو آج احساس ہوا تھا کہ جب کوئی آپ کی بات نہ سنے تو کیسا لگتا ہے

میں تو قصوروار ہوں دریہ تم تو بے قصور تھی اس نے سوچا تھا

امل باہر آئی تو شہریار باہر ہی کھڑا تھا

تمھیں کیا ہوا؟؟اس نے امل کی شکل دیکھی تھی

شہریار تمھیں نہیں لگتا ہم سب بھائی کے ساتھ اچھا نہیں کر رہے

ہاں سہی کہہ رہی ہو پر دریہ کے ساتھ اس سے بھی برا ہوا تھا بھائی کے ساتھ تو سب

بہت کم کر رہے ہیں ویسے بھی

"ڈونٹ فارغٹ وی آر وود دیا"

ہاں خیر چلو دیر ہو رہی ہے

وہ دو دن زاویار نے کیسے گزارے وہ وہی جانتا تھا اور آج وہ دریہ سے ہر حال میں بات

کرنا چاہتا تھا شادی میں ایک ہفتہ رہ گیا تھا اسے ان دو دنوں میں اندازہ ہوا تھا کہ دریہ نے

صیحح کہا تھا

مجھے واقع نہیں پتا کہ تکلیف کیا ہوتی ہے مجھے واقع نہیں پتا دریہ تمھاری تکلیف کا اس

نے آنکھیں بند کی تھی

اسی وقت اسلام آباد کی فلائیٹ کے لانیڈ ہونے کا اعلان ہوا تھا

اسے دریہ سے بات کرنی تھی ایسی لئے وہ ائیر پورٹ ہی آگیا تھا

تھوری دیر بعد اسے وہ آتی ہوئی دیکھائی دی تھی کچھ لمحے تو وہ اسے دیکھتا رہ گیا اس نے سفید شلوار قمیض کے ساتھ پیلے ڈوپٹا پہنا ہوا تھا جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ اپنی سوچو سے نکل کر فورا اس کے پاس آیا تھا

دریہ مجھے تم سے بات کرنی ہے زاویار نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا تھا وہ زاویار کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی

دریہ نے رک کر اسے دیکھا

لیکن میں آپ کو کتنی دفعہ بتاؤں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے

اس نے دوبارہ چلنا شروع کیا تھا

دریہ صرف ایک دفعہ سن لو پلیز

زاویار نے بھی اس کے ساتھ ساتھ قدم بڑھائے تھے

زاویار دیکھیں

وہ ڈرائیور کو سامان تھما کر اس کی طرف مڑی تھی جو اسے امید سے دیکھ رہا تھا دریہ

ایک لمحے کے لیے کمزور پڑی تھی لیکن اس نے فوراً خود کو سمجھایا

میں اتنی کمزور نہیں بلکل نہیں اس نے خود سے کہا تھا

ہم دونوں کی شادی ہونے والی ہے اور ہمارا ملنا بلکل ٹھیک نہیں آپ یہ کوشش نہ کریں

تو میں آپ کی مقروض ہو جاؤں گی زاویار اس نے طنزیہ کہا تھا

ووو تو تمھیں پتا ہے کہ ماما بابا میری بھی شادی کرنا چاہتے ہیں پر دریہ میں ایسا نہیں کروں

گا پر پلیز تم مجھے معاف کر دو پلیز اس نے دریہ کے آگے ہاتھ جوڑے تھے

دریہ نے گہری سانس لی تھی

دریہ پلیز مجھے معاف کر دو پلیز زاویار نے ہاتھ جوڑے تھے

دریہ نے گہری سانس لی تھی

زاویار ہاتھ نیچے کریں پلیز سب دیکھ رہے ہیں

لیکن زاویار نے تو جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی

زاویار میں نے کچھ کیا ہے پلیز آپنے ہاتھ نیچے کریں میں آپ کی بات سنوں گئی پر پہلے

ان کو نیچے کریں دریہ نے اس کے جوڑے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا تھا

اور پلیز آپ اب کچھ نہیں کر سکتے جب آپ کو سٹینڈ لینا چاہیے تھے تب تو آپ اپنا

دامن بچا کر ڈور گئے تھے اب آپ پلیز انکل کی بات مان لیں

دریہ نے سکون سے کہا تھا

اور زاویار تو اس کی بات پر حیران رہ گیا تھا وہ کتنے آرام سے اسے کہہ گئی تھی کہ وہ کسی

اور کو اپنا لے اس کے نزدیک یہ کوئی بڑی بات ہی نہیں تھی

زاویار آپ اسے مجھے مت دیکھیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور آپ چاہتے ہیں کہ میں

آپ کو معاف کر دو تو جائیں میں نے معاف کیا اب آپ میری ایک بات مان لیں

دریہ کی بات پر زاویار نے اسے دیکھا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

آپ شادی کر لیں جہاں پھا پھو اور پھوپھا چاہتے ہیں وہی کر لیں

دریہ میرا دل نہیں مانتا میں کیسے۔۔۔۔۔

آگ لگے اس دل کو اس دل نے تب تو بہت جلدی فیصلہ کر لیا تھا جب آپ نے بابا کے

سامنے مجھ سے شادی سے انکار کیا تھا اب اس کو کیا مسلہ ہے دریہ غصے سے بولی تھی

دریہ میں معافی مانگ تو رہا ہوں اس نے بیچارگی سے کہا تھا

تو میں معاف کر تو رہی ہو اب آپ بس کر جائیں دریہ نے بھی اسے کے انداز میں کہا تھا

لیکن میں اسے خوش نہیں رکھ پاؤں گا

آپ غلط کہا رہیں ہیں آپ اسے بہت خوش رکھیں گے اس کی گرنٹی میں دیتی ہوں اور
آپ بھی بہت خوش رہے گے اب میں چلتی ہو میری بات پر سوچیے گا ضرور

دریہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اور دوبارہ اس کی طرف مڑی تھی

زاویار آخری بات اگر آپ نے مجھ سے واقع محبت کی ہیں نہ تو میری بات مان لیجئے گا
آگے آپ کی مرضی اللہ کی امان میں

اور وہ چلی گئی تھیں زاویار وہی کھڑا رہ گیا

اللہ ایک غلطی کی اتنی بڑی سزا وہ چلی گئی وہ مجھے معاف تو کر گئی پر ساتھ ساتھ سزا بھی سنا
گئی وہ مجھے کتنے آرام سے کہا گئی کہ میں کسی اور سے شادی کر لو

اسے پتا ہی نہیں چلا کے کب وہ گاڑی میں بیٹھا تھا اور کب گھر پہچا اس کے ذہین میں

صرف دریہ نے الفاظ گردش کر رہے تھے

آپ اس سے شادی کر لیں

اگر آپ نے مجھ سے محبت کی تھی تو کر لیں اس سے شادی

مان لیں پھوپھو اور پھوپھا کی بات

امل نے اسے آواز دی تھی پر وہ نظر انداز کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

امل اس کے کمرے میں آئی تھی

بھائی کیا ہوا؟ اس نے پریشانی سے پوچھا تھا

امل اس نے مجھے کہا کہ میں شادی کر لو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا امل اس نے مجھے معاف

تو کر دیا پر مجھے کہا کہ میں کسی اور سے شادی کر لو امل اس نے کہا اگر میں اس سے محبت

کرتا ہو تو شادی کر لو

اور ہذیانی انداز میں بول رہا تھا

امل میں مزید ہمت نہیں تھی وہ اٹھ کر باہر آئی تھی

اوراس نے دریہ کو فون کیا تھا

دریہ تمھاری بھائی سے بات ہوئی ہے امل کی بات پر دریہ کے ہاتھ رکے تھے اور وہ ڈائنگ ٹیبل سے اٹھ آئی تھی

اسے کیا ہوا؟افتخار صاحب نے پوچھا تھا

پتا نہیں اسد نے کندھے اچکائے تھے

کیا بات ہے امل تم مجھے پریشان لگ رہی ہو دریہ نے کمرے میں آکر پوچھا تھا

دریہ تم بتاؤ کیا بات ہوئی ہے تمھاری بھائی سے

میں نے تو وہی کہا جو مجھے کہنا چاہیے تھا دریہ نے جواب دیا تھا بظاہر تو اس نے اطمینان سے کہا تھا مگر پریشان تو وہ بھی ہو گئی تھی

دریہ تمھیں نہیں لگتا اٹس تو مچ امل نے پریشانی سے کہا تھا

امل مجھے کچھ نہیں پتا اور دریہ نے فون کھٹ سے رکھ دیا اور امل صرف فون کو گھور کر رہ گئی

اسے اپنی دریہ بہت عزیز تھی لیکن اسے اپنے بھائی کی خوشی بھی بہت عزیز تھی

شادی کی تیاریاں عروج پر تھی زاویار نے شادی کے لیے ہاں کر دی تھی پر ان سب کے کہنے کے باوجود اس نے نہ اپنی ہونے والی دلہن سے بات کی تھی اور نہ تصویر دیکھی تھی جبکہ دریہ کافی پر سکون تھی اس نے شادی کی تیاریوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور زاویار اسے دیکھ دیکھ کر کڑھتا رہتا تھا ابھی وہ سب کزن امل لوگوں کی طرف لاونج میں بیٹھے تھے روحیل صاحب کی ایک بہن اور ایک بھائی تھے جو اپنی فیملی کے ساتھ آ چکے تھے ان کے بھائی فیصل صاحب تھے جن کے تین بچے تھے ایمان علی اور کائنات اور ان کی بہن فوزیہ بیگم کے دو بچے تھے احمد اور سویرہ جبکہ افتخار صاحب اور آمنہ بیگم دو ہی بہن بھائی تھے عائشہ بیگم کی بھی ایک ہی بہن تھی اور ان کے دو ہی بچے تھے اسوہ اور شہزادہ وہ بھی آ چکے تھے وہ سب اپس میں باتیں کر رہے تھے جب ایمان جو امل اور دریہ کی ہی ایج فیلو تھی اور ان کی اچھی دوست بھی تھی بولی تھی

امل تمھیں نہیں لگتا ہماری دلہن زیادہ ہی بے شرم ہے

اس نے دریہ کو دیکھ کر کہا تھا جو سارہ کے ساتھ ہسپتال سے آئی تھی

کہا تو تم ٹھیک رہی ہو اب دیکھو ہم نے آف لیا ہے جب کہ آج مہندی ہے اور دلہن باہر سے آ رہی ہے

وہ سارے اس کی بات پر مسکرائے تھے جبکہ زاویار نے دریہ کی طرف دیکھا تھا جو امل کی بات پر مسکرا رہی تھی

اور سارہ تمھیں نہیں لگتا یہ سارے کتنے ہڈ حرام ہیں پچھلے تین دن سے فارغ بیٹھے ہیں کوئی کام ہی نہیں چی چی دریہ نے افسوس سے کہا تھا وہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی

اے لڑکی ہمارے بھائی سے کچھ سیکھو اس کی بھی شادی ہے پر دیکھو یہ دولہا کم دلہن زیادہ لگ رہا ہے کچھ بولتا ہی نہیں ہے احمد نے زاویار کو دیکھ کر کہا تھا جس کی بات پر دریہ سمیت سب منہ نیچے کر کے مسکرا دیے

ہاں مجھے بلیک میل کر کے جو شادی پر راضی کیا گیا ہے لوگ بھی کتنا فائدہ اٹھاتے ہیں نا آپ کی محبت کا زاویار نے مسکرا کر کہا تھا پر اس کی بات پر امل اور دریہ کی ہنسی کو بریک لگا تھا کیونکہ وہ دونوں جانتی تھیں کہ زاویار نے یہ بات دریہ کو کہی ہے امل نے دریہ کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا تھا

سہی کہا زاویار دریہ بولی تھی

کچھ لوگ ہوتے ہیں جو پہلے آپ کی زندگی کو تماشہ بناتے ہیں اور پھر چاہتے ہیں آپ پھو بھہ پاگلوں کی طرح ان کے اشاروں پر چلتے رہے ویسے پوری بات جانے بغیر بولنا نہیں چاہیے ہاناامل اس نے امل سے تصدیق چاہی تھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

زاویار نے بھی اس کی بات پر حیرت سے دریہ کو دیکھا تھا

اسے اس کا مطلب سمجھ نہیں آیا تھا جب کے باقی سب ان تینوں کو دیکھ رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کچھ ہوا ہے

سارہ نے پوچھا تھا

نہیں نہیں سارہ ابھی تو بہت کچھ ہونا ہے پھر حساب بھی لینا ہے دریہ نے زاویار کو دیکھ کر ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا اور مڑ گئی امل بھی فوراً اٹھی تھی

کچھ نہیں ہوا میں آتی ہو اس نے سب کو کہا تھا اور ایک نظر زاویار کو دیکھا تھا اور دریہ کے پیچھے گئی تھی

اور زاویار تو خود کو کوس کر دہ گیا

میں پاگل ہو گیا ہو وہ اتنی بھی بچی نہیں کہ میرا طنز نہ سمجھے ڈر فٹے منہ تیرے زاویار ڈر فٹے منہ اس نے خود کو کہا تھا اور وہ بھی باہر آ گیا

امل نے باہر آ کر دریہ کا ہاتھ تھام کر اسے روکا تھا

دریہ تھوڑی سی برداشت سے کام لو بھائی بہت پریشان ہیں ساری رات گھر میں گھومتے رہتے ہیں تم تو غصہ نہ کرو اس نے مسکین سی شکل بنائی تھی اور دریہ ہنس پڑی اور امل تو حیران رہ گئی

تمھیں کس نے کہا کہ میں نے غصہ کیا ہے اس نے ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے امل کو دیکھا تھا

پھر ابھی تم نے بھائی کو وہ سب کیوں کہا

تو تمھارے بھائی نے شروع کیوں کیا اس نے مسکراہٹ دبائی تھی

دریہ۔۔اور امل تو جیسے صدمے میں چلی گئی تھی

کیا یار اب وہ مجھے ایک لفظ کہا کر سو سنے گے اس لیے ان کو سمجھا لو اس نے لہک کر کہا تھا

اور وہ دونوں ہنس پڑی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہندی کا فنکشن اچھے سے گزار کیا تھا ان سب نے بہت مزہ کیا تھا بس ایک زاویار شکل پر بارہ بجائے بیٹھا رہا تھا پر وہاں تو جیسے کسی کو فرق ہی نہیں پڑتا تھا

ویسے زاویار یار تیری دلہن چاند سی ہے ہائے کاش میری ہوتی میں تو ہائے ہائے ہائے

شہزاد نے زاویار کے کان میں اتنا اونچی کیا تھا کہ وہ سب ہنس دیے مہندی کے بعد وہ سب لڑکیاں سونے کی تیاری کر رہیں تھیں جبکہ لڑکے لاونج میں بیٹھے شور کر رہے تھے تو وہ سب بھی نیچے آگئی تھی

شہزاد کی بات پر اسد نے کہا تھا

یار نہ چھڑ بچے کو بیچارے کا منہ دیکھ ویسے بھی کل یہ ہماری طرح قید ہو جائے گا زاویار میں سمجھ سکتا ہو اسد نے اسوہ کو دیکھتے کہا تھا وہ اسوہ کو تنگ کر رہا تھا جبکہ وہ مزے سے بیٹھی تھی اتنا تو وہ بھی جانتی تھی کہ اسد اسے تنگ کر رہا ہے اسی لئے کوئی جواب نہیں دیا تھا

ہائے بھائی کافی خاموشی ہے اب کے علی نے کہا تھا

وووئے تم چپ کرو بڑو کے درمیان نہیں بولتے سویرہ نے اسے کہا تھا

ہاں ہاں آئی بڑی تم مجھ سے پورے چار مہینے چھوٹی ہو عزت سے بات کیا کرو یہ وووئے کیا ہوتا ہے

ہاں ہاں عزت سویرہ نے بھی اسے چھیڑا تھا

اچھا سب چپ کرو چلو اٹھو اسوہ نے سب کو اٹھنے کا کہا تھا

تو کچھ نہیں بولے گا اپنی ہونے والی کی شان میں اب کے احمد نے زاویار کو کہا تھا

بکواس نہ کرو سو دو مجھے زاویار نے لیٹے ہوئے کہا تھا

ہاں جی خواب میں آئے گی بھابھی شہزاد نے احمد کو آنکھ ماری تھی

وووو نہیں بھائی کو تو خوشی سے نیند ہی نہیں آئے گئی شہریار کیوں پیچھے رہتا اس نے بے ساختہ کہا تھا

اور اس کی بات پر سب کا قہقہہ گونجا تھا جبکہ زاویار کو کوئی فوق نہیں پڑا تھا

شہریار تو نے کہا تو سچ ہے نیند تو واقعی ہی نہیں آئے گئی پر خوشی کی وجہ سے نہیں در یہ کو کھو دینے کی تکلیف سے کل وہ کسی اور کی ہو جائے گی اللہ میاں میں کیسے سہہ پاؤں گا یہ

زاویار نے سختی سے آنکھیں میچی تھیں

جبکہ دریہ زاویار کو ہی دیکھ رہی تھی وہ کافی دنوں سے اس کی بے چینی محسوس کر رہی تھی اس نے لمبی سانس خارج کی تھی اور اٹھ کھڑی ہوئی

کہاں سب نے اسے دیکھا تھا؟

کیا مطلب کہاں سونے اس نے لٹھ مار انداز میں کہا تھا

اچھا تو غصہ کرنے کی کیا بات ہے احمد نے ڈرنے کے انداز میں کہا تھا وہ سب ہنس پڑے

زیادہ ڈرامے نہ کرو اٹھو سارے نیند آرہی ہے وہ کاٹ کھانے کو دوڑی تھی

دیا تم کیسے آرام سے سو سکتی ہو تمھیں کیوں کوئی فرق نہیں پڑتا زاویار نے سوچا تھا

اللہ دریہ تم کتنی ظلم ہو پتا نہیں دولہے بھائی کا کیا ہو گا ایمان نے کہا تھا

آپی چلیں یہ تو بولتے رہے گے کائنات بولی تھی جوان سب کی درمیان کب سے بور ہو رہی تھی

چلو بیٹا میں اتی ہو آپ میرے ساتھ سونا

دیکھا اس میسنی کر دریہ سے کیسے محبت سے بات کرتی ہے تمھاری سگی بہن ہو کبھی مجھے بھی آپی کہہ لیا کرو زبان پر چھالے نہیں پڑے جائیں گے ایمان نے کائنات کو گھورتے

ہوئے کہا تھا

اور دریہ تم مجھے اور امل کو اپنے کمرے سے نکال رہی ہو اس نے مسکینوں والی شکل بنا کر دریہ کو دیکھا تھا

نہیں میری جان نکل نہیں رہی نکال چکی ہو ساتھ والے کمرے میں ہے تم دونوں کا سامان میرے ساتھ کائنات رہے گی سارہ تو چکی گئی ورنہ اسے بھی روک لیتی

اور امل اور ایمان نے اسے دیکھا تھا جو کائنات کا ہاتھ پکڑے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی

یہ دنیا یہاں کتنے اہلِ وفا

بے وفا ہو گئے دیکھتے دیکھتے

امل بولی تھی اور دریہ مسکرا دی تھی

اگلے دن سارے اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے امل اور ایمان دریہ کے ساتھ پالر گئی تھی جبکہ باقی سب گھر میں ہی تیار ہو رہے تھے اور زاویار صبح کا سارے گھر میں گھوم

رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے

احمد نے اسے بتایا تھا کہ پہلے ان دونوں کا نکاح ہو گا گھر ہی آئے گے لڑکے والے اور لڑکی والے تو پاس ہی رہتے ہیں اور اسے حیرانی ہوئی تھی اسے کسی نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ لڑکی ادھر کی ہی ہے پھر اس نے سوچا تھا

میں نے بھی تو کسی سے پوچھا ہی نہیں

بیٹا تم تیار نہیں ہوئے آنے والے ہیں لڑکی والے

وہ تیار ہو کر بیٹھ چکا تھا

جیسے جیسے نکاح کا وقت قریب آرہا تھا زاویار کا دل گھبرا رہا تھا

آخر وہ وقت آگیا جب مولوی صاحب اس سے اس کی رضامندی لینے آئے تھے امل نے اسے بتایا تھا دریہ سے اس کی رضامندی لے لی گئی ہے اور اب لڑکے کے پاس گئے ہیں اور امل کی بات سن کر اس کا دل ایک منٹ کے لیے دھڑکنا بھول گیا تھا

کیا وہ کسی اور کی ہو گئی ہے

دریہ تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کاش تم مجھے معاف کر دیتی ایک دفعہ ایک اور موقع

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیے دیتی پر اب اب کیا فائدہ

مولوی صاحب نے نکاح پڑھنا شروع کیا تھا

زاویار احمد ولد روحیل احمد آپ کا نکاح دریہ افتخار ولد افتخار طاہر سے دو لاکھ روپے حق مہر طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے

اور زاویار کی نظر بے ساختہ اٹھی تھی اور ان نے اسد کو دیکھا تھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور زاویار کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

قبول ہے اس کی آواز کانپی تھی

کیا اپ کو قبول ہے

قبول ہے اس دفعہ وہ بے ساختہ مسکرایا تھا

آپ کو قبول ہے

قبول ہے

اس کے بعد سب ایک دوسرے سے ملے تھے اور اس میں جیسے آٹھنے کی ہمت ہی نہیں رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ ہوا کیا ہے دل تو پر سکون تھا اور نے تحاشا خوش

بھی لیکن دماغ میں بہت سے سوال تھے

جناب مجھ سے ملوں گے نہیں تم کیا فریز ہو گئے ہو اسد نے کہا تھا

نہیں اسد بھائی ہی بھول گیا سب کو ہم نے کیا کیا کیا اس بے وفا پر مگر اس کو دیکھیں احمد آنکھوں میں انسو لاتے بولا تھا

اٹھ جا میرے بھائی آٹھ جا زاویار کو بیٹھا دیکھ کر اب کی بار شہزاد بولا تھا

ووئے ہم نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا یہ تو جم گیا بھائی اسے کیا ہو گیا احمد نے اسد کو دیکھ کر کہا تھا

زاویار۔۔۔اسد کے کچھ بولنے سے پہلے ہی زاویار اٹھا تھا اور اسد کے گلے لگا تھا

ہار تو نے یہ کیسے کیا زاویار کی آواز شدتِ جذبات سے ابھی بھی کانپ رہی تھی

ووو یہ تو پورا مجنوں ہے دیکھا لڑکیوں کی طرح آواز کانپ رہی ہے اس کی احمد پھر بولا تھا

ووئے تو چپ کر جا ب میں تجھ بہت پیٹوں گا زاویار اسد سے الگ ہوتے ہوئے بولا تھا

یار میٹد کی کو بھی زکام ہو گیا وو سوری یہ تو مینڈک ہے شہزاد بولا تھا

دفع ہو جاؤ دونوں دفع ہو جاؤ زاویار نے کہا تھا

دیکھ دلہن ملتے ہی بھائیوں کو بھول گیا یہ وہ دونوں فرضی انسو صاف کرتے وہاں سے چلے گئے اور زاویار مسکرا دیا

اسد تو نے اسے کیسے منایا اور کب اب وہ اسد کی طرف متوجہ ہوا تھا

کچھ نہیں بس میں نے اور امل نے اسے منایا تھا اور وہ تو مہینے پہلے ہی منالیا تھا

کیا وہ حیران رہ گیا تھا تو یہ سب کیا تھا

وہ تو بدلا تھا ہم تمھیں احساس دلانا چاہتے تھے کہ بے بس ہونا کیا ہوتا ہے جب کوئی آپنا آپ کی بات نہ سنے تو کیسا لگتا ہے دریہ تمھیں معاف نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اسے تم پر اعتبار نہیں رہا

بھائی آپ کو مجھ سے کیا بات کرنی ہے؟ دریہ اسد کی طرف متوجہ ہوئی تھی

دریہ تم نے زاویار سے شادی سے انکار کر دیا ہے کیوں؟

بھائی آپ مجھ سے یہ بات کرنے آئے ہیں دریہ نے چیئر کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے کہا تھا

نہیں بلکل نہیں دریہ ہم تمھارے ساتھ لڑو کھلنے آئے ہیں چلو کھلتے ہیں امل چھڑ کر بولی تھی

دریہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ بس اسد اور امل کو دیکھی گئ

کافی لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے

دریہ اسد نے یہ خاموشی توڑی تھی

جی وہ اگے ہوئی تھی

میں تم سے کچھ پوچھوں گا تم نگ سچ سچ جواب دینا ہے ٹھیک

جی پوچھیں امل نے بھی اسد کو دیکھا تھا

تم زاویار کو معاف نہیں کر سکتی؟

دریہ نے نظر جھکائیں تھیں اور نفی میں سر ہلا یا تھا

تم ابھی بھی اسے پسند کرتی ہو نا میرے بیٹے؟

دریہ نے اسد کے سوال پر سر اٹھایا تھا

بھائی ہم یہ بات کیوں ڈسکس کر رہے ہیں؟

دریہ بیٹا جواب دو امل خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی کہ دریہ کیا کہے گئی

جی بھائی اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے جواب دیا تھا

اسد نے گہری سانس خارج کی تھی اور دریہ کو دیکھا تھا

تو بیٹا انکار کیوں کیا؟

بھائی مجھے زاویار پر اعتبار نہیں رہا مجھے لگتا ہے جیسے وہ دوبارہ کسی کے کہنے پر مجھے چھوڑ دیں گے بھائی دریہ نے نظریں اٹھا کر اسد کو دیکھا تھا دریہ کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی جیسے وہ اندر اتار گئی تھی

مجھے دوبارہ وہی تکلیف برداشت نہیں کرنی مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے بھائی

دریہ تمھیں ہم پر یقین ہے؟ اب کے امل نے پوچھا تھا اور دریہ نے ہاں میں سر ہلا دیا تھا

بس پھر ٹھیک ہو گیا

کیا ٹھیک ہو گیا اسد نے امل کو دیکھا تھا

یہ کہ اس چڑیل کو بھائی کے پلے ہی باندھنا ہے اس نے لہک کر کہا تھا

اور یہ تمھیں کس نے کہا دریہ تلخی سے مسکرائی تھی

مطلب امل نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا

مطلب کیا میری کوئی عزت نہیں میں سب کی باتیں سننے اور سب کو معاف کرنے کے لیے ہوں میں زاویار کو معاف نہیں کروں گئی وہ اٹھ کر جانے لگی تھی جب اسد نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا

دیا واپس بیٹھو

بھائی

آئی سیڈ سٹ اور دریہ کو بیٹھنا پڑا تھا

تمھاری یہ ضد تمھیں کہی کا نہیں چھوڑے گئی بیٹا تم اس کی ایک غلطی معاف نہیں کر سکتی محبت میں تو انسان ہزار غلطیاں معاف کر دیتا ہے

بھائی میں ہی کیوں معاف کروں دریہ نے اسد کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

اچھا چلو معاف نہ کرو ایک اور بات بتاؤ تم دو دن سے سوئی نہیں کیوں؟ اب امل بولی تھی اور دریہ اور اسد نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

تمھیں کیسے پتا؟ دریہ بے ساختہ بولی تھی اور امل مسکرا دی

وہ وہ تو واقعی نہیں سوئی امل نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا

مطلب؟؟؟ دریہ کا تو منہ کھولا رہ گیا تھا

یار میں وکیل ہوں تم بول گئی میں نے تو ہوا میں تیر چلایا تھا اس نے مزے سے بتایا تھا

اور اسد مسکرا دیا

آپ دونوں کیا چاہتے ہیں

میں بتاتا ہوں اسد بولا تھا

میں چاہتا ہوں تم زاویار سے شادی کے لیے ہاں کر دو وارے ابھی بات پوری نہیں ہوئی دریہ کچھ بولنے لگی تھی جب اسد نے اس کی بات کاٹی تھی

دریہ لب بھینچ کر رہ گئی

پتا نہیں یہ دونوں کیا سوچ کے آئیں ہیں اس نے سوچا تھا

ہاں تو بدلا تو لیں گے ہم ایسے ہی معاف نہیں کرئے گے تمھارے بھائی کو اسد نے امل کو دیکھا تھا

اور پھر میں نے انھیں کہا تھا کہ تمھیں سرپرائز دیں گے دریہ کو ماننا مشکل نہیں تھا زاویار مجھے صرف اس کا ڈر دور کرنا تھا کہ تم اب اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑو گے ہم نے اسے منا تو لیا زاویار لیکن اب اس کا اعتبار تم پر دوبارہ قائم کرنا تمھارا کام ہے تمہیں اس کا اعتبار دوبارہ حاصل کرنا ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور جس دن امل نے تمھیں شادی کا بتا تو تم آٹھ کر چلے گئے اور ہم نے سب کو بتا دیا تھا اسی لیے سب اتنے مطمئن تھے اسد نے مسکراتے ہوئے زاویار کو سب بتایا تھا جو شاید یہی پوچھنا چاہتا تھا اور اسی وقت وہ سب دریہ کو لائی تھیں زاویار تو زاویار اسد بھی اسے دیکھتا رہ گیا وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے تبھی اسد کی نظر اسوہ پر پڑی تھی وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی اسد نے دریہ کو زاویار کے ساتھ بیٹھا کر زاویار کو کہا تھا

اب سوچ سمجھ کر کچھ کرنا ہم سب اس کے ساتھ ہیں اسد نے دریہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور اسوہ کے پاس آگیا

بیگم آج تو بڑی پیاری لگ رہی ہو اسد نے اس کے کان کے پاس شر گوشی کی تھی

مجھے پتا ہے اور میں بزی ہو بعد میں بات کریں گے اور کہا کر وہ چلی گئی اور اسد اسے دیکھتا رہا گیا

بھائی آپ ادھر آجائیں آج آپ کے دکھ میں ہم شریک ہیں ہم کنوارے

احمد اور شہزاد نے اسے کہا تھا اور وہ اسفی کو لے کر ان کے پاس آگیا

دیا ویسے تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ زاویار نے اسے دیکھتے کہا تھا

پہلے تو سامنے دیکھیں اور آپ تو میرے ساتھ اچھا کر کر تھک گئے تھے اس نے بھی چبا چبا کر کہا تھا

توبہ توبہ تم کتنی لڑاکی ہو گئی ہو

زاویار نے اسے دیکھتے کہا تھا

ویسے تم نے مجھے کہا تھا کہ ہماری شادی ہونے والی ہے اور ہمارا ملنا۔۔۔۔

بات کرتے کرتے اسے خود احساس ہوا تھا کہ اس نے تو سہی کہا تھا

دریہ نے اس کی شکل دیکھ کر مشکل سے ہنسی ضبط کی تھی

زاویار نے اسے دیکھا تھا جو ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں لال ہو رہی تھی

یہ بھی آپ کی بہن کا مشہورہ تھا سو اس سے ہی بات کیجئے اور ویسے بھی ہم نے تو صرف بدلا لیا ہے ایسے کیسے معاف کر دیتی باقی امل سے پوچھیں

مجھ سے کیا بات کرنی ہے امل پیچھے سے بولی تھی اور ان دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا تھا جو سارہ کے ساتھ کھڑی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل تم ان کے ساتھ ملی ہوئی تھی زاویار تو آج دریہ کو دیکھ کر ہی حیران ہو رہا تھا

نہیں میں تو اپنی بہن کا ساتھ دے رہی تھی اس نے دریہ کو دیکھتے معصومیت سے جواب دیا تھا

وو و تم دونوں کچھ شرم کرو مسلسل تم دونوں کی زبان چل رہی ہے چلو دلہن تو ہماری ہے ہی بے شرم اور دلہے میاں آج تو تمھیں بھی زبان لگ گئی احمد نے درمیاں میں بولنا ضروری سمجھا تھا

میں بھی آیا شہریار بھی جن کی طرح حاضر ہوا تھا

تم تو 21 سال پہلے نہیں آ گئے تھے؟ ایمان بولی تھی

اور پھر وہ سب شروع ہو گئے تھے

چپ مجھے اپنی دلہن کو کچھ کہنا ہے زاویار کے کہنے پر سب کی چلتی زبانوں کو بریک لگی تھی

دلہن کو کچھ کہنا ہے سب نے یک زباں ہو کر بات دہرائی تھی

جی کہنا ہے زاویار نے بھی بغیر اثر لیے کہا تھا

دریہ افتخار تو کیا آپ نے مجھے معاف کیا؟

جاو معاف کیا دریہ مزے سے بولی تھی

بے شرم تھوڑا شرما لو امل نے اسے ٹھوکا تھا

امل چپ کرو تم زاویار نے اسے کہا تھا

بھئی آج تو مزاج ہی نہیں مل رہے بھائی کے شہریار نے کہا تھا

تو کیا آپ میرا ہاتھ تھام کر تاحیات میرے ساتھ چلیں گئی ؟

اور ان سب نے شور مچایا تھا

اب دریہ تھوڑی نروس ہوئی تھی اس نے اسد کی طرف دیکھا تھا

جس نے سر ہلایا تھا اور دریہ نے بھی سر ہلا کر حامی بھری تھی

اور ان سب نے تلایا بجانا شروع کر دیا تھا

افتخار صاحب اور روحیل صاحب اپنی اپنی بیگم کے ساتھ کھڑے ان کو ہی دیکھ رہے تھے انہوں نے اپنے بچوں کے ہمشہ ایسے ہی مسکراتے رہنے کی دل سے دعا کی تھی

ختم شدہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews